بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

فہرست مضامین

ارشاداتِ قرآنیہ	2
ارشاداتِ نبویہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم	3
ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام	5
ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ	7
ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ	9
ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ	11
ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ	13
ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	15
حالیہ پیغام سید نا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	16
پیغامات سید نا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	18
برموقع سالانہ اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت (2003ء تا 2018ء)	
پیغام صدر مجلس	38
مختصر تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	40
تاریخ اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت	65
اجتماعات کی اہمیت و برکات	100
قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی	103
زیارت قادیان کی اہمیت اور برکات	107
50ویں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کی مختصر رپورٹ	130

نگران
کے طارق احمد
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

زیر انتظام
اشاعت کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

صدر اشاعت کمیٹی
مامون الرشید تبریز

سیکریٹری
سید عبد الہادی

ممبران
شمیم احمد غوری
مرید احمد ڈار
تبریز احمد سولیجہ
مبشر احمد خادم

ڈیزائننگ
تسنیم احمد بٹ

کمپوزنگ
ریحان احمد شیخ

پرنٹر
فضل عمر پرنٹنگ پریس

ارشاداتِ قرآنیہ

وَ لِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ؕ اَيْنَ مَا تَكُوْنُوْا يَاْتِ
بِكُمُ اللّٰهُ جَمِيْعًا ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۴۹﴾ (سورۃ البقرہ آیت 149)

اور ہر ایک کے لئے ایک مطمحِ نظر ہے جس کی طرف وہ منہ پھیرتا ہے۔ پس نیکیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جاؤ تم جہاں کہیں بھی ہو گے اللہ تمہیں اکٹھا کر کے لے آئے گا۔ یقیناً اللہ ہر چیز پر جسے وہ چاہے دائمی قدرت رکھتا ہے۔

وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ۪ وَ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ
اِخْوَانًا ۚ وَ كُنْتُمْ عَلٰى شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا ؕ كَذٰلِكَ
يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿۱۰۴﴾ (سورۃ ال عمران آیت 104)

ترجمہ: اور اللہ کی رسّی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ لو اور تفرقہ نہ کرو اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو یاد کرو کہ جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں کو آپس میں باندھ دیا اور پھر اس کی نعمت سے تم بھائی بھائی ہو گئے۔ اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر (کھڑے) تھے تو اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تمہارے لئے اپنی آیات کھول کھول کر بیان کرتا ہے تاکہ شاید تم ہدایت پا جاؤ۔

انفاخ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

عن ابی موسیٰ الاشعریِّ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: اِنَّمَا مَثَلُ الْجَلِیْسِ الصَّالِحِ وَجَلِیْسِ السَّوءِ کَحَامِلِ الْمِسْكِ وَ نَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ اِمَّا اَنْ یُحْذِیَكَ وَ اِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبَةً۔ وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُحْرِقَ ثِیَابَكَ وَ اِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا مُنْتِنَةً۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے مروی ہے کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”نیک اور بدہم مجلس کی مثال اسی طرح ہے جیسے کستوری والا اور بھٹی والا۔ پس کستوری رکھنے والا یا تو تجھے کستوری تحفہ میں دے گا یا تو اس سے خرید لے گا اور پھر یا کم از کم اس کے پاس بیٹھنے سے تجھے عمدہ خوشبو سونگھنے کو ملے گی۔ اور بھٹی پھونکنے والا یا تو تیرے کپڑوں کو جلادے گا اور یا کم از کم تجھے اس کے پاس بیٹھنے سے بدبو سونگھنا پڑے گی۔

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: النَّاسُ مَعَادِنُ کَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ خِیَارُهُمْ فِی الْاِسْلَامِ إِذا فَقِهُوْا۔ وَالْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا اِئْتَلَفَ، وَ مَاتَنَاکَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ۔

(ابن ماجہ کتاب الزهد باب الورع و التقویٰ)

حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگ کانیں ہیں جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں۔ جو ان میں سے زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے وہ زمانہ اسلام میں بہتر ہیں، بشرطیکہ انہیں دین کا علم حاصل ہو۔ اور روحیں مجتمع لشکر ہیں جو ایک دوسرے کو پہچان لیں وہ مانوس ہوجاتی ہیں اور جو ایک دوسرے کو پہچان نہ سکیں وہ مخالف ہوتی ہیں۔ (مسلم)

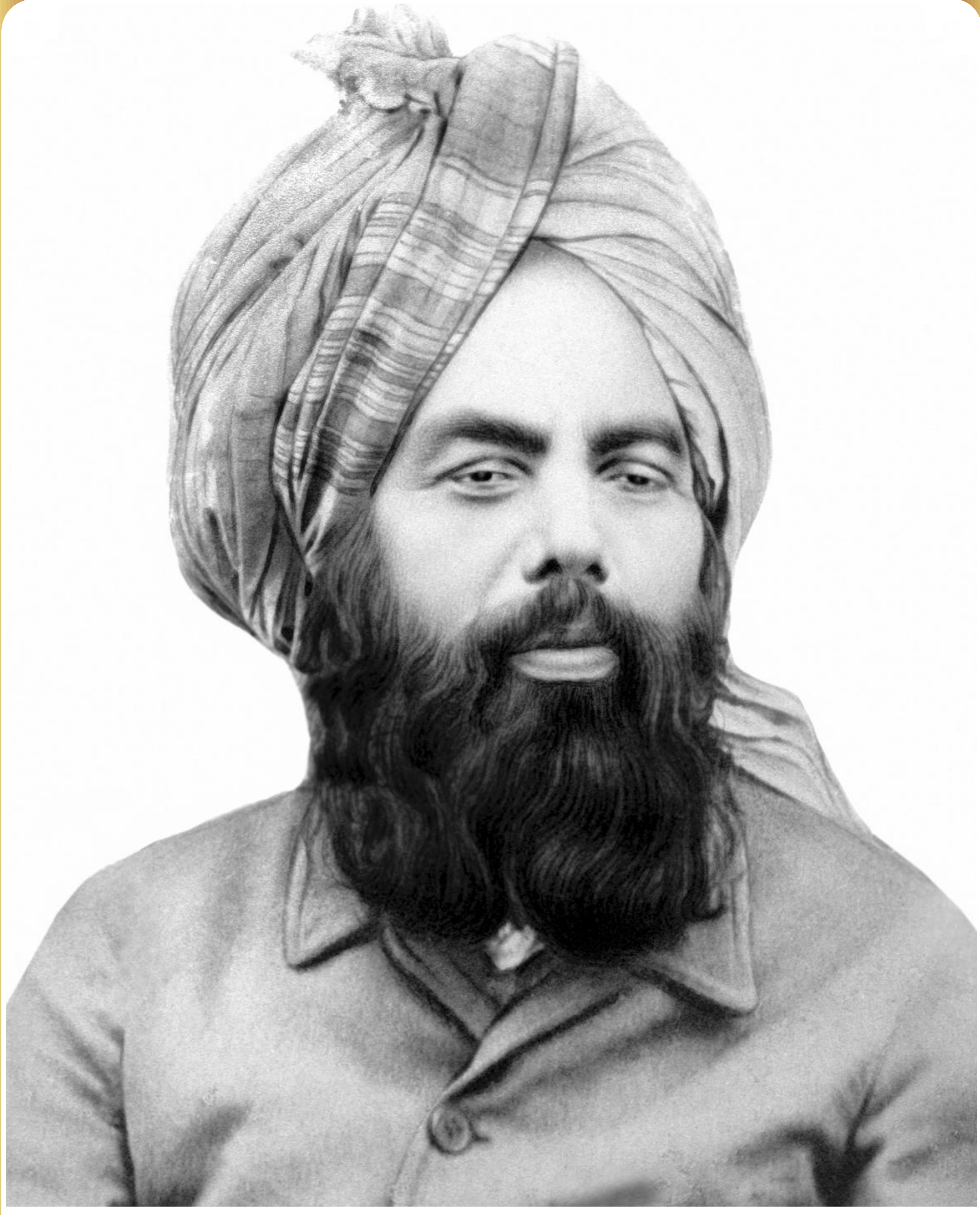

شبیہ مبارک سیّدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نوجوانوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

❁ ”بوڑھوں کا دنیا میں موجود ہونا جوانوں کے لئے عبرت کا مقام ہے۔ مگر انسان کے دل پر اس قسم کا حجاب ہوتا ہے کہ وہ باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتا اور باوجود سننے کے نہیں سنتا ورنہ اس قسم کے نظاروں کو دیکھ کر وہ اپنی جوانی کے ایام میں خدا تعالیٰ سے اپنے تعلقات مضبوط کرے۔“ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 258)

❁ ”نوجوانوں کو خدمتِ دین میں دن رات مشغول رہنا چاہئے۔“ (بدر کیم جنوری 1905ء)

❁ پھر فرمایا: ”اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ زمانہ جوشباب اور جوانی کا زمانہ ہے، ایک ایسا زمانہ ہے کہ نفس امارہ نے اس کو ردی کیا ہوا ہے۔ اگر کوئی کار آمد ایام ہیں تو یہی ہیں حضرت یوسف علیہ السلام کی زبانی قرآن شریف میں درج ہے وَ مَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ ۚ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌۢ بِالسُّوۡٓءِ اِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّیۡ یعنی میں اپنے نفس کو بری نہیں ٹھہرا سکتا کیونکہ نفس امارہ بدی کی طرف تحریک کرتا ہے۔ اس کی اس قسم کی تحریکوں سے وہی پاک ہوسکتا ہے جس پر میرا رب رحم کرے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ کی بدیوں اور جذبات سے بچنے کے واسطے نری کوشش ہی شرط نہیں بلکہ دعاؤں کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ نرا زہد ظاہری (جو انسان اپنی سعی اور کوشش سے کرتا ہے) کارآمد نہیں ہوتا جب تک خدا تعالیٰ کا فضل اور رحم ساتھ نہ ہو اور اصل تو یہ ہے کہ اصل زہد اور تقویٰ ہے ہی وہی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اسی طرح ملتا ہے۔ ورنہ کیا یہ سچ نہیں کہ بہت سے جامے بالکل سفید ہوتے ہیں۔ باوجود سفید ہونے کے بھی وہ پلید ہو سکتے ہیں۔ تو اس ظاہری تقویٰ اور طہارت کی ایسی ہی مثال ہے۔ تاہم اس حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی زمانہ شباب اور جوانی میں انسان کوشش کرے جب کہ قویٰ میں قوت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے اس زمانہ میں کوشش کرنا عقل مند کا کام ہے۔ اور عقل اسی لئے اللہ تعالیٰ نے دی ہے۔“ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 258-259)

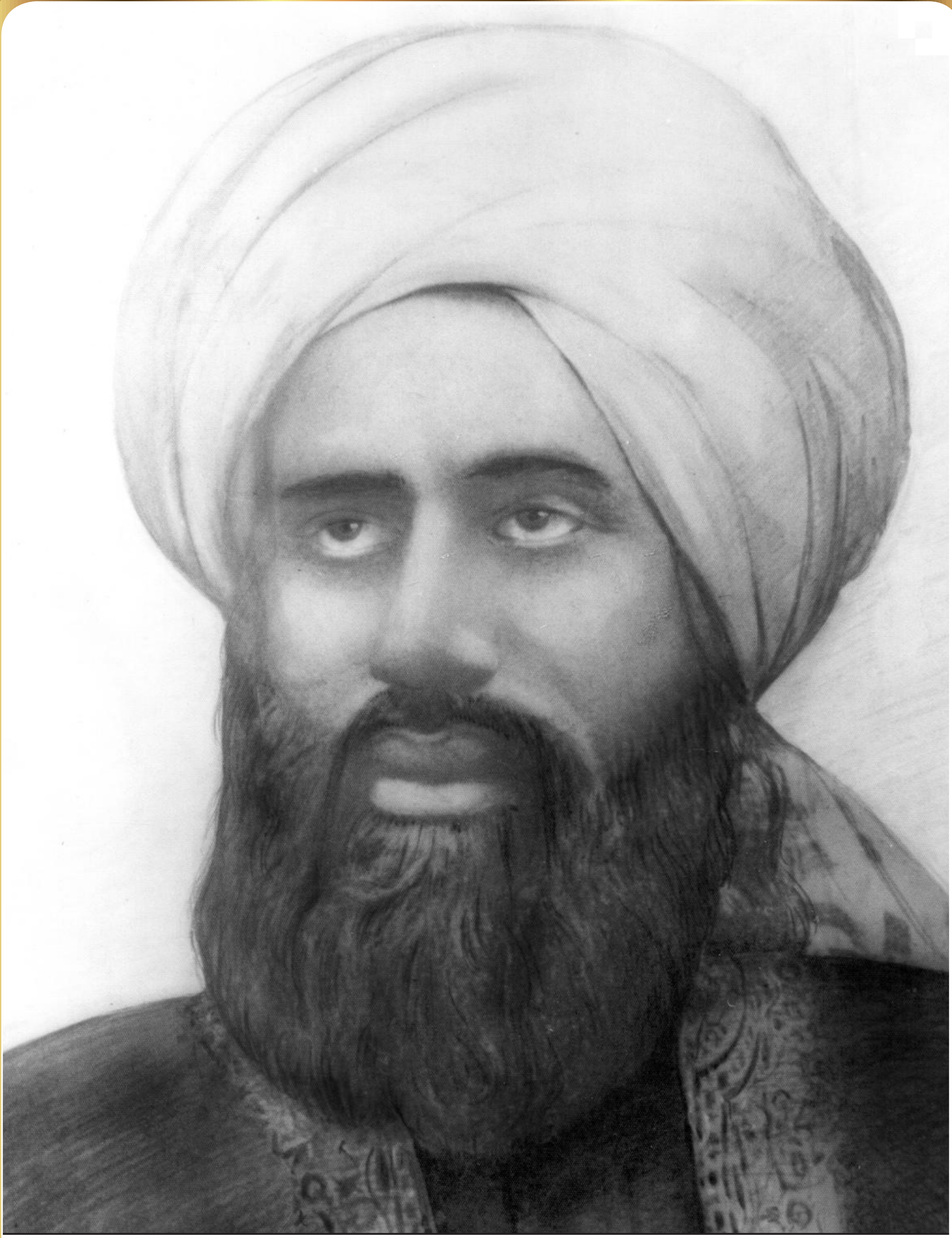

شبیہ مبارک حضرت مولانا نور الدین صاحب بھیروی خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ

”تم سب سے بڑھ کر تقویٰ پیدا کرو۔تمہاری آنکھ میں وہ حیا ہو کہ دیکھنے والا کہہ اٹھے کہ یہ آنکھ خدا کو دیکھتی ہے۔“

”پس میں پھر کہتا ہوں کہ انسان کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اس راہ اور سبب کو اختیار نہیں کرتا جو اس کے حصول کے واسطے مقرر ہے۔کامیابی کے صحیح اور یقینی اسباب اور ذرائع معلوم نہیں ہو سکتے جب تک سچا علم نہ ہو اور سچا علم بدوں قرآن کے نہیں آسکتا اور قرآن بدوں تقویٰ حاصل نہیں ہوتا اور سچا تقویٰ اور خشیت الٰہی پیدا نہیں ہوتا جب تک اللہ تعالیٰ کے منتخب فرمائے ہوئے بندوں کی صحبت میں نہ رہے اور مامور اور منتخب کی شناخت کا اصول یہ ہے کہ جو اس سے پہلے آئے ہیں ان کے کاموں اور حالات سے اس کو پہچانو۔۔۔اپنی طاقتوں اور عمر کے ایام کو غنیمت سمجھو۔ایسا نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کو کسی طرح بھی ناراض کرو۔“ (خطبات نور صفحہ 58)

”تم سب سے بڑھ کر تقویٰ پیدا کرو۔تمہاری آنکھ میں وہ حیا ہو کہ دیکھنے والا کہہ اٹھے کہ یہ آنکھ خدا کو دیکھتی ہے۔تمہارے ہر عضو کا منہ قبلہ حقیقی کی طرف ہو۔پھر تم شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ (البقرہ آیت 144) ہوگے اور خدا کا فضل اور نصرت تمہارے شامل حال ہوگی۔یاد رکھو ہمارے مذہب میں کسی انسان سے نرا پیار اور محبت کام نہیں دے سکتا۔ایمان اور اعمال صالحہ کام دیتے ہیں۔اگر نرا پیار اور محبت ہو اور عمل صالح نہ ہو تو یہ ایسا ہی ہے جیسے یہود کہتے تھے نَحْنُ اَبْنَآءُ اللّٰہِ (المائدہ:19) آخر میں پھر کہتا ہوں کہ متقی بنو کہ متقی کامیاب ہوتے ہیں“۔(خطبات نور صفحہ 44)

”انسانی ترقی کا بڑا ذریعہ انسان کے ذاتی اخلاق ہوتے ہیں جن سے وہ واحد شخص خود اپنے نفس میں سکھ پاتا ہے اور امن اور آرام کی زندگی بسر کرتا ہے۔مثلاً اگر وہ کسی کی نعمت دیکھ کر حسد نہیں کرتا تو اس سوزش اور جلن سے محفوظ رہتا ہے جو کہ حاسد کے دل کو ہوتی ہے۔اگر کوئی دوسرے کو دیتا ہے تو یہ طمع نہیں کرتا تو اس عذاب سے بچا رہتا ہے جو کہ طمع کرنے سے ہوتا ہے۔ایسے ہی جو لوگ اخلاق فاضلہ حاصل کرتے ہیں وہ جزع فزع،شہوت اور غضب کے تمام دکھوں اور آفتوں سے محفوظ رہتے ہیں۔اور اس سے ظاہر ہے کہ ذاتی سکھ کے ذرائع اخلاق فاضلہ ہیں۔“(خطبات نور صفحہ 177)

شبیہ مبارک حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

”میں نے متواتر جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ نئی نسلیں جب تک اس دین اور ان اصول کی حامل نہ ہوں جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے نبی اور مامور دنیا میں قائم کرتے ہیں۔ اس وقت تک اس سلسلہ کی ترقی کی طرف کبھی بھی صحیح معنوں میں قدم نہیں اٹھ سکتا ہے........ میں چاہتا ہوں کہ باہر کی جماعتیں بھی اپنی اپنی جگہ خدام الاحمدیہ نام کی مجالس قائم کریں۔ خدام الاحمدیہ سے مراد یہ ہی ہے کہ احمدیت کے خدام، یہ نام انہیں یہ بات بھی ہمیشہ یاد دلاتا رہے گا کہ وہ خادم ہیں مخدوم نہیں۔“

(الفضل 10 اپریل 1938ء)

مجلس خدام الاحمدیہ کے کاموں کی برکت اور عظمت کا ذکر کرتے ہوئے آپؓ ہماری راہ نمائی یوں فرماتے ہیں:

”اس بات کو مدنظر رکھیں کہ اِن کا تعداد پر بھروسہ نہ ہو بلکہ کام کرنا اُن کا مقصود ہو........ اپنا عملی نمونہ بہتر سے بہتر دکھانا چاہئے........ تم سمجھو کہ صرف تم پر ہی اس کام کی ذمہ داری عائد ہے........ یہ وہم اپنے دلوں سے نکال دو کہ لوگ تمہارے ساتھ شامل نہیں ہوتے ہیں۔ تم اگر نیک کاموں میں سرگرمی سے مشغول ہو جاؤ تو میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ لوگوں پر اس کا اثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے۔ سورج مشرق کی بجائے مغرب سے طلوع کر سکتا ہے، سورج مغرب کی بجائے مشرق میں ڈوب سکتا ہے، مگر ممکن ہی نہیں کہ کسی نیک کام کو جاری کیا جائے اور وہ ضائع ہو جائے۔ یہ ممکن ہی نہیں کہ تم نیک کام کرو اور خدا تمہیں قبولیت نہ دے........ اگر تم یہ کام کرو تو گو دنیا میں تمہارا نام کوئی جانے یا نہ جانے مگر خدا تمہارا نام جانے گا۔ اور جس کا نام خدا جانتا ہو اس سے زیادہ مبارک اور خوش قسمت اور کوئی نہیں ہو سکتا ہے۔“ (الفضل 10 اپریل 1938ء)

شبیہ مبارک حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ

’’پس میں اس وقت اپنے نوجوان بھائیوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ نوجوان جو اس وقت میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ چاہے وہ مرکزی عہدے دار ہیں کہ ان پر ساری مجالس کی نگرانی کی ذمہ داری عائد ہوتی ہے یا علاقائی اور ضلعی عہدیدار ہیں کہ ان پر علاقائی اور ضلعی منصوبوں کو پورا کرنا فرض ہے۔ آپ میں سے کوئی شخص اس وقت تک خوش نہیں ہوسکتا (اگر اس خوشی کے معنی حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کے لئے جائیں) جب تک آپ کے ماتحت یا آپ کے علاقہ یا آپ کے ضلع میں ایک مجلس بھی ایسی ہے جو کم سے کم معیار پر نہیں آئی۔ اگر آپ اس بات سے تسلی پکڑ لیں کہ ہم چونکہ نسبتاً اچھا کام کر کے علَم انعامی حاصل کر لیتے ہیں اس لئے ہم اچھا کام کرنے والے ہیں تو یہ غلطی ہو گی۔ اگر مثلاً آج میں یہ اعلان کر دوں کہ آئندہ صرف اس قیادت کو علَم انعامی دیا جائے گا جس کی ساری مجالس کم سے کم معیار تک پہنچ چکی ہوں تو ایک ضلع بھی علَم انعامی کا مستحق قرار نہیں دیا جا سکتا ہے۔ پس اگر نسبتی طور اچھا کام کرنے کے نتیجہ میں تم کوئی انعام نظام سے حاصل کرتے ہو تو وہ اس لئے تمہارے لئے حقیقی خوشی کا باعث نہیں ہونا چاہیے کہ وہ کام اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں پسندیدہ مقام پر نہیں پہنچا۔ غرض جب تک ہم تمام مجالس کو بیدار کر کے اور انہیں کام کی اہمیت بتا کر فعال مجالس نہیں بنا دیتے اس وقت تک ہمیں تسلی اور اطمینان حاصل نہیں ہوسکتا‘‘۔ (مشعل راہ جلد دوئم صفحہ 4-5)

ابتدائی اجتماعات کی کیفیت

’’اسی طرح شروع میں جب اجتماع ہوا تو تمہیں پتہ ہے کہ اس اجتماع کے موقع پر خدام کو جو کھانا دیا گیا تھا وہ کہاں پکایا گیا تھا۔ وہ کھانا قادیان میں ہر احمدی گھرانے میں پکایا گیا تھا۔ ہمیں یہ خیال آیا کہ اگر ہر ایک خادم کو گھر جا کر کھانا کھانے کی اجازت دے دی گئی تو بہت سارا وقت ضائع ہوجائے گا۔ ہمیں اس وقت کو بچانا چاہئے اور ہمیں مقام اجتماع میں ہی رہنا چاہئے تب ہم نے قادیان میں اعلان کر دیا کہ ہر گھر جس کے ایک یا دو خدام اجتماع میں شرکت کے لئے آئے ہوئے ہیں وہ دو افراد خاندان کی بجائے چار افراد خاندان کا کھانا بھیجے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا تھا کہ ہزاروں گھروں میں سے ہزاروں کھانے برتنوں میں کیسے لائے جائیں اس کے لئے یہ طریق اختیار کیا گیا کہ قادیان میں اعلان کر دیا گیا کہ مثلاً جمعہ کی شام کو ہر گھر مونگ کی دال پکائے گا۔ چنانچہ اطفال والنٹیر گھر گھر جاتے تھے اور گھر والے چار کس مونگ کی دال بالٹی میں ڈال دیتے تھے۔ اب دیکھو ہر گھر میں مونگ کی دال پکی ہوتی تھی اور پھر مختلف گھروں میں اس پکی ہوئی دال کی مختلف شکلیں ہوتی تھی۔ کہیں گاڑھی دال پکی ہوئی کہیں ذرا پتلی، کہیں کچی ہوتی اور کہیں پکی ہوئی۔ یہ سارا ملغوبہ بن کے وہاں آجاتا تھا اور اس کے ساتھ روٹیاں آجاتی تھیں اور ہم اسے آپس میں تقسیم کر لیتے تھے۔ آپ کو اس وقت ہنسی آرہی ہے مگر ہمیں اس وقت ایسی دال کھانے میں بڑا لطف آتا تھا۔‘‘ (مشعل راہ جلد دوئم صفحہ 25-26)

شبیہ مبارک حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ

اجتماعات میں شمولیت کا فائدہ

حضورؒ نے فرمایا: ”خدام و انصار کے اجتماعات میں شرکت کی کمی کا رجحان قابل تشویش ہے۔ ان میں شامل ہونے والوں کے اندر نئے ولولے، نئی امنگیں جاگتیں ہیں اور جماعت پر ان کا اعتقاد اور ایمان بہت بڑھ جاتا ہے۔ اور ان اجتماعات میں شامل ہونے والے بہت سے خاموش فیصلے کرتے ہیں۔ ہر اجتماع اور جلسہ سے جب مہمان واپس جاتے ہیں تو ان کے خطوں سے ان کے فیصلوں کا مجھے علم ہوتا ہے جو ان کے دل خاموشی سے دوران اجتماع کرتے ہیں اور پھر یہ فیصلے ان کی کایا پلٹ دیتے ہیں۔“

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 393)

”حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے ان اجتماعات میں شرکت کا رجحان پیدا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آئندہ سے خدام و انصار کو بہت پہلے سے ہی ایسی مہم جاری کرنی چاہیے کہ کثرت سے ایسی مجالس میں خدام و انصار اور اسی طرح لجنہ بھی جب کہ ان کی مجلس ہو شامل ہوں۔ اگر ایسا ہوا تو اس کے نتیجہ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے بہت نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوں گی۔“ (مشعل راہ جلد سوم صفحہ 394)

حضور رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

”اوّل نوجوان میں ہمت ہوتی ہے کام کی اور خدمت کا جذبہ بھی ہوتا ہے وہ اپنے آپ کو مٹا دینے کی طاقت بھی پاتا ہے جب کہ بوڑھوں میں خواہ اخلاص کا معیار بلند بھی ہو تو وہ اس طرح انجام سے بے خبر ہو کر، بے پرواہ ہو کر، اپنی ذات کو کسی اعلیٰ مقصد کی خاطر جھونکنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ اس لئے دنیا میں جتنی بھی بڑی جنگیں ہوئی ہیں سب سے زیادہ تعداد میں نوجوانوں نے اپنے آپ کو ملک کی خاطر پیش کیا اور سب سے زیادہ تعداد میں نوجوانوں نے اپنی زندگیاں پیش کیں۔ کچھ تو اس لحاظ سے بھی طبعی بات ہے کہ جوان ہی ایسے موقعوں پر آگے آیا کرتے ہیں مگر کچھ اس لحاظ سے بھی کہ جوانوں اور نسبتاً بڑی عمر کے سپاہیوں اور فوجیوں کا اگر آپس میں موازنہ کر کے دیکھا جائے تو نوجوانوں میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جانی قربانی اور بعض صورتوں میں مالی قربانی کی زیادہ استطاعت ہوتی ہے۔“ (مشعل راہ جلد 3 صفحہ 262-263)

حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خدام کو ان کے ایمانی واخلاقی معیار کو بلند کرنے اور تقویٰ کے اعلیٰ مدارج پر جا پہنچنے کی طرف توجہ دلا رہے ہیں اس کے نتیجہ میں خلافت خامسہ کے آغاز سے ہی خدام الاحمدیہ کے کاموں میں غیر معمولی وسعت اور ہمہ گیری پیدا ہوئی۔اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عظیم الشان روحانی قیادت میں مجلس خدام الاحمدیہ ترقیات کے منازل طے کر رہی ہے اور کرتی چلی جارہی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔حضور فرماتے ہیں کہ:

”ہر پہلو میں آپ لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ ہر نیکی کو تلاش کر کے اختیار کرنا چاہئے اور ہر بُرائی کو بیدار ہو کر ترک کرنا چاہئے۔...یاد رکھیں یہ دنیا کمانا، یہ بھی آپ کے دین کے لئے ہی ہو۔ دنیاداری میں اتنے نہ بڑھ جائیں کہ دل میں صرف دنیا کی محبت ہی رہ جائے اور خدا کا خانہ خالی ہوجائے۔ اپنی ذمہ داری کا احساس مٹ جائے۔ یہ نہ ہو کہ دنیا صرف آپ کی زندگی کا مقصد بن جائے بلکہ یہ بہتر حالات اور یہ بہتر سہولتیں اللہ تعالیٰ کے مزید قریب کرنے کا باعث بنیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننے کی طرف لے جانے والی ہوں۔“ (مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 145)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے ایک پیغام میں فرماتے ہیں:۔

”یہ خلافت کی ہی نعمت ہے جو جماعت کی جان ہے۔ اس لئے اگر آپ زندگی چاہتے ہیں تو خلافت احمدیہ کے ساتھ اخلاص اور وفا کے ساتھ چمٹ جائیں۔ پوری طرح اس سے وابستہ ہوجائیں کہ آپ کی ہر ترقی کا راز خلافت سے وابستگی میں ہی مضمر ہے۔ ایسے بن جائیں کہ خلیفۂ وقت کی رضا آپ کی رضا ہو جائے۔ خلیفۂ وقت کے قدموں پر آپ کا قدم ہو اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی آپ کا مطمح نظر ہوجائے۔“

(ماہنامہ خالد سیدنا طاہر نمبر مارچ اپریل 2004ء)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

امام جماعت احمدیہ

پیغام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا پچاسواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے نیز آپ اس موقعہ پر سالانہ اجتماعات کی تاریخ پر ایک سوونیئر بھی شائع کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ نے اس بارے میں مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔ میرا پیغام ہے کہ ان مقاصد کو مدنظر رکھیں جن کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی گئی تھی اور انہیں اپنے خلافت سے مضبوط تعلق میں استعمال کریں۔

مجلس خدام الاحمدیہ احمدی نوجوانوں کی ذیلی تنظیم ہے جس کی بنیاد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1938ء میں قادیان میں رکھی۔ آپ چاہتے تھے کہ احمدی نوجوانوں کی بہترین دینی تربیت کی جائے تا کہ وہ اسلامی تعلیمات کا عمدہ نمونہ اپنے وجود میں پیش کر سکیں۔ ہر نسل پہلی نسل کی پوری قائم مقام ہو اور جانی اور مالی قربانیوں میں پہلوں کے نقش قدم پر چلنے والی ہو۔ چنانچہ جب آپ نے اس کی بنیاد رکھی تو فرمایا:

”آج نوجوانوں کی ٹریننگ کا زمانہ ہے ان کی تربیت کا زمانہ ہے۔ اور ٹریننگ کا زمانہ خاموشی کا زمانہ ہوتا ہے۔ لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ نہیں ہو رہا۔ مگر جب قوم تربیت پا کر عمل کے میدان میں نکل کھڑی ہوتی ہے تو دنیا انجام دیکھنے لگ جاتی ہے۔ درحقیقت ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتی ہے“

اسی طرح آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ کے پہلے سالانہ اجتماع کے موقع پر جو نصائح فرمائیں ان کا ملخص یہ تھا کہ قومی ترقی کا تمام تر انحصار نوجوانوں پر ہوتا ہے اگر کسی قوم کے نوجوان ان روایات کے صحیح طور پر حامل ہوں جو اس قوم میں چلی آتی ہوں تو وہ قوم ایک لمبے عرصہ تک زندہ رہ سکتی ہے۔ لیکن اگر آئندہ پود نکمی ہو تو قوم کبھی ترقی نہیں کر سکتی بلکہ جو ترقی حاصل ہو چکی ہے وہ بھی تنزل سے بدل جاتی ہے۔ اس ضمن میں حضور نے نظام سلسلہ کی کامل پابندی کرنے نیز خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں مذکورہ امور کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے نصیحت فرمائی کہ احمدیت کے متعلق دلوں میں جذبۂ احترام پیدا

کریں۔استقلال کا مادہ پیدا کریں۔محنت کی عادت ڈالیں۔اجتہادات اور قیاسات سے کام لینے سے اجتناب کریں۔وسعتِ نظر پیدا کریں اور حالاتِ حاضرہ سے گہری واقفیت حاصل کریں۔دیانت کی روح پیدا کریں۔خدمت خلق کے کاموں میں حصہ لیں۔سچائی کو اختیار کیا جائے۔اپنے مقصود کو ہر وقت اپنے سامنے رکھا جائے۔اپنے آپ کو کام کے نتائج کا ذمہ دار قرار دیا جائے۔اگر کوئی قصور ہو جائے تو سزا برداشت کرنے کے لئے تیار رہیں۔جو شخص قوم کے لئے فنا ہوتا ہے وہ فنا نہیں ہوتا۔قومی زندگی کے قیام کے مقابلہ میں انفرادی قربانی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔صرف اپنی اصلاح نہ کی جائے بلکہ ماحول کی بھی اصلاح کی جائے۔اطاعت کا مادہ اپنے اندر پیدا کیا جائے اور ہمیشہ خیال رکھا جائے کہ جماعت کا قدم ترقی کی طرف ہی بڑھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ فقرہ آپ بار بار سنتے رہتے ہیں کہ ”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی“۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نوجوانوں کی تربیت پر مسلسل خاص توجہ فرماتے رہے۔ایک خطبہ جمعہ میں آپ نے فرمایا:

قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستی کافی نہیں ہوتی جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہو سکتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں۔جتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہو اگر اتنا وقت ان کو پورا کرنے کے لئے نہ دیا جائے تو ظاہر ہے کہ وہ کسی صورت میں مکمل نہیں ہو سکتے اور اگر وہ مکمل نہ ہوں تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ پہلوں نے اس پروگرام کی تکمیل کے لئے جو محنتیں کوششیں اور قربانیاں کی ہیں وہ بھی سب رائیگاں گئیں......اس لئے میں نے مجلس خدام الاحمدیہ کی بنیاد رکھی ہے۔“

پس ان تمام مقاصد کو اپنے پیشِ نظر رکھیں۔خلیفۂ وقت کی راہنمائی اور دعاؤں سے اپنے پروگراموں کو کامیاب بنائیں۔خلیفۂ وقت کی تمام نصائح پر عمل کریں اور کامل اطاعت اور اخلاص و وفا کا عمدہ نمونہ بنیں۔خدمت دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔اسلام و احمدیت کی تبلیغ سے کبھی غافل نہ ہوں۔ہر پہلو سے اپنے دینی،اخلاقی اور روحانی معیاروں کو بلند کرتے چلے جائیں اور نیکی اور روحانیت میں ہمیشہ ترقی کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو دین و دنیا کی حسنات کا وارث بنائے۔آمین

والسلام

خاکسار

خلیفۃ المسیح الخامس

(30-7-2019)

پیغامات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ اجتماعات

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت (2003ء تا 2018ء)

پیغام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر
2003ء

وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ
امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

پیارے خدام الاحمدیہ کشمیر انڈیا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

الحمد للہ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کشمیر اپنا سالانہ اجتماع 18 تا 20 جولائی 2003ء منعقد کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو برکت کا باعث بنائے۔ اور آپ سب برکتوں اور خدا کے فضلوں سے اپنی جھولیاں بھر کر اپنے اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔

اس موقع پر میرا یہ پیغام ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے ذاتی محبت پیدا کریں۔ اللہ تعالیٰ کا بنیادی حق عبودیت ہے یعنی انسان خدا تعالیٰ میں ہو کر ایک نئی زندگی پائے یعنی وہ کامل بندہ بنے۔ اس لئے ہر خادم کو چاہئے کہ وہ اپنی اپنی قوت اور صلاحیت اور استعداد کے مطابق خدا تعالیٰ کی صفات کا رنگ اپنے اوپر چڑھائے۔ ہر قسم کی قوت، قدرت اور طاقت کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ چاہتا ہے اس لئے اس کے حضور جھکیں اور اس سے عاجزانہ دعائیں کریں کہ وہ اپنی قوت کا سہارا آپ کو دے اور اپنی طاقت کے جلوے آپ کو دکھائے اور پھر آپ کو اپنی صفات کا مظہر بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ اللہ آپ کے ساتھ ہو۔ خدا حافظ و ناصر

والسلام، خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2004ء

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصر

میرے پیارے خدام بھائیو!!(قادیان۔انڈیا)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

میرے لئے بہت خوشی کی بات ہے کہ تمہارا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ جو کچھ تربیتی، اخلاقی اور روحانی امور کی بابت یہاں آپ نے سنا ان باتوں کو یاد رکھیں اور یہ سب نیک یادیں اپنے ساتھ لے کر جائیں اور جہاں بھی جائیں یہ یاد رکھیں کہ آپ ایک احمدی خادم ہیں۔ یہ ایک اعزاز ہے اور سعادت ہے جو خدا کے خاص فضل سے تمہارے حصے میں آئی ہے۔ اس لئے اپنے اس مقام اور اعزاز کی ہمیشہ حفاظت کریں اور کبھی بھی نہ بھولیں کہ آپ کے اس نام اور مقام کے تقاضے کیا ہیں۔

اس لئے اس اجتماع کے موقع پر میرا پیغام آپ سب خدام و اطفال کے لئے یہ ہے کہ ان دو باتوں کو ہمیشہ مقدم رکھیں۔

اوّل عبادت کا قیام اور دوم خلافت کا احترام اگر تم جانو تو تمہیں اس حقیقت کا علم ہو کہ انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد ہی عبادت ہے، اور اس عبادت کے دو حصے ہیں ایک خدا کا اور ایک خدا کی مخلوق کا، یعنی نمازوں کو بر وقت، باجماعت اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنا اور اس کے ساتھ ساتھ بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ہمیشہ کوشاں رہنا۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا۔ اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی۔۔۔ نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہوسکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک برے ارادے ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔ میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔“ (الحکم مورخہ 12/اپریل 1899ء صفحہ 7)

اسی طرح عبادت کی تفصیلات بیان فرماتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اور عبادت کی فروع میں یہ بھی ہے کہ تم اس شخص سے بھی جو تم سے دشمنی رکھتا ہو ایسی ہی محبت کرو جس طرح اپنے آپ سے اور اپنے بیٹوں سے کرتے ہو اور یہ کہ تم دوسروں کی لغزشوں سے درگزر کرنے والے اور ان کی خطاؤں سے چشم پوشی کرنے والے بنو اور نیک دل پاک نفس ہو کر پرہیز گاروں والی صاف اور پاکیزہ زندگی گزارو اور تم بری عادتوں سے پاک ہو کر باوفا اور باصفا زندگی بسر کرو اور یہ کہ خلق اللہ کے لئے بلا تکلف وتصنع بعض نباتات کی مانند نفع رساں وجود بن جاؤ اور یہ کہ تم اپنے کبر سے اپنے کسی چھوٹے بھائی کو دکھ نہ دو اور نہ کسی بات سے اس کے دل کو زخمی کرو بلکہ تم پر واجب ہے کہ اپنے ناراض بھائی کو خاکساری سے جواب دو اور اسے مخاطب کرنے میں اس کی تحقیر نہ کرو اور مرنے سے پہلے مر جاؤ اور اپنے آپ کو مردوں میں شمار کرلو اور جو کوئی ملنے کے لئے تمہارے پاس آئے اس کی عزت کرو خواہ وہ پرانے بوسیدہ کپڑوں میں ہو نہ کہ نئے جوڑوں اور عمدہ لباس میں اور تم ہر شخص کو السلام علیکم کہو خواہ تم اسے پہچانتے ہو یا نہ پہچانتے ہو اور (لوگوں کی) غمخواری کے لئے ہر دم تیار کھڑے رہو۔“ (ترجمہ از عربی عبارت اعجاز المسیح صفحہ 165)

پس میرے پیارے نوجوانو! عبادات کے رنگوں سے اپنی جوانیاں رنگین کرو کہ یہی مردوں کا زیور ہے اور یہ بھی خوب یاد رکھو کہ ان عبادات اور مجاہدات کے لئے اصل عمر بھی یہی تمہاری عمر ہے، بانیٔ مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی آپ نوجوانوں سے یہی توقع کی تھی جیسا کہ آپؓ

فرماتے ہیں: ”اللہ پر توکل کرو دعاؤں پر خاص زور دو، اپنی اصلاح کی فکر کرو، جوانی میں تہجد پڑھنے والے اور جوانی میں دعائیں کرنے والے اور جوانی میں خوابیں دیکھنے والے بڑے نادر وجود ہوتے ہیں۔۔۔ابدال درحقیقت وہی ہوتے ہیں جو جوانی میں اپنے اندر تغیر پیدا کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا تعلق پیدا کر لیتے ہیں کہ بڑھے بڑھے بھی آ کر کہتے ہیں کہ حضور ہمارے لئے دعا کیجئے۔ تمہارے بڑھے تو اقطاب ہونے چاہئیں اور احمدیوں کے جوان ابدال ہونے چاہئیں۔“ (مشعل راہ جلد اوّل صفحہ 733)

اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی ساری عبادتوں، اپنی ساری نیکیوں اور اپنے سارے کاموں کو بابرکت انجام تک پہنچانا چاہتے ہو تو خلافت سے محبت اور اس کا ادب اور اس کا احترام اپنے ایمان کا جزو بنالو اور یہ امر خوب یاد رکھو اور اپنی نسلوں کو ان کے خون کی رگوں میں یہ بات شامل کر دو کہ تمہاری تمام تر ترقیات اب صرف اور صرف خلافت کے ساتھ وابستہ ہیں، اس کے پیچھے پیچھے چلو، اس کے اشاروں کو حکم سمجھ کر چلو، تو تم دیکھو گے کہ فتوحات اور ترقیات کی منزلیں تمہارے قدم چومیں گی۔ ان شاء اللہ

حضرت مصلح موعودؓ کے اس ارشاد کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں جس میں آپ نے فرمایا کہ: ”خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفۂ وقت کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔“ (الفضل 31 جنوری 1936ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے بھی اس امر کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا تھا اور یہی دستور اور اصول ہے۔

آپؒ فرماتے ہیں: ”غرض ہر اچھا نظر آنے والا عمل عمل صالح نہیں ہوتا۔ بلکہ عمل صالح وہ اچھا عمل ہے جو ایمان کے مطابق ہو۔ جہاں تک خدام الاحمدیہ کے کاموں کا تعلق ہے خدام الاحمدیہ کے وہی کام اسلامی اصطلاح کی رو سے اعمال صالحہ میں شمار ہوں گے جو خلیفۂ وقت کی ہدایات کے مطابق کئے جائیں۔ اگر خلیفۂ وقت نے ایک منصوبہ تیار کیا ہو اس نے بعض ہدایات دی ہوں اور ہم انہیں چھوڑ کر دوسری طرف چلے جائیں تو خواہ وہ کام جنہیں ہم نے کیا ظاہر بین نگاہ میں کتنے ہی اچھے کیوں نہ ہوں وہ کام خدام الاحمدیہ کا ایک حلقہ کر رہا ہو تو بھی اور سارے خدام الاحمدیہ مل کر کر رہے ہوں تو بھی خدا تعالیٰ کی نگاہ میں عمل صالح نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کا ایک جزو یہ بتایا ہے کہ خلیفۂ وقت کی اطاعت کی جائے۔۔۔ قرآن کریم نے ہمیں یہ بھی بشارت دی کہ اگر تم ایمان کے اوپر قائم رہے اور اگر تم بحیثیت جماعت اس مقام کو جانتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے اور نوازتا رہے گا تو پھر جو خلیفہ مقرر ہو اس کے بتائے ہوئے طریق پر عمل کرنا اس کو چھوڑ کر دوسری طرف نہ جانا کہ تمہارا ایسا کرنا فاسقانہ اعمال میں شمار ہوگا اعمال صالحہ میں شمار نہیں ہوگا۔ غرض خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل وہ ہے جو حضرت مصلح موعودؓ نے جب مجلس خدام الاحمدیہ کو جاری فرمایا تو ابتداء میں مختلف وقتوں میں خدام الاحمدیہ کے سامنے رکھا یا وہ لائحہ عمل ہے جو میں اب تمہارے لئے بتادوں۔“ (مشعل راہ جلد 2 صفحہ 23،24)

پس اے احمدی نوجوانو! اٹھو! اور اپنے سر کو عجز و انکساری اور متانت و وقار کے ساتھ اٹھا کر چلو کہ خدا کے پیار کے ہاتھ تمہارے ہاتھ تھامنے کو منتظر ہیں، دنیا کی قومیں تمہیں اپنا قائد و معلم بنانے کے لئے تمہارے انتظار میں ہیں۔ تم راتوں کے راہب بنو اور دن کو بنی نوع انسان کی خدمت کرنے والے میدانوں کے شیر بنو۔ خدا تمہارے ساتھ، ہو خدا تمہارے ساتھ ہو۔

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2005ء

وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

امام جماعتِ احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

پیارے خدام بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ذکر کی مجالس کی تلاش میں رہتے ہیں جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ اللہ کرے کہ آپ کا یہ اجتماع بھی خدا تعالیٰ کے حضور ایسی ہی قبولیت کا شرف حاصل کرے۔ آمین

صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے اس موقع پر پیغام کی درخواست کی ہے۔ آپ سب کو میرا یہ پیغام ہے کہ نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’ہمارا تجربہ یہ ہے کہ خدا کے قریب لے جانے والی کوئی چیز نماز سے زیادہ نہیں۔ نماز کے اجزاء اپنے اندر خاکساری اور انکساری کا اظہار رکھتے ہیں۔ قیام میں نمازی دست بستہ کھڑا ہوتا ہے۔ جیسا کہ ایک غلام اپنے آقا اور بادشاہ کے سامنے طریق ادب سے کھڑا ہوتا ہے۔ رکوع میں انسان انکسار کے ساتھ جھک جاتا ہے۔ سب سے بڑا انکسار سجدہ میں ہے جو بہت ہی عاجزی کی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔‘‘

پھر آپؑ فرماتے ہیں:

’’انسان کی زاہدانہ زندگی کا بڑا بھاری معیار نماز ہے۔ وہ شخص جو خدا کے حضور نماز میں گریاں رہتا ہے امن میں رہتا ہے۔ جیسے ایک بچہ اپنی ماں کی گود میں چیخ چیخ کر روتا ہے اور اپنی ماں کی محبت اور شفقت کو محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح پر نماز میں تضرع اور ابتہال کے ساتھ خدا کے حضور گڑگڑانے والا اپنے آپ کو ربوبیت کی عطوفت کی گود میں ڈال دیتا ہے۔ یاد رکھو اس نے ایمان کا حظ نہیں اٹھایا جس نے نماز میں لذت نہیں پائی۔‘‘

آپؑ مزید فرماتے ہیں: ’’نماز کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوئیں۔ یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک نئی جماعت آئی انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپؐ نے فرمایا کہ ’’جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں‘‘

اللہ آپ سب کو نمازوں کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ سب کو عباد الرحمٰن میں شمار فرمائے۔ آمین

والسلام، خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2006ء

وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

پیارے خدام واطفال!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ بھارت نے مجلس خدام الاحمدیہ و مجلس اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام شاملین اجتماع کو اس کی برکات سے مستفیض فرمائے۔ اللہ کرے کہ آپ ان مبارک ایام میں جونیک باتیں سنیں انہیں اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی بھی توفیق پائیں۔ اللہ تعالیٰ تمام منتظمین اور کارکنان کو بہترین اجر سے نوازے۔ آمین

اس موقع پر میں آپ سب احمدی خدام واطفال کو نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ یادرکھیں کہ اسلام نے عبادات میں سے جس بات پر سب سے زیادہ زور دیا ہے وہ نماز ہے۔ قرآن کریم، احادیث میں اس کی بہت زیادہ اہمیت اور فرضیت بیان ہوئی ہے۔ یہی انسان کا مقصد پیدائش ہے۔ ہمارے ذمہ ساری دنیا کی راہنمائی کا کام لگایا گیا ہے اور یہ کام دعاؤں اور خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کے بغیر ممکن نہیں۔

یادرکھیں سب سے بہترین دعا نماز ہوتی ہے۔ نماز انسان کو وقت کی پابندی کا درس دیتی ہے۔ نماز اصلاح نفس کا سبق دیتی ہے۔ نماز برائیوں اور فحشاء سے نجات دلاتی ہے۔ نماز ہی سے وحدت قائم ہوتی ہے۔ نماز ہی انسانوں کے مابین مساوات پیدا کرتی ہے۔ نماز اجتماعات کا ذریعہ ہے۔ نماز سے انسان کی روحانی ترقی ہوتی ہے اور اسی سے انسان کی ظاہری و باطنی صفائی ہوتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نماز انسان کو خدا سے ملاتی ہے۔ آنحضور ﷺ نے ایک بڑی پیاری مثال دے کر نماز کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں: کہ دیکھو اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزرتی ہو وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو کیا اس کے جسم پر کچھ بھی میل باقی رہ جائے گی؟ صحابہؓ نے عرض کی اس کی میل میں سے کچھ بھی باقی نہ رہے گا۔ اس پر رسول ﷺ نے فرمایا "یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ خطاؤں کو معاف کر دیتا ہے۔"

پھر آپ نے نماز کو باجماعت ادا کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ "باجماعت نماز پڑھنا اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس گنا افضل ہے"

ایک شخص نے حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور نماز کے متعلق ہمیں کیا حکم ہے فرمایا:

"نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہمیں نماز معاف فرمادی جاوے کیونکہ ہم کاروباری آدمی ہیں۔ مویشی وغیرہ کے سبب سے کپڑوں کا کوئی اعتماد نہیں ہوتا۔ اور نہ ہمیں فرصت ہوتی ہے تو آپؐ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں تو ہے ہی کیا؟ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجات روائی کا چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا پھر اس سے مانگنا، پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو۔ کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور

تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کرلیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔"

پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔ انہیں وقت پر ادا کریں۔ اور اس پر ایسا کاربند ہوجائیں کہ پھر زندگی بھر اس کی ادائیگی کے بغیر چین نہ آئے۔ اللہ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

2007ء

وَاجْعَلْ لِّي مِن لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

پیارے خدام واطفال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام اور اطفال کے سالانہ اجتماع کے موقع پر مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ آپ اپنے عہدوں کی پاسداری کریں۔ حدیث میں آیا ہے کہ مومن کا وعدہ ایسا ہوتا ہے کہ گویا کوئی چیز اس کے ہاتھ میں تھمادی گئی ہے۔ ساری دنیا میں خدام و اطفال کے جب اجلاسات ہوتے ہیں تو تمام اجلاسات میں عہد دہرائے جاتے ہیں۔ مجلس میں کھڑے ہو کر آپ نیک باتوں پر قائم رہنے کا عزم کرتے ہیں۔ آپ جان مال وقت اور عزت کی قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ یہ کوئی معمولی عہد نہیں ہے۔ ان باتوں کا عملی اظہار بھی کیا کریں۔ آپ سب عمر کے اس حصہ میں ہیں جو بھر پور توانائیوں کا زمانہ ہے۔ جسم مضبوط ہوتا ہے۔ انسان صحت مند ہوتا ہے۔ جذبے جوان ہوتے ہیں۔ اس لئے اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کا بہترین استعمال کریں نیکی کے کاموں میں کبھی پیچھے نہ رہیں۔ بلکہ ایک دوسرے پر مسابقت کی روح اپنے اندر پیدا کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ " تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا" سو جس کے پاس وقت ہے وہ اپنا وقت جماعتی کاموں میں خرچ کرے، جو مالی قربانی کی استطاعت رکھتا ہے اسے مالی قربانی کرنی چاہئے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

" اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس کا دوسرے لفظوں میں اسلام نام ہے۔ اسی اسلام کا زندہ کرنا خدا تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ اور ضرور تھا کہ وہ اس مہم عظیم کے روبراہ کرنے کے لئے ایک عظیم الشان کارخانہ جو ہر ایک پہلو سے موثر ہو اپنی طرف سے قائم کرے سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر ایسا ہی کیا۔" (فتح اسلام روحانی خزائن جلد 3)

پس اٹھیں اور حضرت امام الزماں حضرت مسیح موعودؑ کی باتوں پر دھیان دیں، جنہیں ہماری اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہے۔ آپؑ کے بعد خلفاء ہیں، نظام جماعت ہے، صدق دل کے ساتھ ان کے ساتھ منسلک رہیں۔ اپنے عہدے داروں کی عزت کریں۔ ان کی اطاعت کریں۔ قرآن کریم اور حدیث میں اطاعت کی بہت اہمیت بیان کی گئی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

”خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑ معرفت کاملہ ہے۔ پس جس کو معرفت کاملہ دی گئی اس کو ہر ایک گناہ سے جو بیباکی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی پس ہم اس نجات کے لئے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجت مند اور نہ کسی کفارہ کی ہمیں ضرورت ہے بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں۔ جو اپنے نفس کی قربانی ہے جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے اسلام کے معنی ہیں ذبح ہونے کے لئے گردن آگے رکھ دینا یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے۔ ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔“

(روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 191،192)

پس اپنے سارے عہدوں کو نبھائیں اور انہیں سچا کر دکھائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو حضرت اقدس مسیح موعودؑ سے کئے ہوئے تمام نیک عہدوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ آپ اسلام کی پیاری تعلیم پر مضبوطی سے قائم رہیں اور اپنے اندر پاک روحانی تبدیلیاں پیدا کر کے اپنی زندگی کو جنت نظیر بنا سکیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

2008ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

امام جماعت احمدیہ

پیارے خدام و اطفال احمدیت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہی ہے۔ اللہ بہت مبارک کرے۔ مکرم صدر صاحب نے اس موقعہ پر مجھے پیغام بھجوانے کے لئے لکھا ہے۔ میرا اس موقعہ پر آپ کو پیغام یہ ہے کہ خلافت کی اہمیت اور برکات کے مضمون کو سمجھیں۔ اپنے اخلاص و وفا

کے معیار بلند کریں اور اپنے تمام نیک عہدوں کی پاسداری کریں۔

اللہ تعالیٰ کا جماعت احمدیہ کے افراد پر بھاری احسان ہیکہ اس نے ہمیں خلافت کے دائمی اور بابرکت نظام سے وابستہ فرمایا ہے۔ایک ہاتھ پر جمع ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ایک امام کے تابع کیا ہے۔اور امام کے تابع ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی سوچیں اور آپ کی باتیں اور آپ کے اعمال امام وقت کی ہدایات کے تابع ہوجائیں۔اگر آپ کا خلیفہ وقت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق ہے، آپ کو خلیفہ وقت کے حکموں پر عمل کرنے کی توفیق ملتی ہے اور کامل فرمانبرداری اور اطاعت کا جذبہ آپ میں موجود ہے تو انشاء اللہ آپ کو اپنے بچوں کی بھی نیک تربیت کی توفیق ملے گی۔یاد رکھیں حقیقی سکون دین سے تعلق کے نتیجہ میں عطا ہوتا ہے اور آج اللہ تعالیٰ نے دین کا حقیقی عرفان خلافت احمدیہ کو ودیعت فرمایا ہے۔اس لئے جو اطمینان قلب چاہتا ہے، جو یہ چاہتا ہیکہ ان کی آئندہ نسلوں کو شاندار مستقبل عطا ہو اسے یہ جان لینا چاہئے کہ یہ سب کچھ خلافت کے پروں تلے آنے سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ وہی لوگ خلیفہ وقت کی دعائیں اور خوشنودی پاتے ہیں جو اخلاص و وفا میں ترقی کرتے ہیں اور خلیفہ وقت سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کرنے میں کوشاں رہتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وعدوں کو نبھانے کی تاکید فرمائی ہے جیسا کہ فرمایا: اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْـُٔوْلًا۔ یعنی وعدوں کے متعلق پوچھا جائیگا۔ آپ سب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عہد بیعت کیا ہوا ہے۔پھر 27 مئی کو میرے ساتھ بھی ایک عہد دہرایا تھا۔یہ عہد اخلاص و وفا کے اظہار کے طور پر ہیں۔یہ وعدے ہیں کہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں گے۔ان عہدوں کو اعمال میں ڈھالیں اور یہی نیک نمونے اپنی آئندہ نسل میں بھی منتقل کریں۔اللہ آپ کو مستقل مزاجی کے ساتھ اس کی توفیق دے۔آمین

آج کل ہم خلافت احمدیہ کی جو صد سالہ جوبلی منا رہے ہیں اس کی تمام تقریبات کا بھی یہی مقصد ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کے ملنے پر خدا تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر کرسکیں اور اپنی آئندہ نسلوں کو بھی یہ بتاسکیں کہ اس سے بڑھ کر اور کوئی نعمت نہیں ہے۔یہ وہ مضمون ہے جس کا تمام احمدی گھروں میں بکثرت ذکر ہوتا رہنا چاہئے۔آپ اپنے بچوں کا ایم۔ٹی۔اے سے تعلق جوڑیں۔دوسرے انہیں میرے خطبات اور تقاریر باقاعدگی سے سننے کی طرف توجہ دلائیں۔انہیں خلیفہ وقت سے براہ راست ذاتی تعلق قائم کرنے کی طرف توجہ دلائیں اور انہیں خطوط لکھنا سکھائیں اور خلفاء کی طرف سے جاری کردہ تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی عادت ڈالیں۔یہ وہ باتیں ہیں جو انسان کا دین بھی سنوارتی ہیں اور دنیا بھی۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو خلافت کے ساتھ چمٹائے رکھے۔آپ کو اخلاص و وفا میں ترقی عطا فرمائے اور آپ اور آپ کی آئندہ نسلیں خلافت کی برکات اور فیوض سے ہمیشہ حصہ پاتی رہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی توفیق عطا فرمائے۔آمین

والسلام خاکسار

(مرزا مسرور احمد)

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2009ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ

امام جماعتِ احمدیہ

پیارے خدام واطفال!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ بھارت اپنے سالانہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ ایسے بابرکت مواقع پر روحانی، تربیتی اور علمی موضوعات پر پرتاثیر تقریروں اور درسوں کا جو اہتمام کیا جاتا ہے انہیں غور سے سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اجتماعات کو ہر لحاظ سے بہت بابرکت فرمائے اور آپ سب کو اس کی بے شمار برکات سے نوازے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جوانی کے زمانہ میں نیک کاموں کی بجاآوری اور خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول میں کوشاں رہنے کی نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

’’ایک ہی زمانہ ہے۔۔۔یعنی شباب کا جب انسان کوئی کام کر سکتا ہے کیونکہ اس وقت قویٰ میں نشوونما ہوتا ہے اور طاقتیں آتی ہیں لیکن یہی زمانہ ہے جبکہ نفسِ امارہ ساتھ ہوتا ہے اور وہ اس پر مختلف رنگوں میں حملے کرتا ہے اور اپنے زیرِ اثر رکھنا چاہتا ہے یہی زمانہ ہے جو مؤاخذہ کا زمانہ ہے اور خاتمہ بالخیر کے لئے کچھ کرنے کے دن بھی یہی ہیں لیکن ایسی آفتوں میں گھرا ہوا ہے کہ اگر بڑی سعی نہ کی جاوے تو یہی زمانہ ہے جو جہنم میں لے جائے گا اور شقی بنا دیگا۔ ہاں اگر عمدگی اور ہوشیاری اور پوری احتیاط کے ساتھ اس زمانہ کو بسر کیا جاوے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ خاتمہ بالخیر ہو جاوے۔۔۔آخری زمانہ میں گو بڑھاپے کی وجہ سے سستی اور کاہلی ہوگی لیکن فرشتے اس وقت اس کے اعمال میں وہی لکھیں گے جو جوانی کے جذبات اور خیالات ہیں۔ جوانی میں اگر نیکیوں کی طرف مستعد اور خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اس کے احکام کی تعمیل کرنے والا اور نواہی سے بچنے والا ہے تو بڑھاپے میں گو ان کے اعمال کی بجا آوری میں کسی قدر سستی بھی ہو جاوے لیکن اللہ تعالیٰ اسے معذور سمجھ کر ویسا ہی اجر دیتا ہے‘‘ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 198 تا 199)

پس خدام کو بطور خاص اپنی اصلاح کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنی عبادات کے معیار بڑھانے کی ضرورت ہے اور اس بات کی ضرورت ہے کہ آپ اپنے ماحول میں نیک نمونے قائم کریں اور اس کے لئے دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے اس کی مدد کے طلبگار ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ذات پر دعاؤں کی قبولیت کا بارہا تجربہ کر کے اپنی جماعت کو بھی کامیابی کے اس راز سے باخبر کیا۔ آج ہمارے اطفال کو بھی اپنی چھوٹی عمروں سے دعاؤں کی عادت اپنانی چاہئے اور خدام کو بھی۔ یہ وہ ہتھیار ہے جو شیطانی حملوں سے بچاتا ہے اور خاتمہ بالخیر کی راہیں ہموار کرتا ہے۔ دعا سے خدا تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور اسی کی طاقت سے انشاء اللہ دیگر ادیان پر اسلام نے کل عالم پر غالب آنا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”دعاؤں کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔ دعا بڑی دولت اور طاقت ہے اور قرآن شریف میں جا بجا اس کی ترغیب دی ہے اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا“ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 207)

پس یاد رکھیں کہ دور دراز کے سفر کر کے آپ جو یہاں جمع ہوئے ہیں تو اس بابرکت موقعہ سے بھرپور رنگ میں استفادہ کریں۔ آپ کا یہ سفر تبھی للّٰہی سفر ہوگا جب آپ اس وقت کو دعاؤں اور ذکرِ الٰہی میں گزاریں گے۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے اور اس کے دائمی فیوض و برکات عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

(مرزا مسرور احمد)

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

2010ء

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

پیارے خدام و اطفال!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بھارت کے خدام و اطفال کے سالانہ اجتماعات کے انعقاد کا سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بابرکت ایام سے جملہ شاملین کو بھرپور رنگ میں استفادہ کرنے اور اس موقع پر سنی ہوئی تمام نیک باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اس موقعہ پر میں آپ کو چند باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

جماعت میں ذیلی تنظیموں کا نظام بہت مفید اور پُر حکمت نظام ہے۔ یہ ایسا بابرکت نظام ہے جو آپ کو بچپن سے لے کر زندگی کے آخری سانس تک اپنے اندر سموئے رکھتا ہے۔ ایک بچہ جیسے ہی ماں کی گود سے نکل کر چلنے پھرنے اور باتیں سمجھنے کی عمر کو پہنچتا ہے تو اطفال الاحمدیہ کی تنظیم اس کی انگلی پکڑ لیتی ہے۔ پھر جوانی کو پہنچتا ہے تو خدام الاحمدیہ اسے اپنے دامن میں لے لیتی ہے۔ پھر انصار اللہ کا دور آ جاتا ہے جو تادمِ آخر اپنے ساتھ منسلک رکھتا ہے۔ یہ جو ابتدائی دو زمانے ہیں یعنی خدام و اطفال کے، یہ سیکھنے کے زمانے ہیں۔ ان میں اپنی دینی معلومات بڑھانی چاہئیں۔ نظام جماعت کا تعارف حاصل کرنا چاہئے اور جیسے

جیسے شعور بڑھتا جائے نظامِ جماعت سے اپنے تعلق کو مضبوط تر کرنے کے لئے ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے جس کی روح رواں خلیفۂ وقت کا وجود ہے۔ آپ لوگ اپنے اجلاسات میں خلافت سے اطاعت و وفا کا تعلق قائم کرنے کا عہد دہراتے ہیں۔ نوجوانی کی عمر سے ہی خلافت کے استحکام کے لئے کوشاں رہنا اور خلیفۂ وقت کے لئے دعائیں کرنا ایک احمدی طفل اور خادم کا شعار ہونا چاہئے۔ خلیفۂ وقت کی باتیں سننے کا شوق اور ان پر عمل آپ کی اولین ترجیح ہونی چاہیے۔ اس تعلق کی برکت سے آپ کو عبادات کا ذوق نصیب ہوگا۔ آپ کی بلوغت اور جوانی پاکیزہ ماحول میں گزرے گی۔ معاشرتی برائیوں سے آپ محفوظ رہیں گے۔ اس بابرکت نظام سے تعلق آپ کے اندر نیکیوں میں ایک دوسرے سے مسابقت کا جذبہ پیدا کرے گا۔ آپ خدمتِ انسانیت کے مختلف پروگراموں میں شامل ہو سکیں گے۔ آپ کو عظیم الشان ترقیات نصیب ہوں گی اور آپ کی کامیابیوں کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ خلافت کے بابرکت نظام سے منسلک رہنے کے نتیجہ میں آپ کا دین بھی سنورے گا اور آخرت بھی سنورے گی۔ آپ کو دنیوی کامیابیاں بھی نصیب ہوں گی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ روحانیت میں ترقی کر کے خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ٹھہریں گے۔ پس چھوٹی عمر سے ہی دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا اور جماعتی نظام سے اپنا تعلق مضبوط تر کرنا ہر احمدی طفل اور خادم کا بنیادی نصب العین ہونا چاہیے۔ یاد رکھیں کہ آپ اس بابرکت جماعت سے وابستہ ہیں جسے اس زمانہ کے امام کو ماننے کی توفیق ملی ہے اور جس کے افراد کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نصیحت فرمائی ہے:

”اے عزیزو! تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص کو یعنی مسیح موعود کو تم نے دیکھ لیا جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔ اس لئے اب اپنے ایمانوں کو خوب مضبوط کرو اور اپنی راہیں درست کرو۔ اپنے دلوں کو پاک کرو اور اپنے مولیٰ کو راضی کرو۔“ (اربعین نمبر 4 روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 442)

پس اپنے ایمانوں کی مضبوطی، فکر و عمل کی درستی، دلوں کی پاکیزگی اور رضائے الٰہی کے حصول کے لئے ہمیشہ کوشش کرتے رہیں۔ ہمارے یہ اجلاسات اور اجتماعات انہی مقاصد کے حصول کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔ پس آپ ان میں شامل ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کی نصائح کو سُنا کریں تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ کون سے کاموں کے کرنے سے اسلام منع کرتا ہے اور کون سی باتیں ہیں جو خدا تعالیٰ کو پانے کا موجب بنتی ہیں۔ اس اجتماع میں جو تقاریر ہوں انہیں غور سے سنیں۔ تمام نیک باتوں کو اپنے ذہن نشین کر لیں اور ان کے مطابق زندگیاں گزارنے کی ایک نئی روح اور جذبہ لے کر اپنے گھروں کو لوٹیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے اور ہمیشہ خلافت اور نظامِ جماعت سے گہری وابستگی عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2011ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

وَاجْعَل لِّي مِن لَّدُنكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَأَنتُمْ أَذِلَّةٌ
امام جماعت احمدیہ

پیارے خدام واطفال!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ امسال بھی بھارت میں خدام واطفال کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی ہے۔اس موقعہ پر میں آپ کو خلافت سے گہری وابستگی اور نظامِ جماعت کی اطاعت اور احترام کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔اللہ تعالیٰ اجتماع کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور تمام شاملین کو اس کی برکات سے فیضیاب فرمائے۔آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت اور خلیفۂ وقت کے مابین للٰہی محبت کا جو لازوال رشتہ پایا جاتا ہے کرۂ ارض پر اس کی مثال نہیں ملتی۔اخلاص ووفا کا یہ رشتہ اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ ہر دم اپنی پروان چڑھ رہا ہے۔آج خلافت ہی کی وجہ سے آپ کو وحدت نصیب ہے۔سب دنیا کے احمدی ایک ہاتھ پر جمع ہیں۔آپ کو ہر جمعہ کو براہِ راست خلیفۂ وقت کا خطبہ جمعہ سننے کا موقعہ ملتا ہے۔اس لئے اس نعمتِ خداوندی پر خدا تعالیٰ کا شکر بجالائیں۔اور شکر کا تقاضا یہ ہے کہ آپ خلیفۂ وقت کے خطبات اور تقاریر کو پورے غور سے سنیں اور تمام نصائح پر عمل کیا کریں۔آپ کے اجلاسات میں، گھروں میں اور ماحول میں وقتاً فوقتاً خلافت کی اہمیت اور برکات کا تذکرہ رہنا چاہیے۔

خطوط کے ذریعہ اپنے حالات خلیفۂ وقت کو لکھیں جن کو خط لکھنا نہیں آتا لکھنا سکھائیں جس قدر آپ کو خلیفۂ وقت سے ذاتی تعلق ہوگا اسی قدر آپ دعاؤں اور خلافت کی برکات سے فیضیاب ہوں گے۔آپ کے آپس کے تعلقات مزید بہتر ہوں گے اور باہم محبت واخوت بڑھے گی۔

نظام کی اطاعت اور احترام بھی بہت ضروری ہے۔خلافت اور نظامِ جماعت دونوں کا آپس میں گہرا رشتہ ہے۔نظامِ جماعت بھی خلیفۂ وقت کے تابع ہے۔ہر احمدی اپنے عہدیدار کی اطاعت کرے۔ہر چھوٹا عہدیدار اپنے سے بڑے عہدیدار کی اطاعت کرے۔عہدیداران سے عدمِ تعاون اور نظامِ جماعت کے خلاف آپس میں باتیں کرنا دینی کمزوری اور تقویٰ سے دوری کی علامت ہے۔اس لئے ایسے لوگوں اور ایسی مجالس سے ہمیشہ پرہیز کریں۔

نوجوانی کی عمر انسان کی زندگی کا بہت قیمتی حصہ ہوتا ہے۔جہاں اپنی دنیوی تعلیم وتربیت کی طرف دھیان دیں وہاں جماعتی کاموں، دعاؤں اور عبادات کا شوق بھی اپنے اندر پیدا کریں۔آپ احمدی خدام ہیں۔آپ کو اپنا مقام اور ذمہ داریاں سمجھنی چاہئیں۔ہمیشہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں۔ماحول کے بداثرات سے اپنے آپ کو بچا رکھیں۔اپنی سوچوں کو پاکیزہ اور مثبت بنائیں اور اپنے آپ کو نفع رساں وجود بنائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام نصائح پر عمل کی توفیق دے۔آپ دین میں بھی ترقی کریں اور دنیوی ترقیات بھی آپ کو نصیب ہوں۔اللہ کرے ایسا ہی ہو۔آمین

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2012ء

وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
خلیفۃ المسیح
امام جماعتِ احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

پیارے خدام بھائیو اور اطفال الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع منعقد ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ انعقاد آپ سب کے لئے خیر و برکت کا باعث بنائے۔ آمین

اس موقعہ پر آپ کے لئے میرا پیغام یہ ہے کہ خدام الاحمدیہ جماعت احمدیہ کا وہ طبقہ ہے جنہوں نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے اور اس کی خاطر اپنی، جان، مال وقت اور عزت کو قربان کریں گے۔ خلافت احمدیہ کی بقا اور اس کے قائم رکھنے کے لئے ہر قربانی کیلئے مستعد رہیں گے۔ خلیفۂ وقت کا ہر معروف حکم جو درحقیقت فاستبقوا الخیرات پر توجہ دلانے والا ہوتا ہے اس پر عمل کرنے کے لئے ساری قوتیں صرف کر دیں گے۔ آپ اپنے اس عہد کی طرف ہمیشہ توجہ رکھا کریں۔ خدا تعالیٰ کا ہم پر ایک بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ہماری راہنمائی کرتے ہوئے ہمیں اس راستے پر ڈال دیا جو خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کا راستہ ہے۔ اور وہ نیکیوں میں آگے بڑھنے کا مطمح نظر ہے۔ اور یہ ایسا گُر ہیکہ جس پر چل کر ہماری جماعتی ترقی کا عقلوں کو حیران کر دینے والا جو انقلاب رونما ہوا تھا اور جس سے آدھی دنیا میں توحید اور اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا تھا۔ اس میں ایک حصہ ان نوجوانوں کا بھی تھا جنہوں نے اس بنیادی گر کو سامنے رکھا اور یہ نہیں دیکھا کہ آگے بڑھنا بڑوں اور بوڑھوں کا کام ہے بلکہ ان نوجوانوں نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو عملی رنگ میں اپنی زندگیوں میں ڈھالا اور اعلیٰ سے اعلیٰ معیاروں کے حصول کے لئے کوشش کرتے رہے۔ انہوں نے نیکیوں میں سبقت لے جا کر اسلام کے حق میں سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہونے کا کردار ادا کیا۔

پس اے مسیح محمدی کے نوجوانو! آج اس زمانے میں اسلام کی فتح اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے ہاتھ مقدر کر دی ہوئی ہے۔ اس فتح کو قریب سے قریب تر لانے کے لئے نوجوانوں کو قرونِ اولیٰ کے نوجوان صحابہ جیسا کردار ادا کرنا ہوگا۔ اپنی زندگیوں میں ایک پاکیزہ انقلاب لانا ہوگا۔ اپنے اندر ایک نیک تبدیلی پیدا کرنی ہوگی۔ امانت، دیانت، ایفائے عہد، خوش خلقی، راست گوئی، جرأت، محنت، اور نیک کردار جیسی خوبیوں کو اپنی زندگیوں میں اپنانا ہوگا۔ اور عبادت و ریاضت کو اپنا شیوہ بنانا ہوگا کہ آج ہمارے دلائل اور ہمارے ہتھیار ہماری دعائیں اور ہمارے اخلاق فاضلہ ہیں۔

قادیان کی مقدس بستی میں خدا نے اس زمانہ کے امام کو مبعوث کیا۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اس مقدس بستی کے اور اس مقدس سرزمین کے باسی ہیں۔ لیکن یہ خوش نصیبی آپ کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ کر رہی ہے۔ اس زمانے کے امام نے اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے، ساری دنیا میں امن و آشتی کی خوبصورت اسلامی تعلیم کو پھیلانے کے لئے ہمیں تلوار کے جہاد کی طرف نہیں بلایا بلکہ ہمیں اپنے نفسوں کے اندر نیک تبدیلی پیدا کرنے اور اپنی زندگیوں میں ایک نیک انقلاب پیدا کرنے کے جہاد کی طرف بلایا ہے۔ پس اپنی حالتوں میں پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے محمد مصطفی ﷺ کے دین کے محافظ بن جائیں۔ آنحضرت ﷺ کی پاکیزہ اور مطہر زندگی کا مطالعہ کریں اور ہمیشہ اپنی زندگیوں کو اس کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کرتے رہیں کہ آپ اسلام احمدیت کی خوبصورت

تعلیم کا چلتا پھرتا نمونہ ہیں۔ آج دنیا میں اگر ایک طرف اسلام کے خلاف منصوبہ بندیاں ہیں تو دوسری طرف دنیا کا ایک حصہ اسلام کو سمجھنا بھی چاہتا ہے۔ آج دنیا کو اسلام کی تعلیم کو سمجھنے کی ضرورت ہے تاکہ دنیا میں امن قائم ہو سکے۔ یاد رکھیں کہ دنیا کی تقدیریں آج خلافت احمدیہ اور جماعت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس پہلو سے آپ دنیا کی امیدوں کا مرکز بننے والے ہیں۔ اس لئے اپنے اس عظیم مقام کو پہچانیں اور اپنی اس خوش نصیبی پر ناز کریں لیکن عجز و انکساری کے ساتھ۔ نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کے عزم کے ساتھ، دینی اور دنیاوی تعلیم میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام حاصل کرنے کے ساتھ۔ اللہ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

پس اپنے علم و معرفت میں اضافہ کرتے ہوئے، اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے ایک نیا عزم لیکر یہاں سے جائیں۔ اور جو ذمہ داریاں آپ نوجوانوں پر ہیں ان کو ادا کرنے کا عزم لیکر یہاں سے جائیں۔ قادیان ایک مقدس اور بابرکت بستی ہے یہاں جتنے دن آپ کا قیام ہو اس میں سے زیادہ سے زیادہ وقت ان مقدس اور بابرکت جگہوں پر دعائیں کرتے ہوئے گزاریں جو مسیح پاک علیہ السلام کا مسکن تھیں۔ پھر خلیفہ وقت کے خطبات اور ان کے خطابات پوری توجہ کے ساتھ سنیں اور انہیں اپنی زندگیوں کے لئے مشعل راہ بنائیں۔ اور ان کی تجویز کردہ سکیموں اور بیان کردہ تدبیروں کیمطابق لائحہ عمل بنائیں اور یقین رکھیں کہ خدا تعالیٰ نے ترقیات اور فتوحات کے جو وعدے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے ہیں وہ پورے ہو کر رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔

حضرت مصلح موعودؓ بانیٔ مجلس خدام الاحمدیہ انہیں خدائی وعدوں کی نوید مسرت دیتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں:

”خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ تمہیں بڑھائے گا، ترقی دے گا اور تمہارے ذریعہ اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام کو بلند کرے گا۔ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ کبھی جھوٹا نہیں ہوتا۔ خواہ ساری دنیا اکٹھی ہو کر زور لگائے پھر خدا کی بات پوری ہو گی اور ضرور پوری ہو گی۔ پس خدائی وعدہ پر یقین رکھو اور اس دن کو دور نہ سمجھو جب کہ ساری دنیا اسلام اور آنحضرت ﷺ کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے گی۔ لیکن اس کے لئے ضرورت ہے اخلاص کی، ضرورت ہے تقویٰ کی۔ ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ جس کے بعد تمہاری ہر حرکت و سکون خدا کے لئے ہو جائے۔ اگر تم ایسا اخلاص اور ایسا تقویٰ پیدا کر لو گے تو تمہاری زبان تمہاری زبان نہیں بلکہ خدا کی زبان بن جائے گی تمہارے ہاتھ تمہارے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھ ہو جائیں گے۔ اگر تم پر کوئی حملہ کرے گا تو تمہاری بجائے خدا اس حملہ کا جواب دے گا اور جس کی طرف تم آنکھ اُٹھاؤ گے خدا تم سے بھی پہلے اپنی آنکھ ادھر اُٹھائے گا۔ پس اصل ضرورت یہ ہیکہ تم اپنے اندر اتنی تبدیلی پیدا کرو کہ تمہارا ہر قدم خدا تعالیٰ کے منشاء کے ماتحت اور اس کی متابعت میں اُٹھے تب تمہارا ہر فعل خدا کا فعل بن جائے گا۔ اور تم یہ محسوس کرو گے کہ اب تم خدا کی گود میں ہو اور وہی ہر وقت تمہاری حفاظت کر رہا ہے۔“ (مشعل راہ جلد اول ص 813-812)

خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آپ دنیا میں بھی اپنا نام روشن کریں اور دین کے بھی آپ ستارے بنیں۔ آپ کے وجود خلیفۂ وقت کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنیں اور خدا کی بارگاہ میں آپ کا مقبولین کے زمرہ میں شمار ہو۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2013ء

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
امام جماعتِ احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصر

پیارے قارئین!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہیکہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اپنے قیام کے 75 سال پورے ہونے پر پلاٹینم جوبلی منارہی ہے۔اس موقعہ پر رسائل ''مشکوٰۃ'' اور ''راہ ایمان'' کی خصوصی اشاعت کے لئے مجھ سے پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔اس موقعہ پر میرا پیغام یہ ہے کہ ہمیشہ خلافت کے دامن کو مضبوطی سے تھامے رکھیں۔

ہمیشہ یاد رکھیں کہ تمام برکات خلافت سے وابستہ ہیں۔آپ کی دینی و دنیاوی فلاح و بہبود کے سامان خلافت سے پختہ تعلق میں مضمر ہیں۔خلافت کی وجہ سے آپ منظّم اور متحد ہیں۔خلافت کی بدولت آپ جماعت کی تنظیموں میں پروئے ہوئے ہیں۔فعّال انداز میں اشاعتِ اسلام کے کاموں میں شریک ہیں،خدمتِ دین کی توفیق پا رہے ہیں اور خدا کے فضل سے ہردم ترقی کی راہوں پر گامزن ہیں۔خلیفۂ وقت کا وجود خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک عظیم انعام ہے جس سے باقی دنیا محروم ہے۔آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک امام عطا فرمایا ہے جو ہردم آپ کی خیرخواہی کے لئے دعائیں کرتا ہے۔آپ کو تسلی دیتا ہے اور آپ کو قرآن کریم اور سنت و حدیث کی روشنی میں نیک نصائح کرتا ہے جس سے آپ کی دینی و روحانی تربیت ہوتی ہے۔

جماعت کے تمام رسائل اور جرائد کا مقصد جماعتی عقائد اور تعلیمات کا پرچار کرنا ہے۔''مشکوٰۃ'' اور ''راہ ایمان'' بھی انہی مقاصد کے لئے شائع کئے جاتے ہیں۔اس لئے ان میں خلافت کی اہمیت اور برکات کا مضمون بار بار بیان ہوتا رہنا چاہیے۔خلیفۂ وقت کی نصائح،خطبات اور تقاریر کی اشاعت ہوتی رہنی چاہیے۔

پس حَبْلُ اللّٰہ کو ہمیشہ مضبوطی سے تھامے رکھیں۔اور خدا تعالیٰ کے اس انعام پر ہمیشہ شکر گزار رہیں۔اپنے اخلاص و وفا اور اطاعت کے معیار بڑھائیں۔اللہ تعالیٰ آپ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ جملہ خدام و اطفال کے لئے پلاٹینم جوبلی کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور سب کو اخلاص و وفا میں ہردم بڑھاتا رہے۔آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2014ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ
امام جماعت احمدیہ

پیارے خدام و اطفال بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

الحمد للہ کہ امسال بھی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جملہ شاملین کو اس موقعہ سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں اس موقعہ پر آپ کو خلافت سے وابستگی اور اطاعت کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ اس ملک کے خدام و اطفال ہیں جہاں قادیان واقع ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی بستی ہے اور آپ کے ماننے کی بدولت سب دنیا کے احمدیوں کا مرکز ہے۔ مختلف براعظموں اور ملکوں سے لوگ اس بستی میں آتے ہیں۔ وہاں دُعائیں کرتے ہیں اور چشم تصور میں ان گلیوں میں گھومتے پھرتے ہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے قدم پڑے۔ قادیان سے محبت ان کے ایمان کی علامت ہے اور اس ایمان کو تقویت دینے کے لئے وہ قادیان کا سفر اختیار کرتے ہیں اور وہاں کچھ وقت گذار کر روحانی لذت محسوس کرتے ہیں۔ وہ وہاں کے باسیوں سے بھی محبت کرتے ہیں اور ان کے دلوں میں آپ کے لئے عزت و احترام ہے۔ ان کا یہ مخلصانہ تعلق آپ سے تقاضہ کرتا ہے کہ آپ باقی دنیا کے لوگوں کے لئے نمونہ ہوں۔ آپ کی خلافت سے وابستگی اور نظام جماعت کی اطاعت مثالی ہو۔ پس مرکز میں رہتے ہیں تو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کریں۔ اپنا محاسبہ کریں۔ اپنی حالتوں کو بدلیں۔ اس بستی میں رہتے ہیں تو اس کا اثر آپ کے اعمال میں بھی نظر آنا چاہئے۔ آپ کی مجالس میں اور گھروں میں نظامِ جماعت سے محبت اور اطاعت کی باتیں ہونی چاہئیں۔ ہر سطح پر اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کریں اور ان کے ساتھ عزت اور احترام سے پیش آئیں۔ دراصل نظام جماعت خلیفۂ وقت کے لئے سلطانِ نصیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسا کہ حدیث میں آنحضرت ﷺ کا یہ مبارک ارشاد ہے: مَنْ اَطَاعَ اَمِیرِی فَقَدْ اَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَی اَمِیرِی فَقَدْ عَصَانِی۔ یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اُس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی تو اُس نے میری نافرمانی کی۔ اس لئے یاد رکھیں کہ اگر آپ خلیفۂ وقت سے محبت و اخلاص کا اظہار کرتے ہیں۔ خلیفۂ وقت سے اطاعت کے عہد باندھتے ہیں تو نظامِ جماعت کی اطاعت بھی کرنا ہوگی۔ نظامِ خلافت کی اطاعت کا مطلب یہی ہے کہ نظامِ جماعت کی اطاعت ہو۔ یہی اطاعت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں سکھائی ہے۔ اور یہی خدام الاحمدیہ کے عہد کا تقاضا ہے۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کے عہد میں جو یہ بات ہے کہ ہم ہمیشہ نظام خلافت کی حفاظت کریں گے اس کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں اور اپنے قول و فعل سے اس کا اظہار اپنے اُوپر لازم کرلیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو میری ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2015ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

وَاجْعَلْ لِّي مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِيرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

امام جماعتِ احمدیہ

پیارے خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنا سالانہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

بھارت کی خدام الاحمدیہ کی ایک اہمیت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بستی آپ کے ملک میں ہے۔ اور یہی وہ بستی ہے جہاں سے ابتداء میں خدام الاحمدیہ کی بنیاد پڑی اور ساری دنیا میں پھیل گئی۔ اور یہی وہ جگہ ہے جہاں سے حضرت مصلح موعودؓ نے خدام کے لئے یہ ماٹو تجویز فرمایا ”قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔“

اس لحاظ سے قادیان کے خدام اور بھارت کے خدام کی یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے نمونے ایسے بنائیں جو جماعت کی نیک نامی کا موجب بنیں اور جس کی حضرت مسیح موعودؑ نے بار بار اپنی جماعت کو نصیحت فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعودؑ کے ساتھ ہے یہ درجہ عطا فرمایا ہے کہ وہ صحابہؓ کی جماعت سے ملنے والی ہے۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ مفسروں نے مان لیا ہے کہ یہ مسیح موعودؑ والی جماعت ہے۔ اور یہ گویا صحابہؓ کی ہی جماعت ہو گی۔ اور وہ مسیح موعودؑ کے ساتھ نہیں درحقیقت رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ہی ساتھ ہیں۔ کیونکہ مسیح موعودؑ آپؐ ہی کے ایک جمال میں آئے گا اور تکمیل تبلیغ اشاعت کے کام کے لئے وہ مامور ہو گا۔ اس لئے ہمیشہ دل غم میں ڈوبتا رہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو بھی صحابہؓ کے انعامات سے بہرہ ور کرے۔ ان میں وہ صدق و وفا وہ اخلاص اور اطاعت پیدا ہو جو صحابہؓ میں تھی۔ یہ خدا کے سوا کسی سے ڈرنے والے نہ ہوں۔ متقی ہوں۔ کیونکہ خدا کی محبت متقی کے ساتھ ہوتی ہے۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ۔“ (الحکم جلد 4 صفحہ 1 مؤرخہ 24/دسمبر 1900)

اس کے علاوہ جماعت کی خدمت کے اعلیٰ معیار اپنے اندر قائم کریں اور ملک و قوم کی خدمت کے اعلیٰ معیار بھی اپنے اندر قائم کریں کہ ہر سطح پر حکومت کو بھی اور عام لوگوں کو بھی جو احمدی نہیں ہیں یہ پتہ ہو کہ ملک و قوم کے لئے جب بھی کسی قربانی کی یا کسی خدمت کی ضرورت پڑے گی تو احمدی صف اوّل میں شامل ہونے والے ہوں گے اور وہی ہیں جو اس میں شامل ہوتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ ہمارے ان اجتماعات کا مقصد دینی اور روحانی ترقی اور بہتری کے لئے پروگرام بنا کر ان کو اپنی عملی حالتوں میں ڈھالنا ہے اور اجتماع اس عملی حالت کو جاری رکھنے کے لئے ایک کیمپ کی حیثیت رکھتا ہے۔ اسی مقصد کے لئے اجتماع کے پروگرام مختلف النوع ہوتے ہیں جن میں تربیتی پہلوؤں کو بھی اور روحانی ترقی کے پہلوؤں کو بھی اور جسمانی نشوونما اور بہتری کے پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے پروگرام بنائے جاتے ہیں۔ پس ان تین دنوں میں آپ جن پروگراموں کو دیکھیں، سنیں یا ان میں حصہ لیں انہیں اپنی عملی زندگی کا حصہ بنانے کی بھی کوشش کریں اور جیسا کہ میں نے شروع میں کہا تھا حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب ہو کر جب آپ حضور علیہ السلام کی بستی میں یہ اجتماع منعقد کر رہے ہیں تو پھر مستقل مزاجی سے اپنی تربیت کے اس کیمپ کے دوران حاصل کی گئی ہر قسم کی ٹریننگ کو اپنی زندگی کا مستقل حصہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق دے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2016ء

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ
امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھوالنّاصر

پیارے خدام واطفال بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میں آپ کو خدمت دین کی نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ دور مادہ پرستی کا دور ہے۔ ہر طرف مال کمانے اور دنیوی خواہشات کی تکمیل کی دوڑ لگی ہوئی ہے۔ معاشرتی برائیاں اور اخلاقی کمزوریاں ہرسو عام ہیں۔ لوگوں کی مصروفیات اور رجحانات بدل گئے ہیں۔ ترجیحات مختلف ہوگئی ہیں اور ہرسو ایک ایسا ماحول ترویج پا رہا ہے جو مذہب سے دور لے جانے والا ہے۔ لیکن کیا ایک مومن ان باتوں پر مطمئن اور خوش ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ آپ تو وہ مومن ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے زمانے کے امام کو ماننے کی توفیق بخشی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی ساری زندگی خدمتِ دین کے کاموں میں انتہائی مصروف رہ کر گزاری۔ آپ نے کتابیں لکھیں۔ لوگوں سے مناظرے کئے۔ مختلف جگہوں کے سفر اختیار کئے۔ ہر وقت لوگ قادیان آتے اور آپ ان کی خواہش پر ان کو ملاقات کے مواقع عطا فرماتے۔ آپ انتہائی محنت کرنے والے اور ہر گز نہ تھکنے والے وجود تھے۔ پس آپ خوش قسمت ہیں کہ آپ نے اس بابرکت وجود کو مانا ہے اور اس کے سلسلہ بیعت میں شامل ہوئے ہیں۔ یاد رکھیں کہ آپ نے بھی حضور علیہ السلام کے مبارک طرز زندگی کو اپنانا ہے۔ اور حسبِ استطاعت دینی کاموں میں حصہ لینا ہے۔ محض دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد کافی نہیں اس پر عمل بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”اگر ہو سکے تو دین کی خدمت کرنی چاہئے۔ اس سے زیادہ خوش قسمتی اور کیا ہے کہ انسان کا وقت، وجود، قویٰ، مال، جان خدا کے دین کی خدمت میں خرچ ہو۔ ہمیں تو صرف مرض کے دورہ کا اندیشہ ہوتا ہے ورنہ دل یہی کرتا ہے کہ ساری ساری رات کئے جاویں۔“ (ملفوظات جلد سوم ص 112)

پھر فرماتے ہیں ”سفر کریں تو دین کی نیت سے کریں۔ دنیا کی نیت سے جو سفر ہوتا ہے وہ گناہ ہوتا ہے۔ اور انسان تب ہی درست ہوتا ہے کہ ہر ایک بات میں کچھ نہ کچھ اسکا رجوع دین کا ہو۔ ایک مجلس میں اس نیت سے جاوے کہ کچھ پہلو دین کا حاصل ہو۔ حدیث شریف میں لکھا ہے کہ ایک شخص نے مکان بنوایا پیغمبر خدا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی خدمت میں عرض کی کہ آپ وہاں تشریف لے چلیں تو آپ کے قدموں سے برکت ہو جب وہاں حضرت گئے تو آپ نے ایک دریچہ دیکھا۔ پوچھا کہ یہ کیوں رکھا ہے۔ عرض کی کہ ہوا ٹھنڈی آتی رہے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو یہ نیت کرلیتا کہ اذان کی آواز سنائی دے تو ہوا بھی ٹھنڈی آتی رہتی اور ثواب بھی ملتا۔“

(ملفوظات جلد دوم ص 603-605)

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعودؑ کو ایک ایسی پیاری جماعت دی ہے جس کے بہت سے لوگ دینی خدمات بجالانا پسند کرتے ہیں۔ اور جنہیں ایک دفعہ یہ ذوق نصیب ہوجائے ان کے گھر بھی جماعتی دفتر دکھائی دیتے ہیں۔ ان کی باتیں دینی ہوتی ہیں ان کے دوست بھی عموماً وہی ہوتے ہیں جو کسی نہ کسی رنگ میں دین کی خدمت کر رہے ہوتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک جگہ فرمایا ہے:

”دنیوی عظمت بھی دین سے حاصل ہوتی ہے۔“ (ملفوظات جلد سوم ص 387)

پس وہ جنہیں ابھی اس کی توفیق نہیں ملی آگے آئیں اور جماعتی خدمات کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور اس طرح اپنی دینی اور دنیوی ترقی کے سامان کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی برکات کو اپنی ذات میں مشاہدہ کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2017ء

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

امام جماعت احمدیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَ عَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

پیارے خدام واطفال بھارت!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے لئے یہ امر نہایت باعثِ مسرت ہے کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جملہ شرکاء پر اس کے نیک اثرات مرتب فرمائے۔آمین۔

مجھ سے اس موقعہ پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔میں اس موقعہ پر آپ کو چند نصائح کرنا چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سورۃ المؤمنون میں کامیاب مومنوں کی کچھ صفات کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ اپنی نمازوں میں عاجزانہ رویہ اختیار کرتے ہیں لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔اپنی امانتوں اور عہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ آپ سب احمدی خدام ہیں۔آپ اپنے اجلاسات اور اجتماعات کے موقعہ پر یہ عہد دہراتے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔اس کے لئے ہر ایک کو قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کو یقینی بنانا چاہئے۔کیونکہ یہ وہ روحانی نور ہے جو ہمیں حقیقی طور پر دین کو دنیا پر مقدم کرنا سکھاتا ہے۔قرآن کریم نے ہمیں یہ بتایا ہے کہ کامیاب مومن خشوع وخضوع کے ساتھ نمازیں ادا کرتے ہیں۔اس لئے آپ میں سے ہر ایک کو پنجوقتہ نماز کو زندگی کا نصب العین بنانا چاہئے اور جس حد تک ممکن ہو نماز باجماعت ادا کرنی چاہئے کیونکہ نماز کا ثواب انفرادی نماز سے زیادہ ہے۔باجماعت نماز وحدت و یگانگت کا ذریعہ بن جاتی ہے اور جماعت مومنین کی اجتماعیت اور قوت کو ظاہر کرتی ہے۔

پھر آپ کے اجتماعات ایک دوسرے کو نیکی اور تقویٰ میں مسابقت والے ہونے چاہئیں۔نوجوان خدام اور بڑی عمر کے اطفال کو ہر وقت اچھے دوستوں اور اچھی صحبت میں رہنا چاہئے۔انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا غلط استعمال بھی عام ہوتا جارہا ہے۔اگر کسی چیز یا کام کے نقصان دہ اثرات ذہن پر پڑتے ہوں تو قرآن مجید کے مطابق وہ لغو شمار ہوگا اور مومنوں کا یہ وصف ہے کہ وہ لغو باتوں سے پرہیز کرتے ہیں۔اسی طرح اپنی عفت وحیا کو قائم رکھنا مردوں پر بھی فرض ہے۔انہیں یہ حکم ہے کہ وہ غضِ بصر سے کام لیتے ہوئے نظریں نیچی رکھیں اور دل و دماغ کو ناپاک خیالات اور برے ارادوں سے پاک رکھیں۔اسلام کا ہر اصول انتہائی پرحکمت اور مضبوط بنیادوں پر مشتمل ہے۔غضِ بصر سے اسلام نفس پر قابو رکھنا سکھاتا ہے۔پس یاد رکھیں پاکبازی ایک خادم کا لازمی اخلاقی وصف ہے اس سے آپ روحانی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔

پھر ہر عہدیدار کو اپنے اندر حقیقی عاجزی کی روح پیدا کرنی چاہئے۔کسی احمدی کو متکبر، جھگڑالو اور غصیلا نہیں ہونا چاہئے۔احمدی خدام ہمارے روحانی لشکر کی دوسری صف میں شامل ہیں۔آپ نے ایک روز پہلی صفوں میں آنا ہے۔آپ کو بڑی بڑی ذمہ داریوں کا بیڑا اٹھانے کے لئے تیار رہنا چاہئے۔کسی بھی جماعتی خدمت کو معمولی نہ سمجھیں۔اس کو عظیم سعادت اور فضل الٰہی سمجھیں۔دوسروں کے لئے نیک نمونہ قائم کریں۔اس طرح ہر مجلس میں ایسے مستعد لوگ پیدا ہو جائیں گے جو اپنے وقت، مال اور عزت کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہیں گے۔پس آپ کو اپنی ذمہ داریاں محنت، لگن اور دیانتداری سے ادا کرنی چاہئیں اور کوشش کرنی چاہئے کہ باہمی بھائی چارے کا تعلق مضبوط تر ہوتا چلا جائے۔ہر قائد اور ناظم کا خدام و اطفال سے براہ راست تعلق ہونا چاہئے۔ان کی مدد اور راہنمائی کے لئے میسر رہنا چاہئے اور انہیں جماعت کے قریب لانا چاہئے۔

پس تمام خدام واطفال کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ہر قسم کی نیکیوں میں آگے بڑھیں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
2018ء

وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ
امام جماعت احمدیہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

ھوالنّاصر

پیارے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے نیک نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتیں دینی تربیت اور روحانی ترقی کیلئے جلسے اور اجتماعات منعقد کرتی ہیں۔ ایسے موقعوں پر اہم موضوعات پر درس اور تقاریر ہوتی ہیں جن سے دینی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ خلافت کی برکات کا تذکرہ ہوتا ہے جس سے احباب جماعت کی خلیفۂ وقت سے محبت وعقیدت کا جذبہ مزید پروان چڑھتا ہے۔ نظام جماعت کو بہتر رنگ میں سمجھنے اور اس سے تعلق مضبوط کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ باجماعت نمازوں اور دُعاؤں کی توفیق ملتی ہے۔ آپس میں تعارف بڑھتا ہے۔ باہمی بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔ مستعد خدمتگاروں کو دیکھ کر خدمت دین کی تحریک پیدا ہوتی ہے۔ پس ایسے روحانی ماحول سے خاص برکات وابستہ ہیں۔ دینی مجالس کو اللہ تعالیٰ بہت پسند فرماتا ہے۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ بزرگ فرشتے گھومتے رہتے ہیں اور انہیں ذکر کی مجالس کی تلاش رہتی ہے جب وہ کوئی ایسی مجلس پاتے ہیں جس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو رہا ہو تو وہ وہاں بیٹھ جاتے ہیں اور پروں سے اس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔ ساری فضا ان کے سایہ برکت سے معمور ہو جاتی ہے۔

آپ کا اجتماع بھی خالصتاً دینی مقصد کے لئے ہے۔ اس میں شمولیت سے آپ کے اندر روحانی بیداری پیدا ہوگی۔ لیکن آپ کا یہ جوش و جذبہ وقتی نہیں ہونا چاہئے بلکہ ایک مومن کا کام ہے کہ وہ نیک کاموں میں مداومت اختیار کرے۔ نیکیوں میں مسابقت اور عملی اصلاح کے لئے ہر دم کوشاں رہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔ ”جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اُس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلّم نے یہی تعلیم دی ہے، لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے، لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہو گیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانے کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جا کر اپنی اصلاح کیوں کرتے تھے۔ وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے......“ نظام خلافت اور نظام وصیت کا بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور ضروری نہیں کہ ضروریات کے تحت پہلے خلفاء جس طرح تحریکات کرتے رہے ہیں۔ آئندہ بھی اسی طرح مالی تحریکات ہوتی رہیں بلکہ نظام وصیت کو اتنا فعال ہو جانا چاہیئے کہ سو سال بعد تقویٰ کا معیار بجائے گرنے کے نہ صرف قائم رہے بلکہ بڑھے اور اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں اور قربانیاں کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے شکر گزار بندے پیدا ہوتے رہیں۔ جب اس طرح کے معیار قائم ہونگے تو ان شاء اللہ تعالیٰ خلافت حقہ بھی قائم رہے گی اور جماعتی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی کیونکہ متقیوں کی جماعت کے ساتھ ہی خلافت کا ایک بہت بڑا تعلق ہے۔“ (خُطباتِ مسرور جلد دوئم صفحہ 559)

والسلام
خاکسار
مرزا مسرور احمد
خلیفۃ المسیح الخامس

پیغام صدر مجلس

امت مسلمہ کو قرآن مجید میں لحہ بہ لحہ حاصل ہونے والی عظیم الشان فتوحات وترقیات کی خوشخبری دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (سورۃ الضحیٰ آیت 5) یعنی اے محمد ﷺ تیری ہر آنے والی گھڑی ترقی اور فتوحات کے لحاظ سے گزری ہوئی گھڑی سے بہتر ہوگی۔ چنانچہ اس خوشخبری کے عین مطابق امت محمدیہ کو یکے بعد دیگرے حاصل ہونے والی عظیم الشان فتوحات اور ترقیات اس وعدۂ الٰہی کے پورا ہونے پر شاہد ہیں۔ رفتہ رفتہ امت تنزل اور ادبار کے اندھیروں میں جانے لگی بالآخر وعدۂ الٰہی کے مطابق وہ وقت آیا کہ اسلام کی عظمت مفقودہ کو از سر نو قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ؑ کو مسیح موعود ومہدی معہود بنا کر بھیجا اور پھر وہ وعدہ بڑی شان کے ساتھ پورا ہونے لگا۔

تاریخ مذاہب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ الٰہی جماعتیں ہمیشہ اپنے آغاز میں بیج کی مانند ہوتی ہیں جو زمین میں بویا جاتا ہے۔ اس حالت میں کہ دنیاوالوں کی نظروں سے بالکل اوجھل ہوتا ہے۔ پھر رفتہ رفتہ ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں کہ وہ مخفی بیج پودے کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور پھر آگے چل کر ایک تناور درخت بن جاتا ہے اور یہ درخت پھلنے پھولنے اور ثمر آور ہونے لگ جاتا ہے۔ اسی سنت قدیمہ کے عین مطابق جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی اور اس کی ترقیات رفتہ رفتہ عالمگیر صورت اختیار کرتی گئیں اور آج دنیا کے 213 ممالک میں اس کی شاخیں پھیل چکی ہیں۔ جماعت احمدیہ کی ترقیات کے ساتھ ساتھ ہی بفضلہ تعالیٰ اس کی ذیلی تنظیمات یعنی خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ کو بھی خلیفۂ وقت کے زیر سایہ عظیم الشان ترقیات نصیب ہو رہی ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عظیم انقلابی دور میں داخل ہو چکی ہے۔ تقسیم ملک کے بعد معدودے چند مجالس کے ساتھ خدام الاحمدیہ کا جو قافلہ روانہ ہوا تھا، آج ہم بڑے ہی شکر وامتنان کے جذبات سے سرشار ہو کر اس بات کا ذکر کرنا اپنے لئے موجب ثواب سمجھتے ہیں کہ آج ہندوستان میں نہ صرف مجالس کی تعداد میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے بلکہ مجالس کے کاموں کا دائرہ بھی وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ قیام مجالس کے لحاظ سے، خدمت خلق کے میدان میں نمایاں خدمات کے لحاظ سے، مقامی وضلعی ومرکزی اجتماعات کو منظم اور یقینی بنانے کے لحاظ سے، جدید سائنس اور ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ ہو کر کاموں کو آگے بڑھانے کے لحاظ سے، علمی وتحقیقی میدان میں حاصل ہونے والی عظیم الشان ترقیات کے لحاظ سے جن کارہائے نمایاں کے انجام دینے کی مجلس کو توفیق مل رہی ہے وہ بھارت کی مجلس خدام الاحمدیہ کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔

آج جبکہ ہم اپنا 50واں سالانہ ملکی اجتماع منعقد کرنے جارہے ہیں ہمارے دل اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا سے پُر ہیں کہ آج اس نے ہمیں یہ دن بھی دکھایا کہ ہم اس موقع پر ہندوستان کے طول وعرض سے جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے جارہے ہیں۔ بانیٔ تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا ارشاد ہے:

”مومن کو کلام الٰہی میں پرندہ کہا گیا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام چونکہ ابراہیم رکھا گیا ہے اس لئے آپ سب لوگ ان کے پرندے ہوئے۔پس اے ابراہیم ثانی کے پرندو! اگر احیاء چاہتے ہو تو دنیا میں پھیل جاؤ مگر اس طرح نہیں کہ اپنے اصل گھر کو بھول جاؤ تمہارا اصل گھر قادیان ہی ہے خواہ تم کہیں رہتے ہو،اسے یاد رکھو۔ جب تمہیں ابراہیمی آواز آئے،قادیان سے خدا کا نمائندہ مَیں یا کوئی اور جب کہے اے احمدیو! خدا کے دین کو تمہاری اس وقت ضرورت ہے۔تم جہاں جہاں ہو مرکز میں حاضر ہو جاؤ۔ اگر مال کی ضرورت ہو تو مال حاضر کرو اور اگر جان کی ضرورت ہو تو جان پیش کر دو اور چاروں طرف سے وہی نظارہ نظر آئے جو حج کے موقع پر ہر طرف سے ”لَبَّیْكَ،اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ“ کہنے والوں کا نظر آتا ہے۔۔۔اس نظارہ ہی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس شعر میں اشارہ فرماتے ہیں۔

زمینِ قادیاں اب محترم ہے　　ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

پس جاؤ اور دنیا میں پھیل جاؤ کہ کامیابی کا ذریعہ یہی ہے اور جب آواز پہنچے تو یوں جمع ہو جاؤ جس طرح پرندے اُڑ کر جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر خواہ کتنی بڑی کوئی فرعونی طاقت تمہارے مٹانے کے لئے کھڑی ہو جائے اسے معلوم ہو جائے گا کہ احمدیت کو مٹانا آسان نہیں ہے۔“

(انوار العلوم جلد 13 صفحہ 538)

سو پیارے خدام بھائیو!! آؤ اپنے آقا کے اس ارشاد پر لبیک کہتے ہوئے اس موقع کو یادگار بنائیں۔اور ایسا کام کر جائیں جو خدا کی رضا کا بھی باعث ہو اور خلیفۂ وقت کی خوشنودی کا بھی باعث ہو۔ ہم یہ بھی شکر ادا کرتے ہیں کہ مجلس کو 50ویں سالانہ اجتماع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے ایک تاریخی ”سووینئر“ شائع کرنے کی توفیق حاصل ہو رہی ہے۔ خدا تعالیٰ ہماری اس کاوش کو آنے والی نسلوں کے ازدیادِ علم کا ذریعہ بنادے اور ہماری اس کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین

والسلام

خاکسار

کے طارق احمد

صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

مختصر تاریخ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

از مکرم مامون الرشید تبریز صاحب
نائب صدر دوم مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص کے تحت عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے جن عظیم الشان تحریکات کی بنیاد رکھی ان میں سے نہایت شاندار نہایت اہم اور مستقبل کے اعتبار سے نہایت دوررس نتائج کی حامل تحریک مجلس خدام الاحمدیہ ہے، جس کا قیام 1938ء کے آغاز میں ہوا۔حضور کو اپنے عہد خلافت کی ابتداء ہی سے احمدی نوجوانوں کی تنظیم و تربیت کی طرف ہمیشہ توجہ رہی کیونکہ قیامت تک اعلائے کلمۃ اللہ اور غلبۂ اسلام کے لئے ضروری تھا کہ ہر نسل پہلی نسل کی پوری قائم مقام ہو اور جانی اور مالی قربانیوں میں پہلوں کے نقش قدم پر چلنے والی ہو اور ہر زمانے میں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کی تربیت اس طور پر ہوتی رہے کہ وہ اسلام کا جھنڈا بلند رکھیں۔

حضرت مصلح موعودؓ نے اس مقصد کی تکمیل کے لئے وقتاً فوقتاً مختلف انجمنیں قائم فرمائیں مگر ان سب تحریکوں کی جملہ خصوصیات مکمل طور پر مجلس خدام الاحمدیہ کی صورت میں جلوہ گر ہوئیں اور حضرت امیرالمومنین کی براہ راست قیادت،غیر معمولی توجہ اور حیرت انگیز قوت قدسی کی بدولت مجلس خدام الاحمدیہ میں تربیت پانے کے نتیجہ میں جماعت احمدیہ کو ایسے مخلص اور ایثار پیشہ اور دردمند دل رکھنے والے اور انتظامی قابلیتیں اور صلاحیتیں رکھنے والے مدبّر دماغ میسر آ گئے جنہوں نے آگے چل کر سلسلہ احمدیہ کی عظیم ذمہ داریوں کا بوجھ نہایت خوش اسلوبی اور کامیابی سے اپنے کندھوں پر اٹھایا اور آئندہ بھی ہم خدا تعالیٰ سے یہی امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر نسل میں ایسے لوگ پیدا کرتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ العزیز۔

حضورؓ نے اس مجلس کی غرض بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ:۔

”میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسل دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کر لے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دیگی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔“

(تاریخ خدام الاحمدیہ صفحہ 6)

مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کا پس منظر

1937ء میں مخالف احمدیت تحریکیں پوری قوت وطاقت کے ساتھ جمع ہو گئیں اور انہوں نے قادیان میں فتنۂ عزل خلافت کھڑا کرکے براہ راست نظام خلافت پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔یہ ایک بہت بڑا ابتلاء تھا جس میں سب فتنے متحد ہو کر نئی شکل میں جماعت کے خلاف برسر پیکار ہو گئے۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے ان فتنوں کے خوفناک نتائج کو روحانی فراست سے بھانپ لیا اور اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص کے تحت عالمگیر غلبۂ اسلام کے لئے جن عظیم الشان تحریکات کی بنیاد رکھی ان میں سب سے اہم مجلس خدام الاحمدیہ ہے جس کا قیام 1938ء کے آغاز میں ہوا۔حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس مجلس کی بنیاد رکھتے ہوئے پیشگوئی فرمائی تھی:

”میں دیکھ رہا ہوں کہ ہماری طرف سے (دشمن کے)ان حملوں کا کیا جواب دیا جائے گا ایک ایک چیز کا اجمالی علم میرے ذہن میں موجود ہے اور اسی کا ایک حصہ خدام الاحمدیہ ہے اور درحقیقت یہ روحانی ٹریننگ اور روحانی تعلیم و تربیت ہے۔۔۔آج نوجوانوں کی ٹریننگ کا زمانہ ہے اور ان کی تربیت کا زمانہ ہے اور ٹریننگ کا زمانہ خاموشی کا زمانہ ہوتا ہے۔لوگ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ کچھ نہیں ہو رہا۔مگر جب قوم تربیت پا کر عمل کے

میدان میں نکل کھڑی ہوتی ہے تو دنیا انجام دیکھنے لگ جاتی ہے۔ درحقیقت ایک ایسی زندہ قوم جو ایک ہاتھ کے اٹھنے پر اٹھے اور ایک ہاتھ کے گرنے پر بیٹھ جائے دنیا میں عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا کرتے ہیں۔‘‘

(تاریخ خدام الاحمدیہ صفحہ 4)

مجلس خدام الاحمدیہ کی تاسیس اور پہلا سال
(جنوری 1938ء تا فروری 1939ء)

محترم جناب شیخ محبوب عالم صاحب خالد فرماتے ہیں کہ 20/ جنوری 1938ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے دو ٹریکٹ مجھے دیئے اور فرمایا ان کا جواب لکھو واقفین کو ساتھ لے لو صف اوّل کے علماء سے کام نہیں لینا سوائے مولوی قمر الدین صاحب اور مولوی ظہور حسین صاحب کے، ایک دن حضور نے فرمایا اجلاس کر کے عہد یداران کا انتخاب کر لو۔ چنانچہ 31/ جنوری 1938ء کو بعد نماز عصر شیخ محبوب عالم صاحب کی رہائش گاہ پر انکی دعوت پر قادیان کے 10 نوجوان جمع ہوئے اور انہوں نے احمدیت کی ترقی اور خلافت کی تائید میں کوشاں رہنے کا عزم اور اس کے خلاف اٹھنے والے فتنوں کا مقابلہ کرنے کا عہد کرتے ہوئے خدا تعالیٰ سے مدد چاہی۔ نوجوانوں کی اس تنظیم کے السابقون الاوّلون یہ تھے (1) مولوی قمر الدین صاحب (2) حافظ بشیر احمد صاحب (3) مولانا ظہور حسین صاحب (4) مولانا غلام احمد فرخ صاحب (5) مولوی محمد صدیق صاحب (لائبریرین) (6) مولانا سید احمد علی شاہ صاحب (7) حافظ قدرت اللہ صاحب (8) مولوی محمد یوسف صاحب (9) مولانا محمد احمد صاحب جلیل (10) چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر۔ ان نوجوانوں نے اپنے پہلے اجلاس میں مجلس کے عہدیداروں کا انتخاب کیا۔ انتخاب میں سب سے پہلے نام تجویز ہوئے پھر اس کی تائید ہوئی۔ مکرم مولوی قمر الدین صاحب صدر اور مکرم محبوب عالم صاحب خالد سیکریٹری منتخب ہوئے۔ 4/ فروری 1938ء کو اس کی منظوری حضورؓ سے لی گئی۔

اس مجلس کا قیام چونکہ حضرت مصلح موعودؓ کی اجازت سے ہو رہا تھا اس لئے حضور سے اس کا نام رکھنے کی درخواست کی گئی۔ حضورؓ نے اپنے قلم سے ’’خدام الاحمدیہ‘‘ نام تحریر فرمادیا۔

پہلی مجلس عاملہ

مجلس کے پہلے صدر مکرم مولوی قمر الدین صاحب تھے۔ سیکرٹری کے فرائض مکرم محبوب عالم صاحب خالد نے نومبر 1938ء تک ادا کئے انکے بعد مکرم خلیل احمد صاحب ناصر سیکرٹری مقرر ہوئے۔ پہلے سال نائب صدر مکرم ظہور حسین صاحب اور اسسٹنٹ سیکرٹری علی الترتیب خلیل احمد صاحب ناصر، مکرم سید مختار احمد صاحب ہاشمی، مکرم نذیر احمد صاحب ریاض، مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ رہے۔ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بی اے کو فنانشل سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ ابتداء میں عاملہ مجلس منتظمہ کہلاتی تھی جس میں صدر، سیکرٹری، فنانشل سیکرٹری کے علاوہ قادیان کے ہر محلہ کا زعیم بھی رکن تھا۔ سال اوّل میں مجلس منتظمہ کے 34 اجلاس ہوئے۔

مجلس کی شاخیں

ابتداء میں یہ مجلس صرف مرکز احمدیت قادیان میں قائم کی گئی تھی اور رکنیت طوعی تھی۔ یکم اپریل 1938ء کے خطبہ جمعہ میں حضور نے اسے عالمگیر بنادیا اور نہ صرف برصغیر میں بلکہ ممالک بیرون میں بھی اس کی شاخیں قائم ہونے لگیں۔ اراکین مختلف حلقوں کا دورہ کرتے اور نوجوانوں کو شمولیت کی دعوت دیتے۔ اس کے علاوہ الفضل میں بھی بذریعہ اعلانات تحریک کی جاتی۔ الفضل 13/ مئی 1938ء میں شائع رپورٹ کے مطابق قادیان کے 10 محلوں میں یہ تنظیم قائم ہو چکی تھی اور بیرون قادیان کی 17 جماعتوں میں اس کا قیام ہو چکا تھا۔ بیرون ہند نیروبی اور ممباسہ (کینیا) میں سب سے پہلے اس مجلس کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور حضورؓ کی ہدایات کی روشنی میں خدام و اطفال کے لئے پروگرام پر عمل شروع کیا گیا۔

ابتدائی لائحہ عمل

ابتداء تنظیم کی ذمہ داریاں علمی میدان تک محدود تھیں لیکن اپریل 1938ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مسلسل خطبات کے ذریعہ جب بیرون از قادیان و ہند تمام جماعتوں میں مجلس کے قیام کا ارشاد فرمایا تو اس

کے پروگرام کو وسعت دی اور اس کے لائحہ عمل میں درج ذیل نکات پر مشتمل منشور کا اضافہ کیا۔

1۔اپنے ہاتھ سے روزانہ اجتماعی صورت آدھ گھنٹہ کام کرنا
2۔درس وتدریس
3۔تلقین پابندی نماز
4۔بیوگان، معذروں اور مریضوں کی خبر گیری
5۔تکفین وتدفین اور تقاریب میں امداد وغیرہ

اس بنیادی پروگرام کے ساتھ ساتھ حضور نے جماعت کے نوجوانوں کو انسداد آوارہ گردی اور فریضہ تبلیغ کی ادائیگی کی طرف بھی متوجہ فرمایا۔

اس کے بعد اس ابتدائی پروگرام پر مشتمل اعلان سیکرٹری صاحب نے 20/اپریل 1938ء کے الفضل میں چھپوایا۔جس میں 9 پوائینٹ پر مشتمل حضورؓ کی ہدایات درج تھیں۔

ابتدائی شرائط رکنیت

مجلس میں داخلہ کے وقت ہر ممبر سے جو اقرار لیا جاتا تھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جھوٹ نہیں بولوں گا۔آئندہ اپنے آپ کو احمدیت کا ستون سمجھوں گا۔دوسروں کو فائدہ پہنچانا اپنا مقصود قرار دوں گا۔مقرر کردہ پروگرام پر عمل کروں گا بصورت دیگر جو سزا ملے گی بخوشی قبول کروں گا۔کم از کم نصف گھنٹہ اور اس کے علاوہ بھی مجلس کے مقرر کردہ پروگرام کے مطابق خدمت خلق کروں گا حسب استطاعت ماہوار چندہ دوں گا۔

پہلا دفتر خدام الاحمدیہ

نومبر 1938ء میں قادیان مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا مرکزی دفتر چوہدری محمد علی صاحب کے مکان میں قائم کیا گیا۔پھر کچھ عرصہ کے لئے سید محمد اسماعیل صاحب کی دکانوں کے چوبارہ میں رہا پھر منور بلڈنگ کے چوبارہ میں رہا اور بعد ازاں گیسٹ ہاؤس (دارالانوار) میں منتقل کر دیا گیا۔

مجلس کا بیج

شروع میں ہی اراکین مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے ایک بیج بنوایا گیا جس کی زمین سیاہ تھی اس کے نقوش میں منارۃ المسیح تھا جس کے اوپر ایک جھنڈا لہرا رہا تھا جس پر کلمہ طیبہ مندرج تھا ساتھ ہی ہلال اور ستارے کے نشان ثبت تھے اور اِسۡتَبِقُوا الۡخَيۡرَاتِ کے الفاظ نقش تھے اور رکن مجلس خدام الاحمدیہ بھی لکھا ہوا تھا۔

خدام الاحمدیہ کا عہد

ابتدائی دور میں ہی حضور نے احمدی نوجوانوں کے لئے ایک عہد تجویز فرمادیا تھا بعد میں اس میں ترمیم ہوئی۔جس کے الفاظ یہ تھے۔

اَشۡهَدُ اَنۡ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحۡدَهٗ لَا شَرِيۡكَ لَهٗ وَ اَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُهٗ وَ رَسُوۡلُهٗ میں اقرار کرتا ہوں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر اپنی جان، مال اور عزت کی قربانی کی پرواہ نہیں کروں گا۔“

بعد میں اس عہد میں ترمیم ہوئی۔

مجلس اطفال الاحمدیہ کا قیام

حضورؓ نے بچوں کی تعلیم وتربیت کی طرف توجہ دلاتے ہوئے 15/اپریل 1938ء کو مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا:

”اصل چیز یہ ہے کہ اچھی عادت بھی ہو اور علم بھی ہو مگر یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے جب عادت کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے اور علم کے زمانہ کی بھی اصلاح کی جائے۔عادت کا زمانہ بچپن کا زمانہ ہوتا ہے اور علم کا زمانہ جوانی کا زمانہ ہوتا ہے پس خدام الاحمدیہ کی ایک شاخ ایسی بھی کھولی جائے جس میں پانچ چھ سال کے بچوں سے لے کر 15-16 سال کی عمر تک کے بچے شامل ہوسکیں یا اگر کوئی اور حد بندی تجویز ہو تو اس کے ماتحت بچوں کو شامل کیا جائے۔بہر حال بچوں کی ایک الگ شاخ ہونی چاہیئے اور ان کے الگ نگران مقرر ہونے چاہئیں مگر یہ امر مدنظر رکھنا چاہیئے کہ ان بچوں کے نگران نوجوان نہ ہوں بلکہ بڑی عمر کے لوگ ہوں۔“

(بحوالہ تاریخ خدام الاحمدیہ صفحہ 36)

اس ارشاد کی تعمیل میں 23/اپریل 1938ء کو مجلس خدام الاحمدیہ میں بچوں کی شاخ کھولی گئی۔اور ابتداء میں اطفال کی تنظیم قادیان کے

مختلف محلہ جات میں قائم کی گئی پھر بہت جلد بیرونی مقامات پر بھی اسکی شاخیں کھلتی گئیں۔اطفال کی تربیت کی خاطر مربیان اطفال کا تقرر عمل میں لایا گیا۔

خدام الاحمدیہ کا پہلا اجتماع

خدام الاحمدیہ کے وسیع کاموں اور تنظیمی لحاظ سے ضروری تھا کہ خدام مرکز سلسلہ میں حاضر ہوں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی زریں ہدایات سے مستفیض ہوں نیز مرکزی عہدیداروں کو مقامی عہدیداروں سے ملنے کے مواقع ملیں اور ان سے مجلس کے کاموں میں مزید بہتری پیدا کرنے کے لئے مزید غور وخوض اور مشورے ہوسکیں۔اس مقصد کے حصول کے لئے مجلس مرکزیہ نے پہلا اجتماع کرنے کا فیصلہ کیا اور حضور کی ہدایت کے پیش نظر مجلس خدام الاحمدیہ کا پہلا سالانہ اجتماع 25/دسمبر 1938ء کو 2 بجے دوپہر مسجد نور قادیان میں منعقد ہوا جس میں 25 مجالس نے شرکت کی۔

(بحوالہ تاریخ خدام الاحمدیہ صفحہ 47)

خدام الاحمدیہ کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا اہم سلسلہ خطبات

1939ء کے نصف میں حضورؓ نے خدام الاحمدیہ کی اہمیت وضرورت اور خدام کے فرائض کے متعلق خطبات جمعہ کا نہایت اہم اور خصوصی سلسلہ جاری فرمایا۔یہ خطبات مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

دستور اساسی، قواعد وضوابط

سال اوّل کے آخر اور سال دوم کے آغاز میں مجلس عاملہ مرکزیہ نے اپنا دستور اساسی تیار کیا نظر ثانی کے بعد حضورؓ نے اس کی منظوری عطا فرمائی۔حضورؓ کی منظوری سے خدام الاحمدیہ کے کاموں کو مندرجہ ذیل شعبوں میں تقسیم کیا گیا۔اور ہر شعبہ کے چلانے کے لئے ایک مہتمم مقرر ہوتا رہا۔

شعبہ وقار عمل، خدمت خلق، تبلیغ، تربیت و اصلاح، تعلیم، اطفال، صحت جسمانی، تجنید، مال، اشاعت، اعتماد۔

مجلس کا باقاعدہ حساب جون 1938ء سے شروع ہوا۔آمد وخرچ کا حساب جنرل سیکرٹری صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کے سال اول دوم کی رپورٹ میں تحریر کیا۔

رپورٹوں کی اشاعت

مجلس کی ماہوار رپورٹ ہائے کارگزاری ”الفضل“ میں چھپتی رہی تا احباب کو مجلس کی کارگزاری کا علم ہو اور دیگر مجالس بھی آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔

دوسرا سال
(فروری 1939ء تا فروری 1940ء)

نئے عہدیداران کا انتخاب وتقرر

مارچ 1939ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے لئے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب صدر اور اسی طرح دیگر مہتممین مقرر ہوئے۔مجلس کا کام ایک سال میں ہی اس قدر وسیع ہوگیا تھا کہ مرکزی دفتر کے لئے 10/مارچ 1939ء کو ایک کل وقتی محرر اور درجہ چہارم کا کارکن رکھا گیا۔سال دوم کے آخر تک مجالس کی تعداد 177 تک پہنچ چکی تھی جبکہ اراکین قریباً 2000 تھے اسی سال صدر محترم اور مہتمم تجنید نے بیرون قادیان دورہ کیا اور نئی جگہ نئی مجالس قائم ہوئیں۔اپریل 1939ء میں حضورؓ نے مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ کی توسیع کے لئے چندہ کی تحریک فرمائی اور اس کی تحصیل کی سعادت خدام الاحمدیہ کو عطا فرمائی۔

مجالس میں سالانہ انتخاب کا آغاز

اسی سال مجلس خدام الاحمدیہ میں عہدیداران کے انتخاب کا طریق شروع ہوا۔اس سے قبل نامزدگی ہوتی تھی۔نیز اسی سال مجلس نے اپنے قواعد میں نظر ثانی کر کے بعض ترامیم کیں۔اسی سال خدام الاحمدیہ کی رکنیت کے لئے ایک فارم طبع کیا گیا۔اور فیصلہ ہوا کہ ہر احمدی نوجوان جو 15/جون سے چالیس سال تک کا ہو اس کو پُر کر کے مجلس میں شامل ہو۔

21/اپریل 1939ء کو حضورؓ نے خطبہ جمعہ میں خدام الاحمدیہ کو ذمہ دار ٹھہرایا کہ وہ قادیان کے ناخواندہ افراد کو پڑھنا لکھنا سکھائیں۔چنانچہ حضورؓ کے ارشادات پر فوری اور ہنگامی طور پر عمل کیا گیا۔اور اس شعبہ کے لئے علیحدہ مہتمم کا تقرر کیا۔

دوسرا سالانہ اجتماع

مجلس کا دوسرا سالانہ اجتماع 25/دسمبر 1939ء کو مسجد نور سے متصل زنانہ جلسہ گاہ میں منعقد ہوا۔

لوائے احمدیت اور لوائے خدام الاحمدیہ

1939ء میں جماعت کے قیام پر 50 سال اور خلافت ثانیہ پر 25 سال مکمل ہو رہے تھے لہٰذا خلافت جوبلی منائی گئی۔جلسہ خلافت جوبلی کی تقریب پر جہاں لوائے احمدیت بلند کرنے کا فیصلہ کیا گیا وہاں مجلس خدام الاحمدیہ نے بھی فیصلہ کیا کہ لوائے احمدیت کے ساتھ ساتھ لوائے خدام الاحمدیہ بھی بلند کیا جائے۔جس کے تعلق سے جملہ مساعی مجلس کے کارکن ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے کی۔لوائے خدام الاحمدیہ کا ڈیزائن مجلس عاملہ مرکزیہ نے پاس کیا جس کی ڈرائنگ ملک صاحب موصوف نے کی۔

لوائے خدام الاحمدیہ 18فٹ لمبا اور 9فٹ چوڑا تھا جس کے ابتدائی حصہ میں لوائے احمدیت کے نقوش تھے بقیہ حصہ 13 سفید و سیاہ دھاریوں پر مشتمل تھا۔لہرانے کے لئے 56فٹ لمبا چیڑ کے تین درختوں کا ڈنڈا تیار کروایا گیا اسکو بھی سفید و سیاہ دھاریوں میں روغن کیا گیا۔

28/دسمبر 1939ء کو حضورؓ نے لوائے احمدیت کے بعد لوائے خدام الاحمدیہ بلند کرنے کی رسم ادا فرمائی۔اس موقع پر خدام الاحمدیہ نے ایک عہد بھی دہرایا۔مکرم خلیل احمد صاحب ناصر جنرل سیکرٹری مجلس مرکزیہ نے جلسہ خلافت جوبلی کے موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے ایک ایڈریس حضورؓ کی خدمت میں پیش کیا جو نوجوانوں کے احساسات و جذبات کا آئینہ دار تھا۔

خلافت جوبلی علم انعامی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

خلافت جوبلی کے موقع پر حضورؓ کی اجازت سے اعلان کیا گیا کہ ہر سال کارکردگی کے لحاظ سے اوّل آنے والی مجلس کو خلافت جوبلی علم انعامی حضور اپنے مقدس ہاتھوں سے عطا فرمائیں گے۔اس بارہ میں سب سے پہلا اعلان 14/نومبر 1939ء کو مہتمم تجنید کی طرف سے الفضل میں شائع ہوا۔یہ علم لوائے خدام الاحمدیہ کے نقوش پر تیار کیا گیا۔1939-40ء میں کارکردگی کے لحاظ سے اوّل مجلس کیرنگ (اڑیسہ) رہی۔اور اس جھنڈے کی پہلی حقدار قرار پائی چونکہ اس مجلس کا کوئی رکن جلسہ پر نہیں آسکا تھا لہٰذا حضورؓ نے 28/دسمبر 1939ء کو یہ انعامی جھنڈا مکرم مولوی سید ضیاء الحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ اڑیسہ کو عطا فرمایا۔

تیسرا سال

(فروری 1940ء تا 1941ء)

دستور اساسی کے مطابق صدر و جنرل سیکریٹری کا انتخاب ہوا حضورؓ نے کثرت رائے کا مشورہ قبول فرماتے ہوئے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو صدر اور مکرم خلیل احمد صاحب ناصر کو جنرل سیکریٹری مقرر فرمایا۔

اس سال حضورؓ نے خطبہ جمعہ فرمودہ 24/جولائی میں ارشاد فرمایا کہ 15 سے 40 سال کی عمر کا ہر خادم تجنید خدام الاحمدیہ میں اپنا نام ضرور لکھائے۔مجلس مرکزیہ کی خصوصی توجہ سے اس سال 87 نئی مجالس قائم ہوئیں۔اس طرح مجالس کی کل تعداد 241 ہوگئی۔

کتب حضرت مسیح موعودؑ کے امتحانات کا سلسلہ

حضرت مصلح موعودؓ کے ارشاد کہ ’’ حضرت مسیح موعودؑ کی کتابیں پڑھنے کے لئے کہا جائے اور پھر انکا امتحان لیا جائے۔‘‘

اس مقصد کے پیش نظر مجلس عاملہ مرکزیہ نے سال کے آغاز میں ہی فیصلہ کیا کہ ہر تین ماہ بعد حضورؑ کی کسی آسان کتاب کا امتحان ہوا کرے تا کہ خدام اس سے استفادہ کریں۔اس سلسلہ کا آغاز کشتی نوح سے ہوا۔

3/مارچ 1940ء کا دن غیر مسلموں میں تبلیغ کے لئے مقرر تھا۔اس یوم التبلیغ میں خدام نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور تبلیغی وفود میں شامل ہو کر غیر مسلموں کو تبلیغ کی۔

قادیان میں اجتماعی وقار عمل اور حضورؓ کی شرکت

حسب دستور اس سال 5 خصوصی وقار عمل ہوئے جس میں تین سڑکیں بنائی گئیں۔اس سال کا پہلا اجتماعی وقار عمل 28/مارچ کو کیا گیا جس میں حضورؓ نے کدال کے ساتھ اپنے دست مبارک سے مٹی کھودی اور ٹوکریوں میں ڈالی۔پھر ایک مٹی سے بھری ہوئی ٹوکری اٹھائی اور اسے

دوسرے حلقہ کی حد تک پہنچایا۔ایک ٹوکری حضورؓ آخری حد تک اٹھا کر لائے۔

اطفال الاحمدیہ کی تنظیم نو

26/جولائی کے خطبہ میں حضورؓ نے اطفال الاحمدیہ کی تنظیم نو کے بارہ میں فرمایا:

”میں سمجھتا ہوں کہ کام کی ذمہ داری صرف 15سے 40 سال کے عمر والوں پر ہی نہیں بلکہ اس سے اوپر اور نیچے والوں پر بھی ہے۔اس لئے میں یہ بھی اعلان کرتا ہوں کہ ایک مہینہ کے اندر اندر خدام الاحمدیہ 8سے 15سال کی عمر تک کے بچوں کو منظم کریں اور اطفال الاحمدیہ کے نام سے ان کی ایک جماعت بنائی جائے اور میرے ساتھ مشورہ کر کے ان کے لئے مناسب پروگرام تجویز کیا جائے۔“

(تاریخ خدام الاحمدیہ صفحہ 173)

اس ارشاد کے بعد اطفال کو زیادہ منظم کرنے کے لئے رکنیت فارموں کے ذریعہ انہیں مجلس اطفال میں شریک کیا گیا تنظیم کے لئے ذیلی قواعد بنائے گئے اور بچوں کا تربیتی نصاب اور مربیان کا تقرر کیا گیا۔

تیسرا سالانہ اجتماع اور مجلس شوریٰ

مؤرخہ 7-6/فروری 1941ء کو تیسرا سالانہ اجتماع منعقد ہوا اور اس اجتماع میں مجلس خدام الاحمدیہ کی پہلی مجلس شوریٰ بھی منعقد ہوئی۔

چوتھا سال
(فروری 1941ء تا فروری 1942ء)

اس سال بھی صدر و جنرل سیکریٹری کا انتخاب ہوا حضور نے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی بحیثیت صدر اور خلیل احمد صاحب ناصر کی جنرل سیکریٹری کی منظوری دی۔

شعبہ مال

اس سال شعبہ مال کے حسابات کے ضبط و اندراج پوری باقاعدگی کے ساتھ رکھے گئے۔ہر شعبہ کے علیحدہ خرچ کی تفصیلات باقاعدہ رکھی گئیں۔مرکزی حسابات آمد وخرچ کے الگ الگ کھاتے اور رجسٹر بنائے گئے مجالس کو تحریک کی گئی کہ وہ اپنا ماہانہ اور سالانہ بجٹ ابتدائے سال میں بھیج دیں تحصیل عطایا کے لئے خصوصی تحریک کی گئی۔اس سال 175 نئی رسید بکیں تیار کی گئیں۔

تجویز تعمیر دفتر خدام الاحمدیہ

اس سال تجویز کیا گیا کہ خدام الاحمدیہ کا اپنا مرکزی دفتر قائم کیا جائے مرکزی دفتر ابھی تک کرایہ کی مختلف عمارتوں میں قائم تھا۔دفتر کی تعمیر کے لئے حضور سے اجازت لی گئی اور حضور کی منظوری سے ہی اس کے لئے عطایا کی تحریک کی گئی۔باقاعدہ ”عمارت فنڈ“ قائم کر کے اسکی تحصیل شعبہ مال کے ذمہ کی گئی۔بیرونی مجالس کو بھی اس کی اطلاع کی گئی۔

پانچواں سال
(فروری 1942ء تا فروری 1943ء)

27/دسمبر 1941ء کو رات 8 بجے مسجد اقصیٰ میں صدر اور جنرل سیکرٹری کا انتخاب ہوا۔حضورؓ نے صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو بطور صدر اور مکرم خلیل احمد صاحب ناصر کی بطور جنرل سیکرٹری منظوری دی۔بعدہٗ صدر مجلس نے اپنی مجلس عاملہ تشکیل دی۔

اس سال مجلس عاملہ کے 36اجلاس ہوئے جن میں انتظامی امور پر غور ہوتا رہا۔سال ہذا میں اراکین کی تعداد بڑھنے کے ساتھ 15نئی مجالس قائم ہوئیں۔

اس سال بھی کئی خصوصی وقار عمل ہوئے۔28/مئی کو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام وقار عمل ہوا جس میں 450 فٹ لمبی اور 10فٹ چوڑی سڑک تیار کی گئی حضورؓ نے اس میں شرکت فرمائی نہ صرف کام کا جائزہ لیا بلکہ حلقہ مبارک کے خدام کے ساتھ ملکر مٹی کی ٹوکریاں اٹھا کر سڑک پر ڈالیں۔اور پھر دیگر محلہ والوں کے ساتھ بھی کام کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے امتحان ہوئے۔اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت خدام و اطفال قادیان کے ورزشی مقابلہ

جات ہوئے۔اس سال عہد خدام الاحمدیہ اور دستور اساسی میں بعض تبدیلیاں ہوئیں۔

مجالس ہائے قادیان کی پہلی ریلی اور ماہوار اجتماع

21/جون 1942ء کو مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کا مسجد اقصیٰ میں ماہوار جلسہ ہوا۔حضور نے ازراہ شفقت اس میں شرکت فرمائی اور خدام کو ہدایت سے نوازا۔حضورؓ نے اس موقع پر خدام کے گروپوں کا معائنہ بھی فرمایا بعدہٗ حضور نے خطاب فرمایا۔حضورؓ نے 21/جون کے خطاب میں مجلس کو احزاب بنانے کی طرف توجہ دلائی اس ارشاد کی تعمیل میں فوری کارروائی کی گئی۔ماہ اگست میں صدر مجلس نے دومرتبہ تنظیم احزاب کا معائنہ کیا۔

چوتھا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کا چوتھا سالانہ اجتماع 18-17/اکتوبر 1942ء کو ہوا۔اور پہلی مرتبہ مرکزی انتخاب اسی سالانہ اجتماع پر ہوا۔اس اجتماع پر پہلی مرتبہ ”خادم کا عہد“ کی اصطلاح ایجاد ہوئی اور ہر خادم کو اپنا تھیلا لانا ضروری قرار دیا گیا جس میں مندرجہ ذیل اشیاء تھیں۔

رسی 40 فٹ لمبی، چاقو، سوئی دھاگہ، ایک سیر بھنے چنے، ایک مربعہ رومال جس کی طرف تیس انچ ہو یا اس کی بجائے تکون رومال جس کے ایک طرف کی لمبائی چالیس انچ اور بقیہ دونوں طرف کی لمبائی تیس تیس انچ، غلیل، ٹارچ۔

(بحوالہ تاریخ خدام الاحمدیہ صفحہ 333)

امسال مجلس خدام الاحمدیہ دارالرحمت قادیان خلافت جوبلی علم انعامی کی حقدار قرار پائی۔27/دسمبر 1942ء کو حضور نے زعیم مجلس کو اپنے دست مبارک سے علم انعامی عطا فرمایا۔

امسال بچوں کی تربیت کے انتظام کو بہتر کرنے کے لئے 7 سے 11 سال اور 11 سے 15 سال کے بچوں کی الگ الگ تنظیم کی گئی اور از سر نو احزاب میں تقسیم کرکے سائقین مقرر کئے گئے۔سال چہارم کی کارگزاری کی رپورٹ جنرل سیکرٹری مجلس مرکزیہ کی جانب سے 52 صفحات پر مشتمل شائع ہوئی۔

دفتر مرکزیہ کی تعمیر

اس سال کا اہم کام دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تعمیر کا کام ہے حضور نے سنگ بنیاد 10/اکتوبر 1942ء کو رکھا۔بیرونی مجالس نے بھی اس سال کئی نمایاں کام کئے۔

چھٹا سال
(فروری 1943 تا فروری 1944ء)

صدر اور معتمد کا انتخاب 18/اکتوبر 1942ء کو سالانہ اجتماع کے موقع پر ہوا۔حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر اور خلیل احمد صاحب ناصر معتمد تجویز ہوئے حضورؓ نے منظوری دی۔صدر مجلس نے 44-1943ء کی مجلس عاملہ تجویز کی۔قائمقام معتمد مرکزیہ کی طرف سے سال پنجم کی رپورٹ 22 صفحات پر مشتمل شائع کی گئی۔حضورؓ نے سالانہ اجتماع 1942ء کے موقع پر خدام کو ترجمۃ القرآن سیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔مجلس مرکزیہ کی طرف سے مجالس کو حضورؓ کے ارشادات پہنچائے گئے اور ترجمۃ القرآن سکھانے کا انتظام کیا گیا۔

دفتر مرکزیہ کی اپنی نئی عمارت میں منتقلی

دفتر مرکزیہ کے چار کمروں کی تعمیر مکمل ہونے پر یکم جولائی (1943ء) سے دفتر گیسٹ ہاؤس دارالانوار سے وہاں باقاعدہ منتقل ہوگیا۔اور گیسٹ ہاؤس دارالانوار سے ملحق نئی عمارت میں خدام الاحمدیہ کے کام سرانجام دیئے جانے لگے۔(جہاں تقسیم ملک سے قبل خدام الاحمدیہ کا نیا دفتر تعمیر ہوا تھا وہاں اب نور الدین لائبریری کی عالیشان عمارت ہے۔ناقل)

(بحوالہ الفضل مورخہ 6/جولائی 1943ء)

دستور اساسی میں اہم تبدیلی

مجلس خدام الاحمدیہ کے دستور اساسی کے مطابق صدر اور معتمد مرکزیہ کے عہدوں کا تقرر بذریعہ انتخاب ہوتا تھا مہتمم تعلیم مرکزیہ ملک عطاء الرحمن صاحب نے 1943ء میں مجلس عاملہ میں قرارداد پیش کی کہ

آئندہ صرف صدر مجلس کا تقرر بذریعہ انتخاب ہو۔ چنانچہ اس کے مطابق سالانہ اجتماع 1943ء کے موقع پر سال 44-1943ء کے لئے صرف صدر مجلس کا انتخاب ہوا۔

خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کو متحدہ جدوجہد کرنے کی تحریک

22/اکتوبر 1943ء کا خطبہ جمعہ حضورؓ نے جماعت احمدیہ میں خدام الاحمدیہ، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ کے قیام کی ضرورت واہمیت پر دیا۔ فرمایا اگر خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ مل کر جماعت میں بیداری پیدا کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بات کی امید کی جا سکتی ہے کہ اگر خدانخواستہ کسی وقت ہمارا نظام سو جائے تو یہ لوگ اس کی بیداری کا باعث بن جائیں گے۔ اور اگر یہ خود سو جائیں گے تو نظام ان کو بیدار کرتا رہے گا۔

پانچواں سالانہ اجتماع

پانچواں سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ 24،23،22/اکتوبر 1943ء کو منعقد ہوا۔ یہ پہلا اجتماع تھا جو تین روز ہوا۔ یہ اجتماع دارالشکر قادیان کے شمالی میدان میں منعقد ہوا اور مجلس شوریٰ کے موقعہ پر صدر مجلس کا انتخاب عمل میں آیا۔

بزم حسن بیان اور مجلس انصار سلطان القلم

تقریری مشق کے لئے ''بزم حسن بیان'' کا افتتاح 1943ء کے موقع پر کیا گیا اور مجلس عاملہ مرکزیہ کے فیصلہ کے مطابق خدام الاحمدیہ کے لائحہ عمل میں اسے شامل کیا گیا اور اس کے تحت تمام مجالس میں ''بزم حسن بیان'' کے قیام کی تحریک کی گئی۔ خدام الاحمدیہ کے قیام 1938ء سے قبل ایک مجلس سلطان القلم قائم تھی جسے خدام الاحمدیہ میں مدغم کیا گیا اور اس کا اہتمام شعبہ تعلیم کے سپرد کیا گیا۔

اس سال حسن کارکردگی کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اول رہی 27/دسمبر کو جلسہ سالانہ کے دوسرے روز حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے مجلس لاہور کو خلافت جوبلی علم انعامی عطا فرمایا۔

جلسہ سالانہ پر عمومی ڈیوٹی کے علاوہ مرکزی طور پر امسال دفتر خدام الاحمدیہ کی طرف سے جلسہ گاہ کے پاس دو دفتر لگائے گئے۔ خدمت خلق کا خیمہ جلسہ گاہ کے قریب نصب رہا۔ اس سال مجلس میں 386 نئے اراکین شامل ہوئے 27 جگہوں پر نئی مجالس قائم ہوئیں۔ اس سال قادیان کی مجالس اطفال کی تنظیم نئے سرے سے کی گئی۔ ہر محلے میں مربی اطفال کا تقرر ہوا۔ پہلی سہ ماہی کے لئے نصاب تجویز کیا گیا۔ اور اس سال اطفال پر بھی حسب منشاء کچھ حصہ چندہ لازم کیا گیا۔ دیگر شعبہ جات خدام بھی سرگرم عمل رہے۔

ساتواں سال
(فروری 1944ء تا فروری 1945ء)

انتخاب صدر کے بعد ممبران مجلس عاملہ مرکزیہ کی منظوری حضورؓ سے لی گئی۔ امسال معتمد مرکزیہ بھی نامزد ہوئے ماہ دسمبر میں شعبہ تبلیغ کا قیام ہوا۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے نائب مہتمم مال کے فرائض انجام دیئے۔

نوجوانان ہند کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ میں لازمی شرکت کا حکم

1944ء کے شروع میں معتمد مرکزیہ ملک عطاء الرحمٰن صاحب نے نوجوانان ہند کے لئے لازمی تجنید کی قرارداد مجلس عاملہ میں پیش کی جسے مجلس نے منظور کر کے حضورؓ کی خدمت میں بھیج دیا۔ حضورؓ نے 23/جون 1944ء کے خطبہ میں اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

''ہندوستان میں جہاں جہاں بھی جماعت ہے وہاں کے نوجوانوں کے لئے جو 15 سے زیادہ اور 40 سے کم عمر کے ہوں مجلس خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہوگا کہ وہ اس میں شامل ہوں اور مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قریب زمانہ میں اس کا اعلان کرنے والی ہے۔ اور اس خطبہ کے ذریعہ میں جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ جو نوجوان اس میں شامل نہ ہوگا، یہ سمجھا جائے گا کہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے آمادہ نہیں اور وہ اپنی زبان سے اپنے آپ کو قومی غدار قرار دیتا ہے اور ہر وہ ماں باپ جو اپنے بچوں کو اس میں شامل کرنے میں حصہ نہ لیں گے، سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے بچوں کو سچا مومن بنانے کی خواہش نہیں رکھتے اور ہر وہ جماعت جو اس تحریک کو

کامیاب بنانے میں حصہ نہ لیگی اور اپنے نوجوانوں کو اس میں شامل ہونے پر مجبور نہ کرے گی، سمجھا جائے گا کہ وہ اپنا فرض ادا نہیں کر رہی۔‘‘

(تاریخ خدام الاحمدیہ صفحہ 453)

چھٹا سالانہ اجتماع

امسال سالانہ اجتماع 15،14،13/اکتوبر 1944ء کو دارالانوار قادیان میں منعقد ہوا۔ اگلے روز انتخاب صدر مجلس ہوا۔ اور صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب صدر منتخب ہوئے۔

تحریک وقف خدام الاحمدیہ

حضرت مصلح موعودؓ کے منشاء کے مطابق صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے 28/دسمبر 1944ء کو جلسہ سالانہ کے اجلاس اول میں خدام کو وقف کی تحریک فرمائی۔ اسی طرح ’’الطارق‘‘ کے پہلے شمارے میں خدام کو صدر مجلس نے وقف کی تحریک فرمائی۔

جلسہ سالانہ کے موقع پر جملہ انتظامات میں مجلس خدام الاحمدیہ نے نمایاں خدمت انجام دی۔ یہ اقدام مجلس کے لئے سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ امرتسر سٹیشن پر بھی مہمانوں کی خدمت کے لئے خدام نے ڈیوٹیاں دیں۔

الطارق کا اجرا

مجلس کا عالمگیر پھیلاؤ اس امر کا متقاضی تھا کہ مجلس کا اپنا ایک گزٹ ہو۔ مہتمم اشاعت نے یہ تجویز صدر محترم کی خدمت میں رکھی اور آپؓ نے ’’الطارق‘‘ نام سے اس کی منظوری دی۔ یہ سلسلہ کچھ عرصہ بعد بعض وجوہات کی بنا پر بند کرنا پڑا اقیام پاکستان کے بعد اسی بنیاد پر ماہنامہ ’’خالد‘‘ جاری ہوا۔

آٹھواں سال
(فروری 1945ء تا فروری 1946ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے مجلس عاملہ تشکیل دی۔ 16/فروری کو حضورؓ نے اخلاقی درستی کے متعلق ہدایات دیں نیز خدام الاحمدیہ کو توجہ دلائی کہ اپنے اخلاق درست کرنے کی طرف توجہ دیں اور سچائی اور دیانت کو اعلیٰ معیار پر لے جائیں۔

پہلی دینیات کلاس

حضورؓ کے ارشادات کی تعمیل میں شعبہ تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے تحت قادیان میں میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء کے لئے ایک دینیات کلاس 20/اپریل سے 10ء مئی تک جاری رہی۔ آخری روز حضورؓ نے طلباء کو شرف مصافحہ بخشا اور آئندہ کے لئے قیمتی ہدایات دیں۔

4/مئی کو حضورؓ نے خطبہ جمعہ میں خدام کو محنت کی عادت پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ حضورؓ کے خطبہ کے بعد صدر محترم نے ارشاد کی تعمیل میں چارسب کمیٹیاں بنائیں اور ان کے مشورہ کو حضورؓ کی خدمت میں بھجوایا گیا۔ (بحوالہ تاریخ خدام الاحمدیہ صفحہ 519)

ساتواں مرکزی سالانہ اجتماع

امسال سالانہ اجتماع 21،20،19/اکتوبر 1945ء کو محلہ دارالشکر قادیان کے وسیع میدان میں ہوا۔ اس سال سالانہ اجتماع کے مصارف کو پورا کرنے کے لئے چندہ سالانہ اجتماع کی شرح ایک روپیہ فی کس مقرر کی گئی۔ اس اجتماع میں صدر مجلس کے انتخابات کی کارروائی عمل میں آئی اور کثرت رائے کو منظور فرماتے ہوئے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کو حضورؓ نے صدر مقرر فرمایا۔ کھانے اور نمازوں کے بعد مجلس شوریٰ کا انتخاب عمل میں آیا۔

اس سال مجلس مرکزیہ نے اپنی لائبریری کا افتتاح کیا۔ جلسہ سالانہ کے دوران خدام نے دفاتر قائم کر کے خصوصی طور پر جلسہ سالانہ کے لئے ڈیوٹیاں دیں۔

کارکردگی کے لحاظ سے اس سال مجلس دارالبرکات قادیان اول اور مجلس شملہ دوم قرار پائی۔ 28/دسمبر کو جلسہ کے موقع پر صدر محترم نے مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالبرکات کو علم انعامی دیا۔

نواں سال
47-1946ء

حضورؓ نے سالانہ اجتماع 1945ء کے موقع پر آئندہ سات سال کا پروگرام خدام کو دیا۔ مجلس مرکزیہ نے حضورؓ کے خطاب کا مکمل متن کتابی

صورت میں ”خدام الاحمدیہ کے نئے سات سالہ دور کے پروگرام“ کے عنوان سے شائع کیا اور اس کا خلاصہ بھی شائع کیا جس میں جملہ شعبہ جات کے متعلق 36 ہدایات کی صورت میں کام کرنے کی تفصیلات درج کی گئیں۔

قیادت مقامی قادیان کا قیام

دستور اساسی خدام الاحمدیہ کے مطابق قادیان کی مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کے لئے الگ قائد نہ تھا۔ بلکہ صدر مجلس ہی کے سپرد قائد قادیان کے فرائض تھے۔ حضورؓ کی ہدایت پر قادیان کی علیحدہ قیادت کا قیام مارچ میں عمل میں لایا گیا۔ اور قائد مجلس مقامی قادیان کا انتخاب 30 مارچ 1946ء کو ہوا۔ اور نواب عباس احمد خان صاحب کو کثرت رائے سے پہلا قائد منتخب کیا گیا۔ جس کی منظوری صدر مجلس نے دی۔

متحدہ ہندوستان میں آخری آٹھواں سالانہ اجتماع

امسال سالانہ اجتماع 20 تا 18 اکتوبر 1946ء کو دارالشکر قادیان میں منعقد ہوا۔ جو متحدہ ہندوستان کا آخری اجتماع ثابت ہوا۔ تیسرے روز حضورؓ نے خطاب فرمایا۔ خطاب کے بعد انتخاب صدر مجلس ہوا۔ کثرت رائے سے حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب آئندہ سال کے لئے صدر منتخب ہوئے۔ اسی روز صدر مجلس کی صدارت میں مجلس شوریٰ ہوئی اور ایجنڈا کے مطابق تجاویز منظور کی گئیں۔

امسال کارکردگی کے لحاظ سے مجلس کراچی اوّل رہی اور 27 دسمبر کو جلسہ سالانہ کے موقع پر حضورؓ نے اپنے دست مبارک سے علم انعامی قائد مجلس کراچی کو عطا فرمایا۔

دسواں سال
(فروری 1947ء تا 1948ء)

خدام الاحمدیہ کے سال نو کا آغاز ہوا اور حسب سابق مجلس کے کام چلتے رہے مگر تقسیم ملک کے دن نزدیک آرہے تھے۔ احمدی نوجوان حفاظت مرکز کی خاطر قادیان آنے لگے۔

14 فروری کو حضورؓ نے خطبہ جمعہ میں خدام کو داڑھی رکھنے، نماز باجماعت کے قیام اور سچائی کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ سال رواں میں مجلس مرکزیہ کے زیر انتظام مقامی تبلیغ کا پروگرام باقاعدہ طور پر شروع کیا گیا۔ پہلے مرحلہ میں قادیان کے گردونواح میں 5 میل کے علاقہ میں دعوت الی اللہ کی گئی۔ فروری میں 35 گاؤں کا دورہ کیا گیا۔

فسادات پنجاب اور امرتسر میں ریلیف کیمپ

جوں جوں تقسیم ملک کے ایام قریب تر آرہے تھے ملک فرقہ وارانہ کشیدگی کے نئے سے نئے خونی چکر میں پھنستا جارہا تھا۔ ملک کے اکثر مقامات میں فتنہ فساد کی آگ بھڑک اٹھی۔ ان فسادات سے امرتسر کے 50 ہزار مسلمانوں پر گویا قیامت ٹوٹ پڑی چنانچہ حضورؓ کے ارشاد پر صدر مجلس نے خود امرتسر جاکر، امرتسر میں ریلیف کیمپ کھول کر مظلوم بھائیوں کی مدد کی۔

امسال شعبہ تعلیم مرکزیہ کے تحت 7 سے 27 اپریل تک خدام کے لئے دینیات کی کلاس لگائی گئی۔ امسال خدام کو روزگار کی تلاش میں مدد دینے کے لئے مجلس مرکزیہ نے شعبہ ”امداد بیکاران“ کا قیام کیا۔

دفتر قیام امن وصلح

بڑھتے ہوئے فرقہ وارانہ فسادات کو روکنے کی کوشش کے لئے دفتر قیام امن وصلح قادیان کا اجراء کیا گیا۔ یہ دفتر ہر روز صبح سات بجے سے شام چھ بجے تک دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی عمارت میں کھلتا تا کہ کسی قسم کی افواہ کی خبر ملنے پر اس خبر کی تحقیق کرکے امن قائم رکھنے کی کوشش کی جاسکے۔ مجلس کی مساعی ابھی جاری تھیں کہ فسادات نے شدت اختیار کرلی اور اکثریت کو پاکستان جانے پر مجبور ہونا پڑا۔ اسی طرح حضورؓ بھی 31 اگست 1947ء کو پاکستان ہجرت کر گئے۔

قادیان کی حفاظت کے لئے احمدی نوجوانوں کا عزم

دسمبر 1946ء کو لاہور میں جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ہوئی جس میں قادیان کی حفاظت کے لئے حضرت مصلح موعودؓ نے ارشاد فرمایا، اس کی تعمیل میں نوجوانوں نے جوش وجذبہ اور ایمان کا جو اظہار فرمایا وہ اپنی مثال آپ تھا۔ جن دوستوں کو حفاظت قادیان کی غرض سے قادیان آنے کے لئے سرکاری ملازمت سے چھٹی نہ ملی انہوں نے استعفیٰ دے دیئے اور نہایت خوفناک حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے مردانہ وار قادیان پہنچے۔

اہل وفائے قادیان کے عقیدت مندانہ جذبات

مسیح محمدی کی خدانما بستی اسلام اور محمد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لاکھوں نشانوں کی تجلی گاہ تھی اور اسے اغیار کے حوالے کر دینا اسلام اور احمدیت سے غداری اور ایمانی خودکشی کے مترادف تھا جس کا تصور کوئی کمزور سے کمزور ایمان رکھنے والا احمدی بھی نہ کرسکتا تھا کجایہ کہ اہل وفائے قادیان سے اس کی توقع کی جا سکتی ملت کے یہ فدائی اور شیدائی تو اس بارے میں کس درجہ حساس واقع ہوئے تھے اور ان کے جذبات اخلاص اور محبت کا یہ عالم تھا کہ وہ اس مجاہدانہ عزم کے ساتھ مرکز احمدیت میں دھونی رمائے بیٹھے تھے کہ وہ اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہادیں گے مگر قادیان میں اسلام کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہونے دیں گے۔

اس حقیقت کا جائزہ لینے کے لئے ان ایمان افروز خطوط و مکاتیب کا مطالعہ کرنا کافی ہوگا جو اس زمانہ میں نوجوانان احمدیت نے سرزمین قادیان سے اپنے پیارے آقا سیدنا المصلح الموعودؓ یا اپنے دوسرے بزرگوں اور عزیزوں کے نام لکھے۔ اور یہ خطوط ہماری تاریخ میں محفوظ ہیں۔

قادیان میں دور درویشی کا آغاز

قادیان سے آخری قافلہ مؤرخہ 16/ نومبر 1947ء کو ہجرت کر کے پاکستان چلا گیا اور پیچھے رہ گئے 313 درویشان جو مرکز احمدیت کی حفاظت کے لئے مخصوص کئے گئے تھے یہ ایک محدود علاقہ میں رہنے والے تھے۔ ان درویشان میں 12-10 کے قریب ایسے بزرگ تھے جو چالیس سال سے اوپر کے تھے باقی سب عہد شباب میں تھے یعنی خدام تھے۔ ان درویشان کا ذکر تاریخ احمدیت میں یوں ملتا ہے۔

1۔ قادیان اور ماحول قادیان کے احمدی: ان میں ایسے درویشان تھے جن کا تعلق قادیان اور ماحول قادیان سے تھا۔ اور قادیان سے ہجرت کے وقت ان کے نام قادیان میں ٹھہرنے والوں میں تھے۔

2۔ دیہاتی مبلغین: یہ وہ نوجوان درویش تھے جو دیہاتی مبلغین کلاس میں تقسیم ملک سے قبل تعلیم حاصل کیا کرتے تھے۔ ہجرت کے وقت ان کو بھی حفاظت مقامات مقدسہ کی ڈیوٹی کے لئے روک لیا گیا۔

3۔ مستقل خدام: یہ وہ نوجوان درویش تھے جو فوج سے ریٹائرڈ تھے یا استعفیٰ دے کر خدمت مرکز کے لئے آئے تھے۔

4۔ بیرونی خدام: یہ وہ نوجوان درویش تھے جو حفاظت مرکز کی تحریک پر قادیان سے باہر کی جماعتوں سے اس خدمت کے لئے حاضر ہوئے تھے۔

شروع شروع میں تو ان سب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا۔

درویشان نمبر 1: یہ مستقل خدام پر مشتمل گروپ تھا جس کے نگران کیپٹن شیر ولی صاحب تھے۔

درویشان نمبر 2: یہ قادیان اور ماحول قادیان کے نوجوان درویشان پر مشتمل گروپ تھا جس کے نگران مرزا محمد حیات صاحب تھے۔

درویشان نمبر 3 : یہ بیرونی خدام پر مشتمل گروپ تھا۔

اس ابتدائی دور میں محترم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بطور نمائندہ خدام الاحمدیہ اور نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ مقرر ہوئے۔

(رسالہ مشکوٰۃ جنوری/فروری 1988ء صفحہ 26)

سال 1947ء میں نومبر کے آخر میں بہشتی مقبرہ کی بیرونی کچی چار دیواری بنائے جانے کا وقار عمل شروع ہوا جس میں تمام درویشان نے بڑھ چڑھ کر خدمت انجام دی۔

مؤرخہ 5/ مارچ 1948ء کو ایک قافلہ پاکستان سے 14 افراد پر مشتمل قادیان پہنچا جس میں حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب قادیان آئے اور مورخہ 6/ مارچ 1948ء کو صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بار ایٹ لاء اور صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب واپس پاکستان چلے گئے۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
بحیثیت نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ (1948ء تا 1961ء)

یہ وہ وقت تھا کہ مجلس خدام الاحمدیہ ہندوستان کو تقسیم ملک کے بعد منظم اور فعال بنانا ضروری تھا۔ یہ کام بظاہر بہت مشکل تھا۔ حضرت خلیفة المسیح الثانیؓ خود صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے راہنمائی فرما رہے تھے۔ آپؓ نے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کو بھارت کی مجالس کو منظم کرنے کے لئے نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی منظوری دی

۔چنانچہ نائب صدر خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے حضرت مرزا وسیم احمد صاحب نے اپنے کام کا آغاز 1948ء سے کیا اور مسلسل 1961ء تک آپ کو اس عہدہ پر خدمات بجالانے کی توفیق حاصل ہوئی۔اس عرصہ میں قادیان میں نوجوان درویشوں کی تنظیم ’’بزم درویشان‘‘ کا قیام عمل میں آچکا تھا۔اوراس کی بنیاد 12/ جنوری 1948ء کو رکھی گئی تھی۔نوجوانوں میں علمی ادبی ذوق پیدا کرنا اس کا مقصد تھا۔اس بزم درویشان کی طرف سے ایک رسالہ ’’درویش‘‘ نام سے جاری ہوا۔آپ خود اس بزم درویشان کے مربی رہے۔

آپ نے ہندوستان کے تمام صوبوں کا دورہ کیا جہاں جماعت قائم تھی اور وہاں ازسرنو مجلس خدام الاحمدیہ کو منظم کیا۔آپ کے دور میں مجالس میں قائدین کے انتخابات کروائے گئے اور اس طریق کو رائج کیا گیا۔آپ کے اس دور میں نوجوان درویشان کی کبڈی اور والی بال کی ٹیمیں دور دور تک کھیلنے جاتی تھیں اور فاتح ہوکر لوٹا کرتی تھیں۔والی بال کی ٹیم میں آپ خود بھی کھیلا کرتے تھے۔اس زمانہ میں ان ٹیموں نے اپنے کھیل سے غیرمسلموں کو راغب کیا اور اس طرح کشیدگی جو تقسیم ملک کے بعد بنی ہوئی تھی وہ ختم ہونا شروع ہوئی۔

آپ کی کوششوں سے قادیان سے باہر کی مجالس کا مرکز سے تعلق قائم ہوا۔مجالس کی مرکز سے احسن رنگ میں راہنمائی کی جانے لگی۔

آپ کے دور میں کثرت سے وقارعمل کئے گئے بہشتی مقبرہ کی کچی چاردیواری ہو یا بعد میں بنائی جانے والی پکی چاردیواری ہر موقع پر درویشان نے وقارعمل میں حصہ لیا۔پھر مسجد اقصیٰ کی شمالی دیوار جس کے بارہ میں کہا جاتا ہے کہ بہت مختصر سے وقت میں بن کر تیار ہوئی یہ بھی آپ کے دور میں وقارعمل کے ذریعہ بنائی گئی۔

آپ کے دور میں تربیتی اجلاسات کثرت سے ہوئے۔تعلیم القرآن کی کلاسز لگائی جاتی رہیں۔سالانہ اجتماع تو 1978ء تک نہیں ہوتا رہا اس کی جگہ سالانہ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا جاتا تھا جس میں علمی مقابلہ جات بھی کروائے جاتے تھے۔آپ کے دور میں ہندوستان کی مجالس سے آنے والی رپورٹوں میں زیادہ تر تبلیغی تربیتی اور خدمت خلق اور تعلیمی نوعیت کے کام ہوتے رہے۔خدام کو تحریک جدید میں شامل کرنے کے لئے انتھک محنت کی گئی۔غرض 1961ء تک آپ نائب صدر کے عہدہ پر رہے اور اس عرصہ میں بھارت کی تمام مجالس کو منظم اور فعال بنانے کے لائحہ عمل پر بے حد زور دیا گیا اور اس میں بہت کامیابی ملی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب
بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت (1961ء تا 1981ء)

اکتوبر 1961ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے آپ کی منظوری بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان مرکزیہ کے طور پر فرمائی۔اس طرح خدام الاحمدیہ کی تاریخ میں یہ سال نہایت اہمیت کا حامل ہے۔کیونکہ بھارت میں الگ صدر مجلس کی منظوری حضورؓ نے مرحمت فرمائی تھی۔آپ کو 1961ء سے 1981ء تک مسلسل بیس سال صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے عہدے پر خدمت انجام دینے کی توفیق حاصل ہوئی۔

آپ کے عرصہ صدارت میں ہندوستان کی مجالس بہت حد تک منظم و فعال ہوئیں اور ان میں بیداری اور کام کرنے کی روح پیدا ہوئی تو صدر مجلس نے 1978ء میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں توسیع فرمائی جس کے نتیجہ میں مجالس کے کاموں میں مزید بہتری پیدا ہوئی۔آپ نے 1979ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں نائب صدر کی درخواست کی حضورؒ نے منظور فرماتے ہوئے مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری اور مکرم مولانا جلال الدین صاحب نیر کو نائب صدر مقرر فرمایا۔ہر دو نائب صدر صاحبان کو محترم صدر مجلس کی ہدایات کی روشنی میں آزادانہ کام کرنے کا موقع ملا اور انہیں کام کا تجربہ بھی حاصل ہوا.......جب حضورؒ کی خدمت میں 1979ء کی سالانہ مرکزی رپورٹ بھجوائی گئی تو حضورؒ نے 28/ جنوری 1981ء کی چٹھی میں ہدایت فرمائی کہ جہاں تک ممکن ہو مزید شعبہ جات کے اضافہ کے ساتھ کام کو اور بھی تیز کر دیں۔چنانچہ حضرت صاحبزادہ صاحب نے مزید شعبہ جات کے اضافہ کے ساتھ مجلس عاملہ مرکزیہ میں توسیع فرمائی۔

(بحوالہ مشکوٰۃ ستمبر/اکتوبر 2004ء صفحہ 116)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں ہی تقسیم ملک کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت کا پہلا سالانہ اجتماع مؤرخہ

5 اور 6/ اکتوبر 1978ء کو قادیان میں منعقد ہوا۔ اس سے قبل قادیان میں سالانہ ٹورنامنٹ وغیرہ کا ذکر ملتا ہے۔ (بحوالہ اخبار بدر 12/ اکتوبر 1978ء صفحہ 2) اس اجتماع کے بعد سے اب تک مسلسل اجتماعات جاری ہیں اور امسال مجلس خدام الاحمدیہ کا پچاسواں سالانہ اجتماع منعقد کیا جا رہا ہے۔

آپ کے دورِ صدارت میں ایک کام یہ بھی ہوا کہ خدام الاحمدیہ کے ترجمان ایک ماہوار رسالہ کی اشاعت پر غور ہوا۔ اس کی اشاعت کے سلسلہ میں ضابطہ کی کارروائیاں عمل میں لائی گئیں اور اس کا پہلا نمونہ کا پرچہ ”فاتح“ کے نام سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر اکتوبر 1981ء میں شائع ہوا۔ نام کی منظوری حاصل ہونے کے بعد ماہ مارچ 1982ء سے ”مشکوٰۃ“ کے نام سے یہ باقاعدہ جاری ہوا اور الحمد للہ اب بھی جاری ہے۔

قادیان کے خدام کی لوکل طور پر نگرانی کے لئے پہلے مقامی قیادت ہوا کرتی تھی اور 1979ء تک مقامی قیادت رہی اور مرکز کے خدام پر ایک قائد مجلس مقرر کیا جاتا رہا۔ چنانچہ 1979ء میں محترم مولانا بشیر احمد صاحب طاہر قادیان کی مجلس کے قائد تھے۔ مندرجہ بالا ارشاد حضور انور موصول ہونے پر ربوہ کی طرز پر قادیان کی مجلس کے لئے مہتمم مقامی مقرر کیا گیا۔ چنانچہ محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کو یہ اعزاز حاصل ہوا کہ موصوف حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارت کے آخری سال یعنی 81-1980ء میں آپ کی مجلس عاملہ میں قادیان کے پہلے مہتمم مقامی بنے۔

حضرت میاں صاحب کے دور میں مجالس میں ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی روح پیدا کرنے کی غرض سے موازنہ مجالس کا انتظام کیا گیا۔ اور اوّل دوم سوم آنے والی مجالس کو فضل عمر ٹرافی دی جانے لگی اور اوّل دوم سوم آنے والی اطفال کی مجالس کو ناصر ٹرافی دی گئی۔ اس کے لئے یہ شرط تھی کہ تین سال متواتر اوّل آنے والی مجلس ہی اس ٹرافی کی مستقل مالک ہوگی۔ چنانچہ اس کے مطابق عمل کیا جاتا رہا۔ آپ نے سال 1978ء کے سالانہ اجتماع میں اپنے اختتامی خطاب میں شعبہ اطفال کے قیام اور اطفال کے سالانہ اجتماع کی طرف مجالس کو توجہ دلائی جس کے نتیجہ میں باقاعدہ اطفال کا نہ صرف شعبہ منظم ہوا بلکہ اطفال کی تربیت کے لئے لائحہ عمل بھی بنتا رہا۔ اطفال الاحمدیہ کا الگ اجتماع منعقد ہونا شروع ہوا اور اطفال کو دینی علوم سکھانے کی غرض سے ستارہ اطفال، ہلال اطفال، قمر اطفال، بدر اطفال کا نصاب تیار کیا گیا۔ اس نصاب کو کتابی شکل دی گئی اور شائع کروایا گیا۔ پھر اسی کے مطابق اطفال کی تربیتی کلاسز کا اجراء ہوا۔

آپ نے مجلس کی 34 سال قابل تحسین راہنمائی کرتے ہوئے جب یہ محسوس کیا کہ اب خدام اس قابل ہو چکے ہیں کہ وہ اپنی ذمہ داریوں کو سنبھال سکتے ہیں تو آپ نے حضورؒ کی خدمت میں درخواست کی کہ ازراہ کرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے انتخاب کی منظوری عطا فرمائی جائے تا خدام کو خود اعتمادی سے کام کرنے کا موقع ملے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس کی منظوری عطا فرمائی اور سالانہ اجتماع 1981ء پر مؤرخہ 24/ اکتوبر 1981ء کو صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے لئے مسجد مبارک میں مجلس شوریٰ کے دوران انتخاب عمل میں آیا اور اس انتخاب کی مکمل رپورٹ حضورؒ کی خدمت اقدس میں بھجوائی گئی۔ حضورؒ نے ازراہ شفقت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب کی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منظوری عطا فرمائی۔ (بحوالہ فاتح اکتوبر 1981ء)

مؤرخہ 5/ فروری 1982ء کو بعد نماز عصر حضرت صاحبزادہ صاحب کی الوداعیہ اور نئے صدر مجلس کی استقبالیہ تقریب مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوئی اور اس موقع پر مجلس کی طرف سے آپ کی خدمت میں ایک سپاسنامہ بھی پیش کیا گیا۔

1948ء سے اگر دیکھیں تو خدام الاحمدیہ میں آپ کی خدمات کا کل عرصہ 34 سال بنتا ہے اس تمام عرصہ میں آپ نے مسلسل بے لوث خدمات انجام دیں۔ آپ نے جب 1948ء میں بطور نائب صدر اپنا عہدہ سنبھالا اس وقت بھارت میں صرف چند گنتی کی مجالس تھیں جو فعال تھیں اور انگلیوں پر گنی جا سکتی تھیں 34 سال بعد آپ کی راہنمائی اور انتھک محنت کا یہ نتیجہ تھا کہ 81-1980ء کی سالانہ رپورٹ کے مطابق بھارت میں کل 97 فعال مجالس کا قیام ہو چکا تھا۔

محترم صاحبزادہ صاحب اب ہمارے بیچ موجود نہیں ہیں اللہ تعالیٰ

آپ کی جملہ خدمات کو قبول فرمائے۔آمین۔آپ کا دورِ صدارت خدام الاحمدیہ کی تاریخ میں ایک سنہری باب بن کر آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ بنتا رہے گا۔

دورِ صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب (1981ء تا 1983ء)

24/اکتوبر 1981ء کو پہلی مرتبہ صدر مجلس کے انتخاب کی کارروائی مجلس شوریٰ میں ہونے کے بعد اس کی رپورٹ سیدنا حضور انورؒ کی خدمت میں ارسال کرنے پر حضور کی جانب سے سال 1981-82ء اور 1982-83ء کے لئے محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب کی بحیثیت صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی منظوری موصول ہوئی۔

آپ کے دور میں بھی اسی نہج پر مجلس کے کام ہوتے رہے جیسے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے دور میں ہوتے تھے۔اور مجلس بفضلہ تعالیٰ ترقی کی راہوں پر گامزن رہی۔آپ کے دور میں ایک خاص کام یہ ہوا کہ ایک عرصہ سے مجلس خدام الاحمدیہ کے بڑھتے ہوئے کاموں کے پیش نظر ایک دفتر کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔حضرت صاحبزادہ صاحب کے مشورہ سے سال 1982ء میں صدر مجلس نے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی تعمیر کا منصوبہ بنایا۔صدر انجمن احمدیہ قادیان میں معاملہ پیش ہونے پر ایک قطعہ زمین حضور انورؒ کی شفقت سے دفتر کی عمارت کے لئے حاصل ہوا۔اس عمارت کی تعمیر کے لئے مبلغ دو لاکھ روپے اخراجات کا تخمینہ بنایا گیا۔اور اس کے لئے ہندوستان کے خدام و اطفال کو تحریک کی گئی اور اس پلاننگ پر عمل کیا جانے لگا۔(مشکوٰۃ ماہ اکتوبر / نومبر 1982ء صفحہ 31) آپ کے دور میں ہی مؤرخہ 25/مئی 1983ء کو دفتر کی عمارت کا سنگ بنیاد رکھا گیا اور تعمیری کام کا آغاز ہو گیا۔

(رسالہ مشکوٰۃ ماہ اپریل / مئی 1984ء)

آپ کے دور میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ترجمان رسالہ مشکوٰۃ ہر سہ ماہ میں جاری ہونے لگا۔مرکز سے مجالس کا تعلق جوڑنے اور مجالس کی بیداری کے لئے پروگرام بنائے گئے اور ان کو عملی جامہ پہنایا گیا۔آپ کے دور میں دو کامیاب سالانہ اجتماعات کا انعقاد ہوا۔اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ مساعی کو قبول فرمائے۔آمین

دورِ صدارت محترم مولانا خورشید احمد صاحب انور مرحوم (1983ء تا 1985ء)

سال 1983-85ء کے لئے حضور انورؒ نے محترم مولانا خورشید احمد صاحب انور کی منظوری بحیثیت صدر مجلس مرحمت فرمائی۔آپ کے دور میں مجلس کے کام لائحہ عمل کے مطابق جاری رہے اور مجلس اپنی ترقی کی راہوں پر گامزن رہی۔آپ کے دور میں بھی تعمیر دفتر کا کام تیزی سے ہوا اس دوران مقامی مجلس کی جانب سے متعدد وقار عمل اس کی تعمیر کے پیش نظر کئے گئے۔خدام و اطفال اور مخیر احباب نے بڑھ چڑھ کر اس کام کے لئے مالی قربانی پیش کی۔آپ کے دور میں اس کی تعمیر اپنے آخری مرحلہ تک پہنچ گئی تھی۔

(مشکوٰۃ نومبر/دسمبر 1985ء صفحہ 78)

آپ کے دور میں ترقی کرتے کرتے مجالس کی تعداد 125 تک ہوگئی اور آخری سال میں مبلغ 75000 روپے تک مالی بجٹ پہنچ گیا جس کی وصولی اضافہ کے ساتھ 76280 روپے ہوئی۔

(مشکوٰۃ نومبر/دسمبر 1985ء صفحہ 67 اور 69)

آپ کے دور میں دو کامیاب سالانہ اجتماعات ہوئے۔اور آپ کے دور میں مرکز سے نمائندگان کو مجالس کی تربیت وغیرہ کے لئے بھجوایا جاتا رہا۔آپ نے ہر ممکن کوشش کی مجالس ہند کا تعلق مرکز سے قائم ہو۔خود بھی مجالس کے دورے کئے۔آج آپ ہم میں موجود نہیں ہیں ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔آمین

دورِ صدارت محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم (1985ء تا 1992ء)

1985 اور 1986ء کے لئے سیدنا حضور انورؒ نے محترم مولانا منیر احمد صاحب خادم کی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت منظوری عطا فرمائی۔آپ کے دور میں مجلس اسی ڈگر پر گامزن رہی اور ترقیات کی منازل طے کرتی رہی۔تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کے کاموں میں اضافہ ہوا۔مجالس میں نمائندگان کے دورے کروائے گئے۔مجالس میں ہونے والے اجتماعات میں نمائندگان مرکز سے بھیجے جانے لگے۔

تبلیغی پروگراموں میں مجالس ایک دوسرے سے بڑھ کر کارگزاری پیش کرنے لگیں۔ ماہ نامہ مشکوٰۃ پہلے سہ ماہی تھا آپ کے دور میں دوماہی اسکی اشاعت ہونے لگی۔ اور 1989ء میں مشکوٰہ میں شمالی بھارت کے احباب کو مدنظر رکھ کر ہندی صفحات بھی دیئے جانے لگے۔ آپ کو بحیثیت صدر مجلس 7 سال خدمت کی توفیق حاصل ہوئی۔ آپ نے نومبر 1985ء سے اس عہدہ کا چارج سنبھالا اور اکتوبر 1992ء تک اس خدمت کو کماحقہ انجام دیا۔

آپ کے دور میں ایوان خدمت (دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت) کی خوبصورت عمارت 1988ء کے آخر میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ آپ کا دور اس لحاظ سے بھی یادرہے گا کہ 1989ء میں صدسالہ جشن تشکر جماعت احمدیہ عالمگیر کے تمام پروگراموں میں مجلس خدام الاحمدیہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور آپ کی راہنمائی اس مناسبت سے مجالس کو ملتی رہی۔ اور یہ سال ایک یادگار سال تھا جس کی یاد اب بھی ہمارے دلوں میں قائم ہے۔ آپ تین مرتبہ صدر خدام الاحمدیہ منتخب ہوئے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 92-1991ء کے لئے ایک سال آپ کی مدت صدارت کی توسیع فرمائی۔

صدسالہ جلسہ سالانہ قادیان 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ قادیان تشریف لائے اس موقع پر آپ نے تمام سیکورٹی کے انتظامات سر انجام دیئے۔ اور خدام نے آپ کی راہنمائی میں اس موقع پر قابل قدر خدمات پیش کیں۔

آپ کی صدارت کے 7 سالوں میں 7 کامیاب سالانہ مرکزی اجتماعات ہوئے۔ آپ کے ہی دور میں پہلی مرتبہ مجلس کو یہ توفیق ملی کہ مرکزی طور پر مؤرخہ 21/ فروری 1991ء کو قادیان میں ایک فری آئی کیمپ کا انعقاد ہوا۔ اس آئی کیمپ کا افتتاح جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع گورداسپور نے کیا۔ اس کیمپ میں ماحول قادیان کے 119 دیہاتوں اور شہروں کے 2461 مریضوں کا چیک اپ کیا گیا اور 121 میجر آپریشن اور 36 مائنر آپریشن کئے گئے۔ اس وقت سے اب تک ہر سال آئی کیمپ کے انعقاد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ 1989ء کے آخر تک مرکزی دفتر میں کوئی بھی عارضی یا مستقل کارکن نہیں ہوتا تھا۔ دفتر کے مخصوص شعبہ جات کے لئے پارٹ ٹائم عملہ ہوا کرتا تھا جسے مجلس الاؤنس دیا کرتی تھی۔ آپ کے دور میں مال کی وصولی کے پیش نظر فروری 1990ء میں مکرم سید فیروز الدین صاحب کو فُل ٹائم انسپکٹر مال کے طور پر رکھا گیا۔

آپ کی صدارت کے آخری سال یعنی 92-1991ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ بجٹ ترقی کرتے کرتے مبلغ 165000 روپے تک پہنچ گیا۔ آپ کا دورصدارت جماعتی صدسالہ تقریبات کے انعقاد کے پیش نظر بہت اہمیت کا حامل ہے اور ہمیشہ یادگار رہے گا اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات قبول فرمائے۔ آمین

دورصدارت محترم ڈاکٹر چوہدری محمد عارف صاحب مرحوم (1992ء تا 1996ء)

93-1992ء اور 94-1993ء کے لئے سیدنا حضور انورؒ نے محترم ڈاکٹر چوہدری محمد عارف صاحب کی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت منظوری عنایت فرمائی۔ آپ کے دور میں بھی مجلس ترقیات پر گامزن رہی اور جملہ شعبہ جات میں قابل تحسین کارگزاری پیش کرتی رہی خصوصاً شعبہ تبلیغ میں ایک نمایاں کارکردگی مجالس پیش کرتی رہیں۔ تبلیغی دورے۔ تبلیغی جلسے، بک اسٹالز، تقسیم لٹریچر، نئی بیعتیں کثرت سے ہوتی رہیں۔

آپ کے دور میں ایم۔ ٹی۔ اے سے استفادہ کرنے کے تعلق سے مجالس میں بیداری پیدا کی گئی۔ چونکہ آپ کے دور میں ایم۔ ٹی۔ اے انٹرنیشنل نیا نیا متعارف ہوا تھا۔ اس سے استفادہ کی خاطر مجالس کو مرکزی طور پر سرکلروں کے ذریعہ ہدایات بھجوائی جاتی رہیں۔

آپ کے دور میں ہی تبلیغی و دیگر مجلس کی ضروریات کے پیش نظر سیدنا حضور انورؒ کی منظوری سے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے پہلی مرتبہ ایک جیپ خریدی جس کے لئے حضور انورؒ نے ازراہ شفقت مبلغ 350000 روپے قرض منظور فرمایا۔ اور مبلغ 370000 روپۓ میں یہ گاڑی خریدی گئی جس کے لئے مکرم رحمت اللہ خان صاحب کو اس کا ڈرائیور مقرر کیا گیا۔ بفضلہٖ تعالیٰ گاڑی کے آجانے کے بعد مجلس کے کاموں میں نیز تبلیغی و تربیتی دورہ جات میں بہت اضافہ ہوا اور دورتک

مرکزی نمائندگان مجلس کے کاموں کو سہولت سے سرانجام دینے لگے۔

آپ کے دور میں ہی علاقائی قیادتوں کا قیام عمل میں آیا تا کہ ہر علاقہ اور ہر صوبہ میں موجود مجالس کی احسن رنگ میں نگرانی کی جاسکے۔ بفضلہٖ تعالیٰ علاقائی قیادت کے قیام کے بعد مجالس میں غیر معمولی ترقی کی روح پیدا ہوئی۔ خاص طور پر ایسے صوبہ جات میں جو قادیان سے بہت دور ہیں اور سفر کی صورت میں 2 دن ضائع ہوتے تھے۔ علاقائی قیادت کے ذریعہ دور کے علاقوں میں مجلس کے کاموں میں تیزی اور بیداری پیدا ہوئی اور آپ ہی کے دور میں صوبائی اجتماعات کا آغاز ہوا۔ آپ کے چار سالہ دور صدارت میں 4 کامیاب مرکزی اجتماعات ہوئے آخری اجتماع میں بھارت کی مجالس سے 190 خدام واطفال کی نمائندگی ہوئی۔ یہ تعداد اس وقت بہت بڑی تعداد تھی جو اجتماع میں شامل ہوئی۔

آپ اب ہمارے درمیان نہیں رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات کو پایہ قبولیت بخشے۔ آمین

دور صدارت محترم مبشر احمد صاحب بٹ
(1996ء تا 1998ء)

سال 97-1996ء اور 98-1997ء کے لئے سیدنا حضور انور ؒ نے محترم مبشر احمد صاحب بٹ کی منظوری بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مرحمت فرمائی۔ مؤرخہ 10/ جنوری 1997ء کو احمدیہ گراؤنڈ میں الوداعیہ اور استقبالیہ تقریب زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مرحوم ومغفور منعقد ہوئی۔ آپ کے دور میں مجالس کے کام اسی نہج پر انجام دئے جاتے رہے۔ تبلیغی وتربیتی میدان میں وسیع کام ہوئے۔

آپ کے دور میں رسالہ مشکوٰۃ کی طباعت میں جدت پیدا کی گئی۔ رسالہ کو بہترین کاغذ پر شائع کیا جانے لگا۔ انگریزی صفحات بھی شامل کئے جانے لگے۔ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ کو مہتممین اور کارکنان کے کاموں کے پیش نظر سیٹ کیا گیا۔ اور مرکزی نمائندگان کے دورہ جات کثرت سے ہوئے خود صدر صاحب مجلس نے بھی مجلسوں کے دورے کئے خاص کر کیرلہ تاملناڈو اڑیسہ اور کشمیر کی مجالس کا جائزہ لیا اور انہیں اور مستحکم کرنے کے لئے مرکزی طور پر مسلسل کام کئے گئے۔

آپ کے دور صدارت میں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ میں ایک لائبریری ”مخزن علم“ کے نام سے قائم ہوئی۔ اس لائبریری کا نام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ؒ نے از راہ شفقت خود تجویز فرمایا۔ اس لائبریری میں ہر موضوع پر کتب موجود تھیں۔ بعد میں سال 2010ء میں اس لائبریری کی کتب کو نور الدین لائبریری میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ لائبریری چونکہ نماز عصر کے بعد کھلا کرتی تھی، خدام اور اطفال نے اس سے بھر پور استفادہ کیا۔

آپ کے دور میں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے لئے ایوان خدمت (دفتر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت) کے مشرقی جانب ملحق قطعہ زمین کے حاصل کرنے کی کارروائی کی گئی۔ سیدنا حضور انور ؒ نے از راہ شفقت اسکی منظوری عنایت فرمائی اور اس پر عمارت کی تعمیر کے لئے رقم بھی منظور فرمائی۔ اس کے ساتھ ہی خدام الاحمدیہ قادیان کے لئے ”جم افزائے صحت“ کے لئے مشینوں کی خرید کے تعلق سے بھی حضور ؒ نے بجٹ منظور فرمایا۔ اور آپ کے ہی دور میں دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں سب سے پہلا کمپیوٹر سیدنا حضور انور ؒ کی منظوری سے آیا۔

آپ کے دور میں دو کامیاب سالانہ اجتماعات ہوئے آخری اجتماع میں 37 مجالس سے 200 سے زائد نمائندگان نے شمولیت کی۔ آپ کے دور میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ بجٹ 98-1997ء مبلغ 6,60,500 روپے تھا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات قبول فرمائے۔ آمین

دور صدارت محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب
(1998ء تا 2004ء)

سال 1998ء میں سیدنا حضور انور ؒ نے محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب کی منظوری بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مرحمت فرمائی۔ آپ کا دور صدارت 6 سال تک رہا اور سال 2004ء میں آپ کا عرصہ صدارت مکمل ہوا۔

آپ کے دور میں باقاعدہ شعبہ تربیت نومبایعین کی منظوری سیدنا حضور انور سے حاصل کی گئی اور نومبایعین جماعتوں میں مجالس کا قیام عمل میں آیا۔ اور نو مبایعین کی تربیت کے لئے منصوبہ بند طریق پر کام

کئے گئے۔ دیگر شعبہ جات میں بھی مجالس نے بہترین کارکردگی پیش کی۔ رسالہ مشکوٰۃ پہلے دو ماہی تھا۔ آپ کے دور میں سن 2000ء سے یہ ماہانہ ہوگیا۔ سال 2000ء میں ہی شمالی بھارت کی نومبایعین مجالس کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک ہندی رسالہ ”راہ ایمان“ جاری کیا گیا۔ رسالہ مشکوٰۃ کا انٹرنیٹ ایڈیشن 2003ء میں شروع کیا گیا۔ آپ کے دور میں پہلی مرتبہ تاملناڈو کے سالانہ اجتماع میں صدر مجلس کا پیغام قادیان سے آن لائن نشر ہوا جو وہاں دیکھا اور سنا گیا۔ علاقائی اور صوبائی اجتماعات میں جدت اور استحکام پیدا ہوا۔ مرکزی اجتماع کے پروگراموں میں جدت پیدا ہوئی۔ سال 2003ء کے اجتماع میں نومبایعین خدام کے لئے علیحدہ اجتماع گاہ بنائی گئی اور ان کے مقابلہ جات پرانی مجالس سے الگ منعقد ہوئے۔ مرکزی اخراجات پر نومبایعین مجالس سے خدام کو قادیان اجتماع پر لانے کا آغاز ہوا۔ نومبایعین ڈیسک کا قیام عمل میں آیا۔

آپ کے دور میں لائبریری ”مخزن علم“ کی توسیع ہوئی اور ایوان خدمت کے ہال میں بہترین ڈھنگ سے قائم کی گئی۔ خدام کے لئے بیٹھنے اور پڑھنے کا عمدہ انتظام کیا گیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے دفتر کی تعمیر بھی آپ کے دور میں ہوئی، اور 2000ء میں یہ خوبصورت عمارت بن کر تیار ہوگئی۔ حضور انورؒ نے اس کا نام ”ایوان طاہر“ رکھا۔ اس دفتر کے ہی جنوبی کمرے میں ”افزائے صحت خدام کلب“ کے نام سے جم کا قیام ہوا اور 8/مئی 2000ء کو اس کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی۔ آپ کے دور میں ہی ACCEd کے نام سے ایک جدید کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر کا افتتاح مؤرخہ 17/اکتوبر 2001ء کو کیا گیا جس میں 12 کمپیوٹر سسٹم رکھے گئے۔

خدمت خلق کے میدان میں آپ کے دور صدارت میں وسیع کام ہوئے۔ چنانچہ 2000ء میں اُڑیسہ میں آنے والے سائیکلون کے بعد آپ خود وہاں جماعتی عہدیداران کے ساتھ مل کر متاثرہ علاقوں میں دورہ کرتے رہے اور متاثرین کو امداد بہم پہنچائی۔ 2002ء میں آنے والے گجرات کے زلزلہ کے موقع پر آپ کی زیر قیادت و نگرانی میں 57 رکنی وفد قادیان سے گجرات روانہ ہوا اور وہاں 20000 سے زائد افراد تک 3500000 روپے کی ریلیف تقسیم کی۔ وہاں روزانہ لنگر لگایا گیا جس سے ہزاروں متاثرین نے استفادہ کیا۔ روزانہ وہاں میڈیکل کیمپ لگایا گیا ہومیو کیمپ لگایا گیا جس سے ہزاروں مریضوں کو دوا دی گئی۔

اشاعتی کاموں میں حضور انورؒ کے خطبات و پروگرام جن میں حضور ایم۔ٹی۔اے پر خود ہوتے ہیں ان کے تراجم مختلف زبانوں میں کرواکر مجالس میں سرکلر کئے گئے۔ اور ایم۔ٹی۔اے سے استفادہ کے لئے مجالس میں سرکلروں کے ذریعہ بیداری پیدا کی گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی مجالس عرفان میں پیش کردہ سوالات اور حضور انورؒ کے جوابات مرتب کر کے مختلف ہندوستانی زبانوں میں تراجم کروائے گئے۔ اور رسالہ جات میں بھی شائع کروائے گئے۔ کیرلہ کی مجالس نے اس تعلق سے 1000 سوالات اور اس کے جوابات پر مشتمل کتاب شائع کی۔

آپ کے دور صدارت کے آخری سال یعنی 2003ء میں مجلس کا سالانہ بجٹ 915000 روپے تک پہنچ گیا۔ آپ کے دور میں چھ کامیاب مرکزی اجتماعات منعقد ہوئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات قبول فرمائے۔ آمین

دور صدارت محترم شعیب احمد صاحب
(2004تا2006ء)

سال 2004ء تا 2006ء کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم شعیب احمد صاحب کی بطور صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منظوری عنایت فرمائی۔ آپ کے دور میں مجلس اپنے طے شدہ پروگراموں پر عمل کرتے ہوئے ترقیات کی منازل طے کرتی رہی۔

آپ کے دور میں نومبایعین کی تربیت کے لئے بہت سے منصوبے بنائے گئے اور پروگرام مرتب کئے گئے جس کے پیش نظر خود آپ نے بھی اور مہتممین نے بھی مجالس کے دورے کئے اور نومبایعین مجالس کی کارکردگی کو بہتر بنایا گیا۔

خدمت خلق کے میدان میں مجلس نے مرکزی طور پر بھی اور مقامی مجالس نے بھی مختلف میڈیکل کیمپ آئی کیمپ، ہومیو پیتھک کیمپ لگائے۔ ماہ اکتوبر 2005ء میں وادی کشمیر میں ایک بھیانک زلزلہ آیا جو بے انتہا جانی و مالی نقصان کا باعث بنا۔ اس موقع پر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے 1100000 (گیارہ لاکھ) روپے کی امداد متاثرین

تک پہنچائی گئی۔مؤرخہ 26/ دسمبر 2004ء کو جنوبی ایشیاء کے بعض ممالک میں خطرناک سونامی کی لہریں تھپن کرآئیں جن سے بھارت کے جنوبی مشرقی ساحلوں پر بھی جانی و مالی نقصان ہوا۔اس موقع پر مجلس کو ہزاروں متاثرین تک ریلیف پہنچانے کا موقع ملا۔ماہ جولائی/اگست 2006ءمیں بھارت کے صوبہ بنگال میں مسلسل بارش اور دریائی طغیانی کے سبب بہت سے علاقے سیلاب کی زد میں آگئے۔اس موقع پر آپ کی زیرقیادت مجلس نے متاثرین کی ہرممکن مدد کی اور ان تک امداد پہنچائی۔

آپ کے دور میں دونوں سالوں میں مجلس کو ڈسٹرکٹ لیول پر دو مرتبہ مسرور فٹ بال ٹرافی ٹورنامنٹ کے انعقاد کی توفیق ملی اور دو مرتبہ فضل عمر سائیکل ریس کامقابلہ جواپنی نوعیت کا الگ ہی مقابلہ تھا کروایا گیا۔انسداد منشیات کے تعلق سے سرائے طاہر قادیان میں ایک Mega aware-ness کیمپ کاانعقاد کیا گیا۔جس میں Red Cross کی ٹیم اور حکومت کے اعلیٰ عہدیداران نے خصوصی شرکت کی۔

آپ کے دور میں ہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد مبارک (مکتوب زیر روانگی VM-636/24-2-2005) پر فروری 2005ءمیں قادیان میں تزئین کا کام شروع ہوا۔اس وقت تزئین کمیٹی مقرر کی گئی جس کے صدر آپ تھے۔اس کمیٹی کے تحت قادیان میں تزئین کا آغاز ہوا۔تزئین کے سلسلہ میں خصوصی پلاننگ کی گئی۔شجرکاری کی مہم چلائی گئی۔قادیان میں خدام نے وقارعمل کے ذریعہ آپ کی زیرنگرانی بہت کام کئے۔تزئین کے کام آپ کے دورصدارت کے بعد بھی جاری رہے۔اب تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں تزئین کے نام سے ایک شعبہ قائم ہو چکا ہے۔

جلسہ سالانہ 2005ء آپ کے دورصدارت میں آیا۔اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز قادیان تشریف لائے۔اس موقع پر آپ کی زیرقیادت اراکین مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو اہم خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔خدام نے آپ کی زیرنگرانی حضور انور کے دورہ کے دوران مستعدی کے ساتھ سیکورٹی اور دیگر انتظامات سرانجام دیئے۔جلسہ سالانہ 2005ء میں آپ افسر خدمت خلق تھے۔جلسہ کے موقع پر بھی سیکورٹی اور دیگر انتظامات خدام الاحمدیہ بھارت نے بحسن وخوبی انجام دیئے۔

آپ کے دور میں دو کامیاب سالانہ مرکزی اجتماعات ہوئے۔آپ نے جب صدر مجلس کا عہدہ سنبھالا اس وقت مجلس کا بجٹ مبلغ 915000روپے تھا دوسرے سال یہ 1443000روپے ہوگیا۔اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات کو بپایۂ قبولیت جگہ بخشے۔آمین۔

دورصدارت محترم محمد اسماعیل طاہر صاحب
(2006ءتا2009ء)

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2006-07اور2007-08ء کے لئے محترم محمد اسماعیل طاہر صاحب کی منظوری بطور صدر مجلس عطا فرمائی۔آپ کے دور میں مجلس کے کام اپنی نہج پر چلتے رہے۔صدر مجلس کا عہدہ سنبھالتے ہی آپ نے بیرونی مجالس کے دورہ جات کا آغاز کیا اور تقریباً اکثر مجالس میں جاکر خود وہاں جائزہ لیا اور اراکین کے ساتھ جلسے میٹنگ وغیرہ کثرت سے کیں اور مرکز سے مجالس کا تعلق استوار کیا۔آپ صدر تزئین کمیٹی قادیان بھی رہے۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مزید ایک سال 2008-09ء کے لئے آپ کی مدت صدارت میں توسیع کی منظوری عنایت فرمائی۔اس سال یعنی 2008ءمیں جلسہ سالانہ کے موقع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد متوقع تھی لہٰذا جملہ سیکورٹی کے انتظامات نیز دیگر انتظامات آپ کی زیر نگرانی کئے جانے لگے۔حضور ہندوستان تشریف لائے۔دہلی میں قیام کیا اور پھر چنئی (تاملناڈو) کا دورہ کیا۔وہاں سے کالیکٹ اور ایرناکلم (کیرلہ) کادورہ کیا اور پھر وہاں سے واپس دہلی تشریف لائے۔تمام سفر کے دوران موصوف کو حضور انور کے ہمراہ رہنے کی سعادت نصیب ہوئی،اور اس دورہ میں سیکورٹی کی تمام تر ذمہ داری موصوف پر ہی تھی جسے موصوف نے احسن رنگ میں سرانجام دیا۔آپ کے دور میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیرنگرانی قادیان میں دارالصناعت کا ادارہ قائم ہوا جس میں نوجوانوں کو مختلف ہنر سکھائے جانے لگے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات قبول فرمائے۔آمین

دورصدارت محترم حافظ مخدوم شریف صاحب
(2009ءتا2014ء)

سال 2009ء میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آئندہ دو سال کے لئے محترم حافظ مخدوم شریف صاحب کی منظوری بطور صدر مجلس عنایت فرمائی۔ آپ کے دور میں مجلس کے کام پہلے کی طرح اسی ڈگر پر ہونے لگے۔ دفتر میں عملہ کی تعداد کم تھی۔ پورے ملک بھارت میں پھیلی ہوئی مجالس کو اگر دیکھا جائے تو دفتر کے کاموں میں اور بھی تیزی اور جدت کی ضرورت محسوس ہو رہی تھی۔ فعال مجالس جن سے روزانہ کی خط وکتابت ہوتی تھی 855 کے قریب تھیں۔ دفتر کی ضرورت کے پیش نظر پہلے ہی سال دفتر کے عملہ میں چار انسپکٹران مال دو محرر درجہ دوم اور ایک مددگار کارکن کا اضافہ کیا گیا۔ ان کارکنان کے آنے کے بعد دفتری کام اور بھی تیزی سے ہونے لگے خاص طور پر چندہ کی وصولی بہت تیزی سے ہونے لگی۔ پہلے سال کا بجٹ 30,80,000روپے تھا جس کے بالمقابل وصولی مبلغ 36,47,098روپے ہوئی اور اس طرح 5,67,098روپے زائد وصولی ہوئی۔

2010ء سے ہندوستان کی مجالس میں جہاں جہاں جمعہ وغیرہ کا خاص اہتمام ہوتا ہے خدام کی منظم رنگ میں سیکورٹی کی ڈیوٹیوں کا آغاز ہوا۔ قادیان میں گو جلسہ سالانہ کے موقع پر مجالس سے خدام آکر ڈیوٹیاں سرانجام دیتے رہے ہیں آپ کے دور میں منظم رنگ میں یہ کام ہونے لگا اور پہلے سے ٹریننگ شدہ خدام جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کے لئے بلائے جاتے رہے۔ جو ٹیموں کی شکل میں یہاں آکر بہترین رنگ میں اپنے فرائض ادا کرتے تھے۔

آپ کے دور میں نومبایعین مجالس کی خصوصی طور پر تربیت کے لئے نیز تربیتی دورہ جات کے لئے مرکز سے نمائندگان کو مسلسل بھجوایا جاتا رہا۔ تبلیغی کارکردگی میں بھی مجالس نمایاں طور پر حصہ لیتی رہیں صوبائی / زونل / مرکزی سطح پر تربیتی کیمپوں کا انعقاد ہوا صوبائی و مقامی سطح کے اجتماعات کثرت سے ہوتے رہے۔ آپ کے دور میں سال 2011-2012ء میں پہلی مرتبہ مجلس کے کاموں میں جدت پیدا کرنے کی خاطر آپ نے بھارت کے جملہ صوبہ جات کے لئے مہتممین میں سے ہر صوبہ کے لئے نگران مقرر کئے۔ بفضلہٖ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں مجالس کے کاموں میں تیزی پیدا ہوئی خاص طور پر نومبایعین کی مجالس میں بہت تبدیلی دیکھنے کو ملی۔ ان مجالس میں اجتماعات جو نہ کے برابر ہوا کرتے تھے کثرت سے ہونے لگے۔

آپ کے دور میں سال 2012ء میں مجلس انصار سلطان القلم کے استحکام کے لئے منظم رنگ میں کارروائی کی گئی۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ اس میں بہت کامیابی حاصل ہوئی۔ اور مجالس سے اس تعلق سے خوشکن رپورٹیں مرکز کو حاصل ہونے لگیں۔

آپ کے دور میں شہری مجالس میں Peace Symposium کے انعقاد کا آغاز ہوا جس میں کثیر تعداد میں غیر مسلموں کو مدعو کیا جاتا اور امن کے بارہ میں اسلامی تعلیمات سے روشناس کیا جانے لگا۔ چنانچہ پہلا Peace Symposium مجلس خدام الاحمدیہ دہلی کو سال 2011ء میں منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

آپ کے دور میں مجالس ہائے بھارت میں مرکز کی جانب سے رسالہ مشکوٰۃ اور اخبار بدر و راہ ایمان جاری کئے گئے۔ یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ آپ کے دور میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص ہدایت پر القرآن نمائش کا آغاز ہوا۔ اس نمائش کی تیاری میں خدام الاحمدیہ کا اہم کردار رہا۔

آپ کے دور میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی شفقت سے قادیان میں احمدیہ ہیلتھ کلب کے نام سے نور ہسپتال کے بیسمنٹ میں ایک عالیشان جم قائم کیا گیا اس جِم کا افتتاح مؤرخہ 11/ جون 2013ء کو ہوا۔ اس سے قبل ایوان طاہر (دفتر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان) میں ایک چھوٹا سا جِم قائم تھا جو خدام کی بڑھتی ہوئی تعداد کی وجہ سے تنگ محسوس ہو رہا تھا۔

ریفریشر کورس عہدیداران کا آغاز بھی آپ کے دَور میں ہوا۔ اسی طرح آپ نے صدر تزئین کمیٹی کے طور پر بھی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کے دَور میں شعبہ تزئین خدام الاحمدیہ سے علیحدہ ہوا لیکن آپ اس کے صدر کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پاتے رہے۔

سال 2014ء میں مجلس کے 75 سال پورے ہونے پر پلاٹینم جوبلی کے طور پر تمام سال مجلس کے پروگراموں کا انعقاد ہوا جس میں علمی و ورزشی مقابلہ جات، جلسے، خدمت خلق کے پروگرام (بلڈ ڈونیشن کیمپ، آئی

کیمپ،میڈیکل کیمپ ،ہومیوپیتھک کیمپ)کثرت سے منعقد کئے گئے۔نیز ٹورنامنٹ وغیرہ کا انعقاد کیا جاتا رہا۔اور آخر میں سالانہ مرکزی اجتماع بڑی شان وشوکت سے منعقد کیا گیا۔

آپ کے دور میں آخری سال مجلس کا بجٹ ترقی کرتے کرتے 7135182 روپے ہوگیا تھا۔آپ کے دور میں چار سالانہ مرکزی اجتماعات بہت کامیابی کے ساتھ منعقد ہوئے۔اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ مساعی کو بپایۂ قبولیت جگہ دے۔آمین

دور صدارت محترم رفیق احمد بیگ صاحب
(2013تا2016ء)

2013ء میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم رفیق احمد بیگ صاحب کی منظوری بطور صدر مجلس عنایت فرمائی۔

آپ کو 4سال تک مجلس کی بہترین صدارت سرانجام دینے کی توفیق ملی۔محترم موصوف نے ممبران مجلس کو لیکر خدام الاحمدیہ کی ترقی کے لئے ہر ممکن سعی کی۔ہندوستان بھر کے خدام واطفال کی تعلیم وتربیت کی غرض سے مختلف منصوبے بنا کر ان پر عمل کیا گیا۔اس کے لئے محترم موصوف نے جہاں ہندوستان بھر کے اکثر صوبہ جات کا دورہ کیا وہاں مجالس کا مرکز سے زیادہ سے زیادہ رابطہ بڑھانے کی کوشش کی۔اسی طرح موصوف کے دورصدارت میں سیدنا حضور انور کے ارشادات پر ہندوستان میں جماعتی طور پر ضلعی نظام کا آغاز ہوا۔محترم موصوف نے ہندوستان بھر کے جملہ اضلاع میں مجلس خدام الاحمدیہ کے نظام کو منظم ومستحکم کرنے کی بھرپور کوشش کی۔محترم موصوف کے عرصہ صدارت میں سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت ارشادات کی روشنی میں ہندوستان بھر میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے منظم طریق پر احمدیت کا پیغام غیروں تک پہنچانے کے لئے Leaflets کی تقسیم کا فریضہ ادا کیا۔

4سالوں پر اگر طائرانہ نگاہ ڈالی جائے تو ہندوستان بھر کی مجالس میں محترم موصوف کی قیادت میں تربیتی پروگرامز نے بھی کافی وسعت اختیار کرلی۔محترم موصوف کے عرصہ صدارت میں ہندوستان کے اکثر صوبہ جات میں قائدین کے ریفریشر کورسز کا اور اسی طرح مقامی اور ضلعی اجتماعات کا انعقاد باقاعدگی کے ساتھ کیا گیا۔نیز ہندوستان کے اضلاع میں ضلعی اجتماعات کے انعقاد میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ان جملہ تعلیمی وتربیتی پروگرامز کے نتیجہ میں ہندوستان بھر کی مجالس میں خاص بیداری پیدا ہوئی۔قائدین و دیگر عہدیداران مجالس کے کاموں میں پہلے سے خاطر خواہ اضافہ ہوا،مجالس میں پیدا ہوئی بیداری کے نتیجہ میں خدام اطفال کے اندر بھی نیا جوش وولولہ پیدا ہوا جس کے نتیجہ میں مقامی ومرکزی پروگراموں میں ہندوستان بھر کے خدام و اطفال کی شمولیت میں بھی اضافہ ہوا۔محترم موصوف کے دورصدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کو مالی طور پر مستحکم بنانے میں بھی نمایاں کام ہوا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے چندہ جات میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے محترم موصوف کی صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تحت ہونے والے مرکزی کاموں میں بھی بہت وسعت آئی۔قادیان دارالامان کی صفائی ستھرائی اور تزئین کے سلسلہ میں سیدنا حضور انور کے ارشادات کی روشنی میں محترم موصوف کے عرصہ صدارت میں منظم طریق پر قادیان میں وقار عمل کا سلسلہ شروع ہوا۔سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف کو سال 2017ء میں قادیان کی تزئین کے لئے صدر تزئین کمیٹی بھی مقرر فرمایا۔موصوف کے عرصہ صدارت میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے تحت ادارہ ACCEd نے بھی کافی ترقی حاصل کی۔اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا ترجمان رسالہ مشکوٰۃ و رسالہ راہ ایمان بھی ترقیات کی راہ پر گامزن ہیں۔اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ مساعی کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔آمین

دورِ صدارت محترم کے طارق احمد صاحب
(2017ءتاحال)

سال 2017ءتا2019ء کے لئے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم کے طارق احمد صاحب کی منظوری بطور صدر مجلس عنایت فرمائی۔آپ کے دور میں مجلس کے قدم ترقیات کی جانب رواں دواں رہے اور کاموں میں وسعت پیدا ہوئی۔نئی مجلسوں کے قیام کے ساتھ ہندوستان کی مجالس کی تعداد میں اضافہ ہوا اور بجٹ میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا۔ نیپال۔ بھوٹان) نے اپنے دورہ ہندوستان کے موقعہ پر مختلف صوبہ جات کے صدر مقام کا محترم صدر صاحب مجلس کے ہمراہ دورہ کیا۔ اور اس موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ کے قائدین اضلاع اور اراکین مجلس عاملہ کے ساتھ تفصیلی میٹنگ کی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں خدام کی تعلیم و تربیت اور دیگر ذمہ داریوں کے حوالہ سے زریں ہدایات دیں جس کے نتیجہ میں مجالس کی کارگذاری میں غیر معمولی تیزی اور بہتری پیدا ہوئی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذلک

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر مجلس خدام الاحمدیہ میں ایک نیا شعبہ ''وقف نو'' کا قیام 2017ء عمل میں لایا گیا اور ''معاون صدر برائے وقف نو'' کی تقرری عمل میں لائی گئی اور مجالس کی ہر سطح پر شعبہ وقف نو کے لئے معاون کا تقرر عمل میں لایا گیا جس کے نتیجہ میں وقف نو خدام و اطفال کی تعلیم و تربیت کی طرف خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور اس کے بہتر نتائج برآمد ہو رہے ہیں۔

2018ء میں حضور انور کی منظوری سے تبلیغ کا خصوصی منصوبہ بنایا گیا اور خاص طور پر خدام کو منظم رنگ میں داعین الی اللہ بنا کر انہیں باقاعدہ ٹریننگ دے کر پھر انہیں دعوۃ الی اللہ کے کاموں میں Involve کیا گیا جس کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ غیر معمولی نتائج برآمد ہوئے ہیں۔ ہر اتوار کو یوم تبلیغ منایا جاتا ہے جس میں خدام بھرپور رنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ اس وقت ہندوستان بھر میں بہت سے خدام فعال داعین الی اللہ بن چکے ہیں اور تبلیغی فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

خدام الاحمدیہ کی آفیشیل ویب سائٹ کو 2018ء میں جدید تقاضوں کے مطابق سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے Update اور دیدہ زیب کیا گیا اور اس میں جدت پیدا کرتے ہوئے خدام کی تعلیم و تربیت، خلافت سے وابستگی جیسے مختلف امور کا اضافہ کیا گیا۔

شعبہ صحت جسمانی کے اعتبار سے ساؤتھ انڈیا کی تمام مجالس کے لئے کرکٹ ٹورنامنٹ کا آغاز سن 2018ء میں کیا گیا جس میں کیرلہ، تاملناڈو، کرناٹک، آندھرا و تلنگانہ کی جملہ مجالس حصہ لیتی ہیں اور Rolling Trophy سے فتحیاب ٹیم کو نوازا جاتا ہے۔

بھارت کے جملہ خدام اراکین کے کوائف کو Digitalize کر کے محفوظ کرنے کا کام نومبر 2017ء سے شروع کیا گیا اور علیحدہ سافٹ ویئر تیار کر کے خدام کے ڈیٹا کو محفوظ کرنے کا کام سرانجام دیا گیا۔

سن 2018ء سے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے خصوصی نمائش کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جس میں مجالس کی کارگذاری کو پیش کیا جاتا ہے جو شاملین اجتماع کے لئے خاص دلچسپی کا موجب بنتی ہے۔

آپ کے دور میں ضلعی سطح کے اجتماعات کے انعقاد میں اضافہ ہوا ہے اور کثیر تعداد مجالس میں اجتماعات بہتر رنگ میں منعقد ہو رہے ہیں جو خدام و اطفال کے تربیتی و تعلیمی معیار میں اضافہ کا موجب بن رہے ہیں۔

آپ نے ہندوستان کے جملہ صوبہ جات کا دورہ کیا اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اعلیٰ توقعات کے مطابق خدام و اطفال اراکین کی تعلیم و تربیت کا جائزہ لیا گیا اور بہتری کی کوششیں کی گئیں۔

خدمت خلق کے کاموں میں بھی مجلس نے کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ چنانچہ 2018ء میں کیرلہ صوبہ میں آئے سیلاب اور 2019ء میں اوڈیشہ صوبہ میں آئے سمندری طوفان میں لوگوں کو بہت نقصان پہنچا۔ اس موقع میں آپ کے زیر قیادت مجلس خدام الاحمدیہ نے ان صوبہ جات میں خدمت خلق کے کاموں کو نہایت خوش اسلوبی سے انجام دیا اور لوگوں تک امداد پہنچائی گئی۔

آپ کے دور میں مرکزی دفتر کو بھی منظم کیا گیا۔ دفتر سے مجالس کے رابطہ کو یقینی بنایا گیا۔ ای میل اور سافٹ ویئر کے ذریعہ دفتر کا مجالس سے رابطہ بنائے رکھنے میں آسانیاں پیدا کی گئیں۔ ادارہ A.C.C.Ed میں موجودہ تقاضوں کے مطابق بعض جدید کورسز کا اضافہ کیا گیا جس کی وجہ سے طلباء کی تعداد میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ خدمات میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

پہلی مرتبہ لوائے خدام الاحمدیہ لہرائے جانے کے مناظر

جلسہ سالانہ قادیان 1939ء کے موقع پر پہلی دفعہ لوائے خدّام الاحمدیہ لہرائے جانے کا منظر

جلسہ سالانہ قادیان 1939ء کے موقع پر پہلی دفعہ لوائے خدّام الاحمدیہ لہرائے جانے کے مناظر

جلسہ سالانہ قادیان 1939ء کے موقع پر جلسہ گاہ کی ایک تصویر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ 1942ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تقسیم ملک سے قبل دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سنگ بنیاد رکھتے ہوئے

تقسیم ملک سے قبل خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نئے تعمیر شدہ دفتر میں صدرِ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحبؒ اور معتمد مکرم ملک عطاء الرحمٰن صاحب

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ قادیان 1944ء کا ایک منظر

پہلا مقامی عَلَمِ انعامی حاصل کرنے والی مجلس
حلقہ مسجد مبارک قادیان

حضرت مصلح موعودؓ اجتماع 1944ء پر معائنہ فرمارہے ہیں

تاریخ اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

اس وقت امت مسلمہ جس قدر انتشار اور افتراق میں پھنسی ہوئی ہے، اس کی مثال تاریخ میں پہلے کبھی نہیں مل سکتی ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تھا کہ میری اُمت 73 فرقوں میں منقسم ہوجائے گی۔ چنانچہ آج مسلمان ہرطرف سے تنزل اور پسماندگی کا شکار ہو رہے ہیں۔خواہ ان ممالک کی بات کی جائے جہاں مسلمان حکومتیں قائم ہوں یا خواہ غیر مسلم ممالک کی بات ہو۔ اور اس پسماندگی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ امت مسلمہ میں اجتماعیت کا فقدان ہے۔ فرقہ واریت کا زور ہے اور مسلمان ایک ہاتھ پر جمع نہیں ہیں۔ جبکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بڑے ہی واضح طور پر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا (آلِ عمران: 104) یعنی اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب کے سب مضبوطی سے پکڑ و اور تفرقہ نہ کرو۔ نیز فرمایا اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ (الحجرات: 11) پس یہاں سوال یہ اٹھتا ہے کہ باوجود ان واضح ارشادات کے کیوں امت مسلمہ آپس میں بیر رکھتی ہے؟ اور کیوں اس امت میں اتنا اختلاف ہے؟ اس سوال کا جواب بھی ہمیں پیارے آقا حضرت محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشادات میں ہی ملتا ہے۔ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا تھا کہ آنے والے مسیح موعودؑ و امام مہدیؑ کے ذریعہ ایک ایسی جماعت قائم ہوگی جو ایک ہاتھ پر جمع ہوگی اور اسکا ایک واجب الاطاعت امام ہوگا۔ اس میں اللہ تعالیٰ خلافت کا روحانی نظام جاری فرمائے گا اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ (انشاء اللہ) جیسا کہ فرمایا ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ثم سکت (مسند احمد بن حنبل) پس اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ پر یہ اپنا خاص فضل نازل فرمایا ہے کہ اس میں روحانی خلافت کا نظام ہے اور اس خلافت کے ذریعہ ہی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی جماعت کا قیام فرمایا جو ایک ہاتھ پر جمع ہے اور جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔

پس خلافت احمدیہ کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے ایسے مواقع جماعت احمدیہ کو اپنے خاص فضل سے میسر فرمائے ہیں کہ جس سے ہم سبھی لوگ ایک کڑی میں پروئے ہوئے اور موتی کی مانند ہو گئے ہیں اپنی روحانی اور

از مکرم تبریز احمد سلیجہ صاحب
مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

اخلاقی ترقی کے سامان کر رہیں ہیں۔ چنانچہ اِن افضال میں سے جہاں جلسہ سالانہ ہے جس کا قیام امام الزمان سید نا حضرت مسیح موعودؑ نے خود الٰہی بشارات کے بنا پر 1891 میں فرمایا تھا جس موقع پر تمام احمدی ایک جگہ پر اپنی روحانی بقاء کے لئے جمع ہوتے ہیں۔ وہیں جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کے لئے سید نا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب المصلح الموعودؓ نے 1938 میں ایک تنظیم کا قیام فرمایا اور اس کا نام مجلس خدام الاحمدیہ تجویز فرمایا۔ اسی سال سے ہی مجلس خدام الاحمدیہ کا باقاعدہ سالانہ اجتماع کا بھی انعقاد کیا جانے لگا۔ ان اجتماعات کے قیام کی سب سے بڑی غرض بھی یہی حضورؓ نے بیان فرمائی کہ جماعت احمدیہ کے نوجوان ان اجتماعات سے اپنی روحانی، اخلاقی اور جسمانی حالت میں ترقی کرسکیں۔ چنانچہ بانی تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

”اس کے بعد میں نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ باتیں تو تمہاری کھیلوں سے تعلق رکھتی ہیں ان کا فائدہ تمہارے جسموں کو پہنچ سکتا ہے لیکن تمہارا کام صرف ان کھیلوں کی طرف متوجہ ہونا اور اپنے جسموں کو درست کرنا ہی نہیں بلکہ تمہارا حقیقی کام اخلاقی اور علمی رنگ میں ترقی کرنا ہے۔ میں نے اپنے خطابات میں بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے اور اس وقت بھی...... کہ خدام الاحمدیہ کو مذہبی، اخلاقی اور علمی رنگ میں کام کرنے کے لئے منظم کیا گیا ہے۔ پس انہیں اپنے اس کام کو کبھی نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔“
(مشعل راہ جلد اول صفحہ 333)

پس 1938 سے ہی ان اجتماعات کا آغاز ہوا اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں 2019ء کا سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اس لحاظ سے تاریخ ساز اجتماع ہے کہ امسال یہ اجتماع 50 واں اجتماع ہوگا (انشاء اللہ تعالیٰ)

قارئین کرام! تقسیم ملک سے قبل کُل 8 اجتماعات کے انعقاد کی مجلس خدام الاحمدیہ کوسعادت ملی اور پھر تقسیم ملک کے بعد چونکہ قادیان میں حالات انتہائی تنگ ہو گئے تھے اس لئے خدائی منشاء کے مطابق کچھ عرصہ تک قادیان میں اجتماعات کا انعقاد نہیں ہوسکا۔ مگر پھر اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے 1978 سے باقاعدہ مجلس خدام الاحمدیہ کو قادیان میں اجتماعات کے انعقاد کی سعادت مل رہی ہے۔ (الحمد للہ علیٰ ذالک)

ذیل میں ان اجتماعات کی تاریخوں کا علی الترتیب ذکر کیا جائے گا۔

سالانہ اجتماعات متحدہ ہندوستان (تقسیم ملک سے قبل)

نمبر شمار	تاریخ	بمقام
پہلا اجتماع	25دسمبر 1938	بمقام مسجد نور قادیان اس اجتماع میں 25 مجالس شامل ہوئیں۔
دوسرا اجتماع	25دسمبر 1939	بمقام زنانہ جلسہ گاہ متصل مسجد نور قادیان اس اجتماع میں لوائے احمدیت پہلی مرتبہ لہرایا گیا۔
	1940	اس سال اجتماع کا انعقاد نہیں ہوسکا۔
تیسرا اجتماع	6تا7فروری 1941	بمقام مسجد اقصیٰ قادیان 250 خدام بیرون قادیان سے شامل ہوئے۔ چونکہ 1940 کے دسمبر میں رمضان المبارک تھا اس لئے یہ اجتماع فروری 1941 میں منعقد ہوا۔
چوتھا اجتماع	17,18اکتوبر 1942	بمقام دار الشکر قادیان 286 خدام بیرون قادیان سے شامل ہوئے
پانچواں اجتماع	22تا24اکتوبر 1943	بمقام دار الشکر قادیان یہ پہلا اجتماع تھا جو سہ روزہ تھا۔ اس میں محترم سر ظفر اللہ خان صاحب نے بھی خطاب فرمایا تھا۔ 45 مجالس سے 687 خدام اور 234 اطفال شامل ہوئے۔
چھٹا اجتماع	13تا15اکتوبر 1944	بمقام دار الانوار قادیان
ساتواں اجتماع	18تا20اکتوبر 1945	بمقام دار الشکر قادیان
آٹھواں اجتماع	18تا20اکتوبر 1946	بمقام دار الشکر قادیان تقسیم ملک سے قبل یہ آخری اجتماع تھا۔
	1947	اس سال اجتماع کا انعقاد نہیں ہوسکا۔

تقسیم ملک کے بعد اجتماعات

نمبر شمار	تاریخ	بمقام
9واں اجتماع	5،6اکتوبر 1978	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 11 مجالس کے نمائندگان شامل ہوئے تقسیم ملک کے بعد پہلا مرکزی اجتماع تھا۔
10واں اجتماع	5تا7اکتوبر 1979	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 11مجالس کے 16نمائندے شامل ہوئے
11 واں اجتماع	10تا12اکتوبر 1980	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 19مجالس کے نمائندگان شامل ہوئے
12واں اجتماع	23تا25اکتوبر1981	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 17مجالس نے شمولیت اختیار کی
13 واں اجتماع	15تا17اکتوبر 1982	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 18مجالس نے شمولیت اختیار کی
14واں اجتماع	14تا16اکتوبر 1983	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 27مجالس کے 64نمائندے شامل ہوئے
15واں اجتماع	26تا28اکتوبر 1984	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 33مجالس کے 77نمائندے شامل ہوئے
16واں اجتماع	18تا20اکتوبر 1985	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 30مجالس کے135نمائندے شامل ہوئے
17 واں اجتماع	10تا12اکتوبر 1986	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 49مجالس کے152نمائندے شامل ہوئے
18 واں اجتماع	9تا11اکتوبر 1987	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 30مجالس کی نمائندگی ہوئی
19 واں اجتماع	21تا23اکتوبر 1988	بمقام ایوان خدمت قادیان 32مجالس کے121نمائندے شامل ہوئے
20واں اجتماع	13تا15اکتوبر 1989	بمقام ایوان خدمت قادیان 33 مجالس کے142نمائندے شامل ہوئے
21واں اجتماع	19تا21اکتوبر 1990	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 32مجالس کے73نمائندے شامل ہوئے
22 واں اجتماع	18تا20اکتوبر 1991	بمقام ایوان خدمت قادیان 24مجالس کے 62 نمائندے شامل ہوئے

نمبر شمار	تاریخ	بمقام
23واں اجتماع	16تا18 اکتوبر 1992	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 28 مجالس کے 100 نمائندے شامل ہوئے
24 واں اجتماع	22تا24 اکتوبر 1993	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 35 مجالس کے 84 نمائندے شامل ہوئے
25 واں اجتماع	21تا23 اکتوبر 1994	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان 48 مجلس سے تقریباً 232 خدام و اطفال نے حصہ لیا
26 واں اجتماع	20تا22 اکتوبر 1995	بمقام صحن مدرسہ احمدیہ قادیان
27واں اجتماع	18تا20 اکتوبر 1996	25 مجالس سے 190 نمائندگان شامل ہوئے
28واں اجتماع	17 تا 19 اکتوبر 1997	دفتر انصار اللہ و ایوان طاہر کے مقام پر منعقد ہوا۔
29واں اجتماع	13تا15 اکتوبر 1998	دفتر انصار اللہ و ایوان طاہر کے مقام پر منعقد ہوا۔ 32 مجالس سے 203 نمائندگان بیرون قادیان نے شرکت کی
30واں اجتماع	28تا30 ستمبر 1999	دفتر انصار اللہ و ایوان طاہر کے مقام پر منعقد ہوا۔ 315 نمائندگان بیرون قادیان نے شرکت کی
31واں اجتماع	25تا27 ستمبر 2000	دفتر انصار اللہ و ایوان طاہر کے مقام پر منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں 15 صوبہ جات سے تقریباً 2500 خدام و اطفال نے شرکت کی۔ اس سال نومبایعین کا الگ سے اجتماع ہوا جس میں کثیر تعداد میں نومبایعین شامل ہوئے
32واں اجتماع	24تا26 ستمبر 2001	دفتر انصار اللہ و ایوان طاہر کے مقام پر منعقد ہوا۔ اس سال بھی نومبایعین کا الگ سے اجتماع ہوا جس میں کثیر تعداد میں نومبایعین شامل ہوئے
33واں اجتماع	19تا21 اکتوبر 2002	مسجد ناصر آباد کے شمالی جانب سرائے وسیم کے مقام پر منعقد ہوا۔ 19 صوبہ جات سے 600 مجالس کے تقریباً 3000 سے زائد نمائندے شامل ہوئے۔ نو مبایعین کا الگ سے اجتماع ہوا۔
34واں اجتماع	11تا13 اکتوبر 2003	مسجد ناصر آباد کے شمالی جانب سرائے وسیم کے مقام پر منعقد ہوا۔ 19 صوبہ جات سے نیز 600 سے زائد مجالس سے 2563 خدام و اطفال شامل ہوئے۔ نومبایعین کا الگ سے اجتماع ہوا جس میں 500 سے زائد نومبایعین بھی شامل ہوئے
35واں اجتماع	5تا7 اکتوبر 2004	مسجد ناصر آباد کے شمالی جانب سرائے وسیم کے مقام پر منعقد ہوا۔ 21 صوبہ جات سے 4100 نمائندگان شامل ہوئے۔ نومبایعین کا الگ سے اجتماع ہوا جس میں 500 سے زائد نومبایعین بھی شامل ہوئے
36واں اجتماع	20 تا 22 اکتوبر 2005	مسجد ناصر آباد کے شمالی جانب سرائے وسیم کے مقام پر منعقد ہوا۔ 20 سے زائد صوبہ جات سے نمائندگان شامل ہوئے۔ کثیر تعداد میں نومبایعین بھی شامل ہوئے۔

نمبر شمار	تاریخ	بمقام
37واں اجتماع	12تا14ستمبر 2006	مسجد ناصر آباد کے شمالی جانب سرائے وسیم کے مقام پر منعقد ہوا۔ 21صوبوں کی 201مجالس سے 1520سے زائد نمائندے شامل ہوئے
38واں اجتماع	23تا25اکتوبر 2007	مسجد ناصر آباد کے شمالی جانب سرائے وسیم کے مقام پر منعقد ہوا۔ 22صوبوں کی 122مجالس سے 1500سے زائد نمائندے شامل ہوئے
39واں اجتماع	اکتوبر 2008	بمقام احمدیہ گراؤنڈ قادیان (مغربی حصہ)
40واں اجتماع	13تا15اکتوبر 2009	بمقام احمدیہ گراؤنڈ قادیان (مغربی حصہ)
41واں اجتماع	19تا21اکتوبر 2010	بمقام احمدیہ گراؤنڈ قادیان (مغربی حصہ)
42واں اجتماع	18تا20اکتوبر 2011	بمقام احمدیہ گراؤنڈ قادیان (مغربی حصہ) 23 صوبہ جات سے 2000سے زائد خدام و اطفال
43واں اجتماع	12تا16ستمبر 2012	بمقام موجودہ احاطہ تعلیم الاسلام اسکول قادیان (دارالانوار) 24 صوبہ جات سے 2400 نمائندگان شامل ہوئے
44واں اجتماع	یکم تا3اکتوبر 2013	بمقام موجودہ احاطہ تعلیم الاسلام اسکول قادیان (دارالانوار) 2530 خدام و اطفال نے حصہ لیا
45 واں اجتماع	18تا20اکتوبر 2014	بمقام موجودہ احاطہ تعلیم الاسلام اسکول قادیان (دارالانوار) 2133 خدام و اطفال شامل ہوئے۔
46واں اجتماع	17تا19اکتوبر 2015	بمقام موجودہ احاطہ تعلیم الاسلام اسکول قادیان (دارالانوار) 2120 خدام واطفال شامل ہوئے۔
47 واں اجتماع	15تا17اکتوبر 2016	اس سال سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع بستان احمد (مردانہ جلسہ گاہ) میں منعقد کیا گیا۔ 2565 خدام واطفال شامل ہوئے۔
48واں اجتماع	13تا15اکتوبر 2017	بمقام بستان احمد (مردانہ جلسہ گاہ) قادیان 23 صوبہ جات سے 1909 خدام واطفال شامل ہوئے۔
49واں اجتماع	12 تا 14 اکتوبر 2018	بمقام بستان احمد (مردانہ جلسہ گاہ) قادیان 22صوبہ جات سے 2518خدام واطفال شامل ہوئے۔
50واں اجتماع	18تا20 اکتوبر 2019(انشاءاللہ)	مورخہ 20،19،18/اکتوبر 2019ء بمقام بستان احمد منعقد ہوگا

انشاءاللہ امسال بستان احمد میں جو اجتماع منعقد ہو رہا ہے یہ 50واں اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے انعقاد کو مبارک فرمائے اور اس کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

تقسیم ملک کے بعد قادیان میں منعقد ہونے والے مرکزی اجتماعات

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ لوائے احمدیت لہراتے ہوئے

حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب 1983ء کے اجتماع کے موقع پر خطاب فرماتے ہوئے

محترم محمد انعام غوری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کا استقبال کرتے ہوئے

مکرم محمد انعام غوری صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے۔

سالانہ ملکی اجتماع 1982ء کے موقع پر حضرت بھائی الہ دین صاحب ؓصحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام انعامات تقسیم کرتے ہوئے

مکرم خورشید احمد انور صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت مکرم جلال الدین نیر صاحب نائب صدر مجلس و صدر اجتماع کمیٹی شکریہ احباب پیش کرتے ہوئے۔

مکرم مولانا حمید الدین شمس صاحب انعام حاصل کرتے ہوئے

مکرم عبد القادر دہلوی صاحب درویش، مکرم چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش اور
محترم چوہدری محمود عارف صاحب درویش سالانہ اجتماع کے موقع پر مشاعرہ کے دوران

سالانہ اجتماع کے موقع پر سامعین کا ایک منظر

سالانہ اجتماع کے موقع پر شاملین خدام و اطفال چائے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے

سالانہ اجتماع کے موقع پر سامعین کا ایک منظر

سالانہ اجتماع کے موقع پر عہد دوہراتے ہوئے

سالانہ اجتماع کے موقع پر خدّام تیاری طعام کی ڈیوٹی دیتے ہوئے

سالانہ اجتماع کے موقع پر دعوت طعام کا ایک منظر

سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلہ رسّہ کشی کا ایک منظر

سالانہ اجتماع کے موقع پر Javelin تھرو کا منظر

سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلہ رسّہ کشی کا ایک منظر

سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلہ سلو سائیکل کا منظر

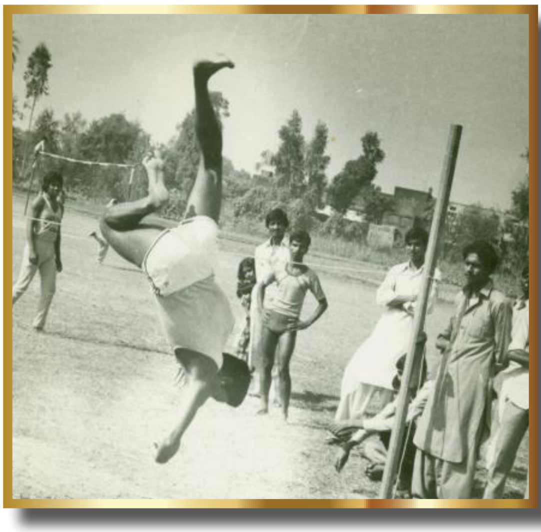

مقابلہ ہائی جمپ

سالانہ اجتماع کے موقع پر چنتہ کنٹہ کی والی بال ٹیم

سالانہ اجتماع کے موقع پر قادیان کی والی بال ٹیم

سالانہ اجتماع کے موقع پر ملکی مجلس عاملہ محترم خورشید انور صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے ساتھ

سالانہ اجتماع کے موقع پر شاملین اجتماع کی ایک یادگار تصویر

سالانہ اجتماع کے موقع پر ملکی مجلس عاملہ کی ایک تصویر

سالانہ اجتماع کے موقع پر شاملین اجتماع کی ایک یادگار تصویر

سالانہ اجتماع کے موقع پر مقابلہ رسّہ کشی کا ایک منظر

1985ء میں اوّل پوزیشن لینے والی مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد کا ایک گروپ فوٹو

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 1995ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 1996ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت منعقدہ 2001ء

سالانہ اجتماع نومبائعین مجالس منعقدہ 2002ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2002ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2004ء

جلسہ سالانہ قادیان 2005ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھارت کی مجالس میں اوّل آنے والی مجلس مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کو علم انعامی دیتے ہوئے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت کی گروپ فوٹو (جنوری 2006ء)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2005ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2007ء

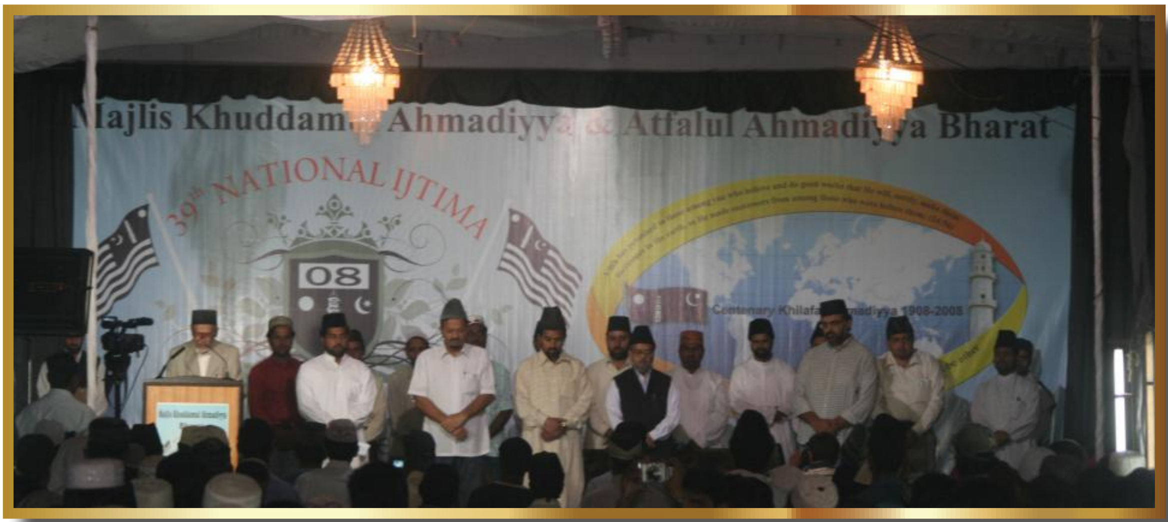

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2008ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2011ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2011ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2012ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2012ء

مجلس کے قیام کی پلیٹینم جوبلی کے موقع پر 2014ء کے سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے موقع پر مہتمم مقامی صاحب علم انعامی حاصل کرتے ہوئے

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2015ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2016ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2016ء

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2017ء کے مختلف مناظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2017ء کے موقع پر ممبران مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا، نیپال، بھوٹان) کے ہمراہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2017ء کے موقع پر موازنہ مجالس میں اوّل آنے والی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان
کی مجلس عاملہ علَم انعامی کے ساتھ محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا، نیپال، بھوٹان) کے ہمراہ

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2018ء کے مختلف مناظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2018ء کے موقع پر اسٹیج کا ایک منظر، اسٹیج پر تشریف فرما ہیں (دائیں سے بائیں) محترم سیّد تنویر احمد صاحب صدر مجلس وقف جدید، محترم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ برائے جنوبی ہند، محترم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، محترم فاتح احمد خان ڈاہری صاحب وکیل تعمیل و تنفیذ (بھارت، نیپال، بھوٹان)، محترم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان، محترم منیر احمد حافظ آبادی صدر مجلس تحریک جدید

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2018ء کے موقع پر حاضرین کا منظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2018ء کے موقع پر محترم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت رپورٹ پیش کرتے ہوئے

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2018ء کے موقع پر محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا، نیپال، بھوٹان) نمائش کو ملاحظہ فرماتے ہوئے

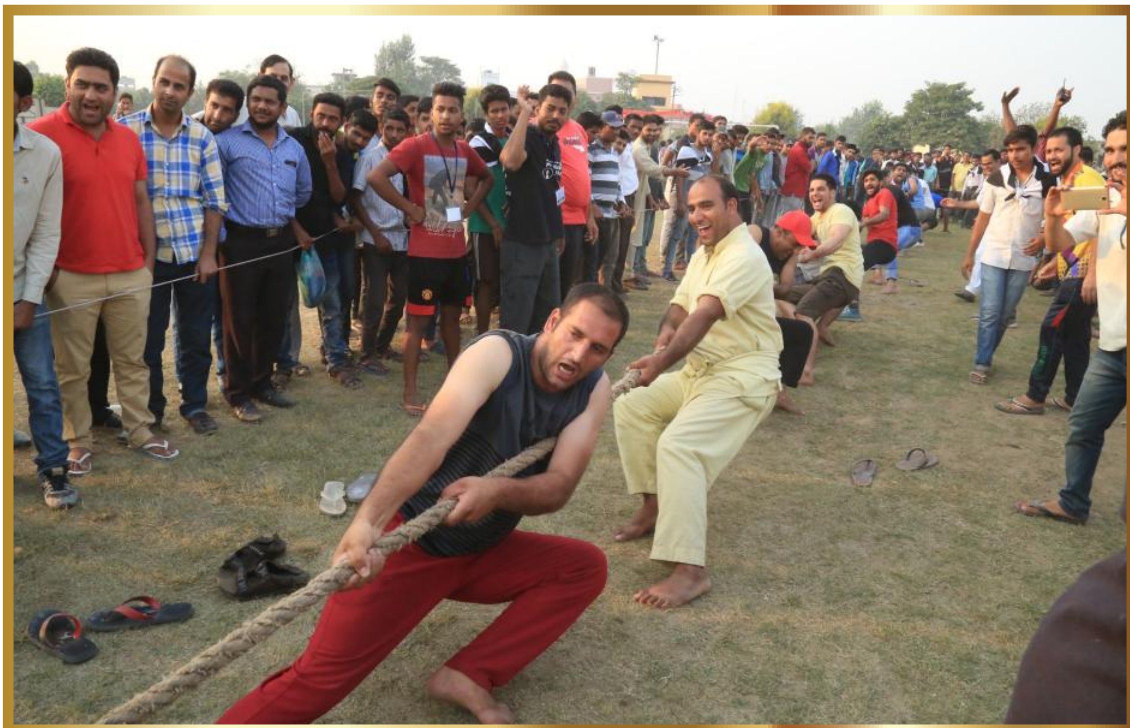

اجتماع 2018ء کے موقع پر مقابلہ رسّہ کشی کا منظر

اجتماع 2018ء کے موقع پر مقابلہ کبڈی کا منظر

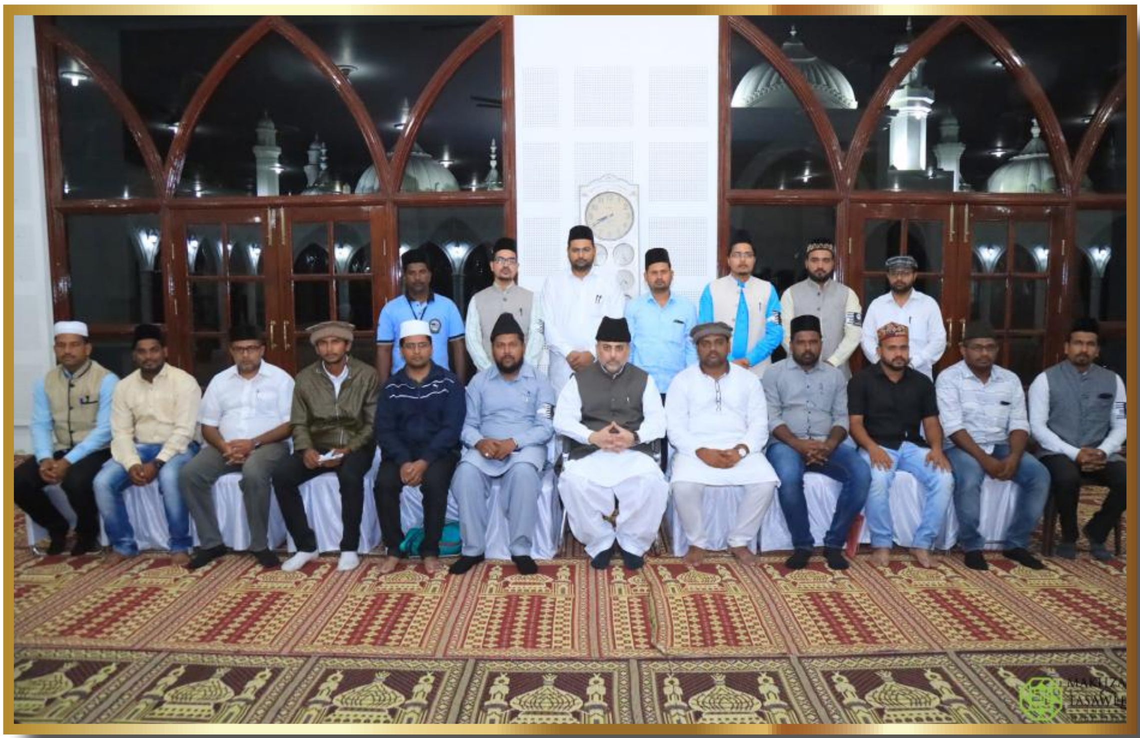

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ کے ساتھ ضلعی قائدین و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

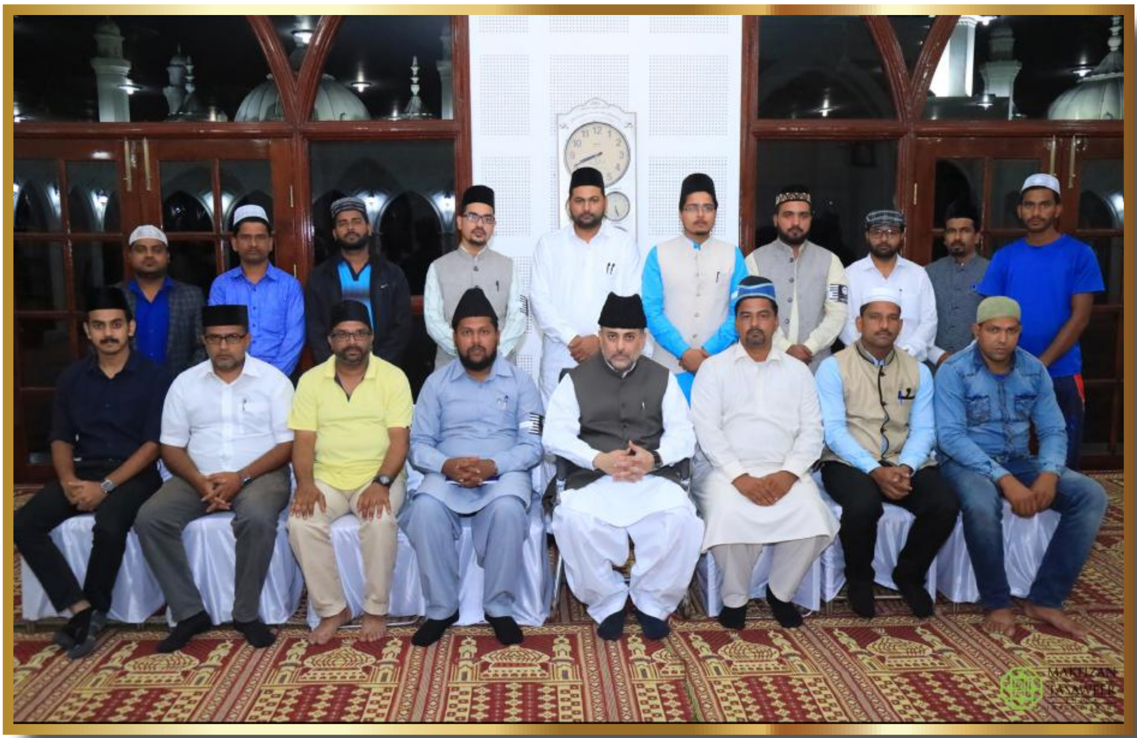

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ کے ساتھ ضلعی قائدین و قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ کے ساتھ ضلع قائدین مجلس خدام الاحمدیہ اوڈیشہ

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ کولکاتا کے ساتھ

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ کے ساتھ ضلعی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ایرناکولم کیرلہ

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ کے ساتھ ضلعی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ میلاپورم کیرلہ

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ کے ساتھ ضلعی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کنور کیرلہ

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ کے ساتھ ضلعی مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ حیدر آباد تلنگانہ

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ کے ساتھ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ دہلی

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کے ساتھ

محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ مجلس عاملہ مجلس خدام الاحمدیہ ممبئی کے ساتھ

اجتماعات کی اہمیت و برکات

مبشر احمد خادم
مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:یَا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِینَ (سورہ توبہ آیت 119)یعنی اے لوگو!! جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو صادقوں کی صحبت اختیار کرنے کا حکم دیا ہے اس ارشاد ربانی کے تحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کے افراد کو جلسہ سالانہ اور ذیلی تنظیمات کے اجتماعات کے موقع پر خصوصی طور پر صحبت صالحین اختیار کرنے اور ذکر الٰہی کی ان مجالس میں شامل ہو کر عبادات اور دعاؤں کے ذریعہ اپنی تربیت اور اصلاح کرتے ہوئے ان مجالس کی روحانی برکات اور فیوض سے اپنی جھولیاں بھرنے کا بہترین موقع میسر آتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کے مقاصد وفوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ
”ان اجتماعوں کے منعقد کرنے کا مقصد یہی ہے کہ افراد جماعت کے کانوں میں نیکی کی باتیں مسلسل پہنچتی رہیں۔ابھی دو مہینے پہلے ہی آپ کا جلسہ سالانہ ختم ہوا ہے اس میں بھی بہت سے علمی اور تربیتی خطاب ہوئے جو بہت سے سننے والوں کے لئے فائدے کا باعث بنے ہوں گے۔بہت سے خدام کو بھی ان تقاریر کو سننے اور پروگراموں میں شامل ہونے کے بعد اپنی اصلاح کی توفیق ملی ہوگی،اس طرف توجہ پیدا ہوئی ہوگی۔لیکن جب جماعت کی مختلف ذیلی تنظیمیں اپنے اجتماعات منعقد کرتی ہیں تو اس میں قدرتی طور پر خاص طور پر توجہ پیدا ہوتی ہے۔لجنہ کو اپنی انفرادیت کا احساس پیدا ہوتا ہے۔انصار کو اپنی اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔خدام کو اپنی اہمیت کا احساس پیدا ہو رہا ہوتا ہے،اور وہ یہ سمجھ رہے ہوتے ہیں کہ ہم بھی جماعت کا ایک اہم حصہ ہیں جس نے اپنے علیحدہ پروگرام بنا کر (عمر اور مزاج کے لحاظ سے مختلف پروگرام تشکیل دیئے جاتے ہیں)ان پروگراموں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جماعت کا ایک فعال حصہ بننا ہے۔اطفال الاحمدیہ میں اپنی ایک انفرادیت اور اہمیت کا احساس ہوتا ہے۔بچے پروگرام کر رہے ہوتے ہیں اور بالکل نوجوان خدام جو ہیں چھوٹی عمر کے پندرہ اور بیس سال کے قریب ان کو اپنی اہمیت کا احساس ہوتا ہے اور ہونا چاہئے۔کیونکہ جب تک کسی قوم کے ہر طبقے کو اور ہر فرد کو اپنی اہمیت کا احساس نہ ہو جائے کہ ہم جماعت کا ایک حصہ ہیں جس کے ساتھ جماعت کی ساکھ اور ترقی وابستہ ہے،اس وقت تک وہ ترقی کی روح نہیں پیدا ہوتی۔ترقی کی روح تب ہی پیدا ہوتی ہے جب قوم کے ہر طبقے میں یہ احساس ہو جائے کہ ہماری ایک اہمیت ہے۔پھر قومیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کی منازل طے کرتی چلی جاتی ہیں۔وہ ترقی کی منازل طے کرتی چلی جانے والی قومیں ہوتی ہیں۔اس لئے حضرت مصلح موعودؓ نے جنہوں نے جماعت کی تمام ذیلی تنظیموں کی بنیاد ڈالی تھی وہ فرمایا کرتے تھے کہ جس جماعت کی ذیلی تنظیمیں بھی فعال ہوں اور جماعتی نظام بھی فعال ہوں اس جماعت کی ترقی کی رفتار کئی گنا ہو جاتی ہے۔۔۔۔اور خدام بھی ذمہ دار ہیں اور پوچھے جائیں گے کہ انہوں نے اپنی ذمہ داریاں ادا کی ہیں یا نہیں۔اور خدام میں کیونکہ نوجوان لڑکے اور مرد شامل ہوتے ہیں جن میں زیادہ طاقت بھی ہوتی ہے اور صحت بھی اچھی ہوتی ہے،صلاحیت بھی ہوتی ہے اس لئے جماعتی ترقی کے لئے خدام کی بہترین تربیت اور فعال ہونا اور تمام پروگراموں میں حصہ لینا تمام ان باتوں پر عمل کرنا جو خلیفۂ وقت کی طرف سے وقتاً فوقتاً کی جاتی ہیں،زیادہ ضروری ہے۔خدام ہی ہیں جنہوں نے مستقبل کی نسل کے باپ بننا ہے اور خدام ہی ہیں جن میں آئندہ نسل کے باپ موجود ہیں۔جو شادی شدہ ہیں اور بچوں والے ہیں وہ آئندہ نسل کے باپ ہیں اور ایک باپ کی اہمیت کے پیش نظر آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں ہے جو باپ اپنی اولاد کو دیتا ہے۔پس یہ تربیت بھی اگلی نسل کی تبھی ہوگی جب آپ لوگ

خود بھی اپنی تربیت کی طرف توجہ دے رہے ہوں گے۔" (بحوالہ مشعل راہ جلد پنجم حصہ سوم صفحہ 493تا495)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا اقتباس سے اجتماعات کے مقاصد و فوائد روزِ روشن کی طرح عیاں ہیں اور اس اقتباس سے ہم بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے اجتماعات کوئی دنیاوی میلے نہیں بلکہ یہ اجتماعات خالصتاً دینی اور روحانی اغراض کے حصول کے لئے منعقد کئے جاتے ہیں۔

جیسا کہ خاکسار نے اپنے مضمون کے شروع میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ ہمارے اجتماعات صحبت صالحین کے حصول کا بہترین ذریعہ ہیں صحبت صالحین کے تعلق سے حدیث میں آتا ہے کہ " حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نیک ساتھی اور برے ساتھی کی مثال ان دو شخصوں کی طرح ہے جن میں سے ایک کستوری اٹھائے ہوئے ہو اور دوسرا بھٹی جھونکنے والا ہو۔ کستوری اٹھانے والا تجھے مفت خوشبو دے گا۔ یا تو اس سے خرید لے گا ورنہ کم از کم تو اس کی خوشبو اور مہک سونگھ ہی لے گا اور بھٹی جھونکنے والا تیرے کپڑوں کو جلا دے گا یا اس کا بدبودار دھواں تجھے تنگ کرے گا۔" (مسلم کتاب البروصلہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

" صحبت میں بڑا شرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 209)

ایک اور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں کہ

" جب انسان ایک راستباز اور صادق کے پاس بیٹھتا ہے تو صدق اس میں کام کرتا ہے لیکن جو راستبازوں کی صحبت کو چھوڑ کر بدوں اور شریروں کی صحبت کو اختیار کرتا ہے تو ان میں بدی اثر کرتی جاتی ہے۔ اس لئے احادیث اور قرآن شریف میں صحبت بد سے پرہیز کرنے کی تاکید اور تہدید پائی جاتی۔ اور رلکھا ہے کہ جہاں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اہانت ہوتی ہو اس مجلس سے فی الفور اٹھ جاؤ۔ ورنہ جو اہانت سن کر نہیں اٹھتا اس کا شمار بھی ان میں ہی ہوگا۔ صادقوں اور راستبازوں کے پاس رہنے والا بھی ان میں ہی شریک ہوتا ہے اس لئے کس قدر ضرورت ہے اس امر کی کہ انسان کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے پاک ارشاد پر عمل کرے حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ملائکہ کو دنیا میں بھیجتا ہے وہ پاک لوگوں کی مجلس میں آتے ہیں اور جب واپس جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے کیا دیکھا۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک مجلس دیکھی ہے جس میں تیرا ذکر کر رہے تھے مگر ایک شخص ان میں سے نہیں تھا تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہیں وہ بھی ان میں ہی سے ہے کہ صادقوں کی صحبت سے کس قدر فائدے ہیں۔ سخت بدنصیب ہے وہ شخص جو صحبت سے دور ہے۔ غرض نفس مطمئنہ کی تاثیروں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اطمینان یافتہ لوگوں کی صحبت میں اطمینان پاتے ہیں امارہ والے میں نفس امارہ کی تاثیریں ہوتی ہیں۔ اور لوامہ والے میں لوامہ کی تاثیریں ہوتی ہیں اور جو شخص نفس مطمئنہ والے کی صحبت میں بیٹھتا ہے اس پر بھی اطمینان اور سکینت کے آثار ہونے لگتے ہیں اور اندر ہی اندر اسے تسلی ملنے لگتی ہے۔

(الحکم 17/جنوری 1904ء صفحہ 1)

پیارے خدام بھائیو!! ہم ہندوستان کے خدام کی یہ خوش قسمتی ہے کہ ہمارا سالانہ ملکی اجتماع مرکز قادیان میں منعقد ہوتا ہے جہاں ہم ملکی اجتماع میں شامل ہو کر بے شمار برکات سے اپنی جھولیاں بھرتے ہیں وہیں دوسری طرف مرکز قادیان دارالامان میں آکر مقامات مقدسہ کی زیارت کرتے ہیں اور ان مقامات میں دعائیں کرنے مسجد مبارک و اقصیٰ میں نماز باجماعت ادا کرنے بیت الدعا میں اسلام کی ترقی کے لئے دعائیں کرنے مزار مبارک سیدنا حضرت اقدس مسیح موعودؑ پر جا کر نبی کریم ﷺ کا سلام حضرت امام مہدیؑ تک پہنچانے کا موقع ملتا ہے۔ دیگر مقامات مقدسہ میں نوافل و ذکر الٰہی کرنے کا قیمتی موقع میسر آتا ہے یہ بھی ملکی مرکزی اجتماع میں شمولیت کی برکات ہیں۔ اسی طرح حضرت مسیح موعودؑ قادیان دارالامان کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

" خدا نے اس ویرانے کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنا دیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ آکر جمع ہوتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 95)

اسی طرح ایک اور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں کہ

”ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلادے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔“

(دافع البلاء روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

حضرت میاں محمد عبداللہ صاحب سنوری صحابی حضرت مسیح موعودؑ نے قادیان آنے پر اپنی کیفیت کا اظہار کچھ اس طرح فرمایا کہ

”میں قادیان آتا ہوں۔۔۔۔یہاں وقتاً فوقتاً یکلخت مجھ پر بعض آیات قرآنی کے معانی کھولے جاتے ہیں اور میں اس طرح محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرے دل پر معانی کی ایک پوٹلی بندھی ہوئی گرا دی جاتی ہے حضرت صاحبؑ نے فرمایا کہ ہمیں قرآن شریف کے معارف دے کر ہی مبعوث کیا گیا ہے اور اس کی خدمت ہمارا فرض مقدر کی گئی ہے۔ پس ہماری صحبت کا یہی فائدہ ہونا چاہئے۔“

(سیرۃ المہدی حصہ اوّل صفحہ 101)

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؓ نے ایک موقع پر فرمایا کہ ”قادیان شریف میں وہی آرام سے رہتا ہے جو درود شریف بہت پڑھتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے اہل بیت سے محبت رکھتا ہے۔ مسجد مبارک میں مکہ اور مدینہ کی برکتیں نازل کی گئی ہیں۔“

(الفضل جولائی 2003ء صفحہ 11)

پیارے خدام بھائیو!! مندرجہ بالا حوالہ جات سے بخوبی اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ مرکز احمدیت قادیان دارالامان کی کس قدر اہمیت ہے اور اس طرح قادیان میں آکر محض للہ وقت گزارنا کس قدر حصول برکات کا باعث ہے۔ پس خصوصاً ملکی مرکزی اجتماع کے موقع پر قادیان دارالامان میں آکر زیادہ سے زیادہ وقت دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارنا چاہئے۔

پیارے دوستو!! امسال قادیان دارالامان میں منعقد ہونے والا سالانہ مرکزی اجتماع تاریخی نقطۂ نظر سے بہت اہمیت کا حامل ہے کیونکہ اس سال اس کو 50 سال پورے ہونے جارہے ہیں لہٰذا ہمارا یہ اجتماع 50واں سالانہ مرکزی اجتماع ہوگا۔ یہ اجتماع ہمارے لئے بہت اہمیت کا حامل ہے اس لئے اس کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنا ہماری ذمہ داری میں شامل ہے۔ اور اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے دردمندانہ دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی گریہ وزاری سے دعائیں کرنی چاہئیں صاحب استطاعت لوگ صدقہ وخیرات کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو اپنے بے شمار فضلوں اور برکتوں سے نوازتا چلا جائے اور اس اجتماع کے بہترین نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین

آخر میں خاکسار سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک روح پرور اقتباس کو درج کرتا ہے جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی اصل غرض بیان فرمائی ہے اور حقیقت میں اجتماعات کی بھی اصل غرض یہی ہے آپ فرماتے ہیں کہ

”تو ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ٹریننگ کے لئے سال میں تین دن جماعت کے افراد اکٹھے ہوتے ہیں اور سوائے کسی اشد مجبوری کے تمام احمدی اس میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ یہی آپؑ کا منشاء تھا۔ کیونکہ ٹریننگ بھی بہت ضروری چیز ہے۔ اس کے بغیر تو تربیت پر زوال آنا شروع ہوجاتا ہے، تربیت کم ہونی شروع ہوجاتی ہے، کمی آنی شروع ہوجاتی ہے، دیکھ لیں دنیا میں بھی اپنے ماحول میں نظر ڈالیں تو ہر فیلڈ میں ترقی کے لئے کوئی نہ کوئی تعلیم مکمل کرنے کے بعد ٹریننگ لینے کے بعد بھی ریفریشر کورس بھی ہورہے ہوتے ہیں۔ سیمینار وغیرہ بھی ہو رہے ہوتے ہیں تاکہ جو علم حاصل کیا ہے اسے مضبوط کیا جائے مزید اضافہ کیا جائے ٹریننگ کے لئے کمپنیاں بھی اپنے ملازمین کو دوسری جگہوں پر بھجواتی ہیں۔ ملک کی فوجیں سال میں ایک دفعہ عارضی جنگ کے ماحول پیدا کرکے اپنے نوجوانوں کی ٹریننگ کرتی ہیں۔ یہ اصول ہر جگہ چلتا ہے تو دین کے معاملے میں بھی چلنا چاہئے۔ اس لئے اپنی دینی حالت کو سنوارنے کے لئے جلسوں پر ضرور آئیں۔ اس سے روحانیت میں بھی اضافہ ہوگا اور دوسرے متفرق فوائد بھی حاصل ہوں گے۔“

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ دوم صفحہ 252 تا 253)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو اجتماعات کی اہمیت کو اپنے پیش نظر رکھتے ہوئے ان روحانی اجتماعات میں شامل ہوکر روحانی برکات اور فیوض سے اپنی جھولیاں بھرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی

از مکرم مرید احمد ڈار
معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

قوموں کی بقاء قوم کے نوجوان ہیں ہر قوم اپنے نوجوان اور اسکی آئندہ آنے والی پود سے زندہ ہے۔اور زندہ قومیں اپنی ظاہری طاقت، دولت، رتبات، بلند بالا عمارات و محلات سے باقی نہیں بلکہ اپنے فعال نوجوان اور منظم اور مرتب نسلوں سے باقی ہیں تاریخ عالم سے معلوم ہوتا ہے کہ جن قوموں نے اپنی شان وشوکت کی فکر کی وہ رفتہ رفتہ مٹ کر بے نام ونشاں اور مفقود ہوگئیں مگر جن قوموں نے اپنے نوجوانوں اور آئندہ آنے والی نسلوں کی فکر کی اور انکی تعلیم و تربیت کی وہ قومیں زندہ ہیں۔اس میں کوئی شک نہیں کہ قوم کے بچے بزرگ اور عورتیں بھی قومی ترقی کا حصہ ہیں اگر وہ اپنی اپنی جگہ قومی بہبود کے لئے کوشش نہ کریں تو قوم کو نقصان ہو سکتا ہے مگر اس حقیقت سے ہم نہیں بھاگ سکتے کہ اگر قوموں کے نوجوان سست ہوجائیں تو قومیں زوال کا شکار ہوجاتی ہیں۔

مشہور قول ہے ”اس قوم کی ترقی کو دنیا کی کوئی طاقت نہیں روک سکتی جس قوم کے نوجوان ذمے دار اور محنتی ہوں، اور کسی قوم کی بربادی کے لیے یہی بات کافی ہے کہ اس قوم کے نوجوان بے فکرے اور کاہل ہوجائیں۔“

دراصل نوجوانی کا زمانہ انسانی زندگی کا ایک سنہرا دور ہے ایک ایسا دور جب کہ انسان ایک ایسے مرحلے سے گزر رہا ہوتا ہے کہ ایک ولولہ جوش ،ہمت، نئی امنگ، نئی سوچ جو پروان چڑھ رہی ہوتی ہے طاقت و توانائی جو ہر مشکل کو برداشت کرے، خداداد صلاحیتیں جو بے زنگ ہوتی ہیں، کام کرنے کا ایک جذبہ، انقلاب لانے کی امنگ، بلند حوصلہ اور مضبوط عزائم غرض قابلیتوں اور صلاحیتوں کا ایک ابال ہوتا ہے۔

دنیا کی تاریخ میں جس قدر ہم انقلاب دیکھتے ہیں ان میں نوجوانوں کا کردار نمایاں نظر آتا ہے ہر دور میں نوجوان نسل کو ابھارا جاتا رہا ہے اور ان کو ملک اور قوم کی مہمات کے لئے متحرک کیا جاتا رہا ہے بڑے بڑے لیڈروں نے اپنے اپنے دور میں اور ادیبوں اور شعراء نے اپنی تحریرات کے ذریعہ سے ہمیشہ اس نسل کو متحرک کیا ہے۔

عقابی رُوح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے اس کو اپنی منزل آسمانوں میں
نہ ہو نومید، نومیدی زوالِ علم و عرفاں ہے
اُمیدِ مردِ مومن ہے خدا کے راز دانوں میں
نہیں تیرا نشیمن قصر سُلطانی کے گُنبد پر
تو شاہیں ہے، بسیرا کر پہاڑوں کی چٹانوں میں

ایک نوجوان کے نام اس نظم میں شاعر مشرق علامہ اقبال نے کس قدر نوجوانوں کو ابھارا ہے اور انکی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔

تاریخ مذاہب میں انبیاء علیہم السلام کی تاریخ کو اگر دیکھا جائے تو انبیاء کا ہدف بھی نوجوان ہی رہے ہیں ہر دور میں انبیاء کی دعوت کو نوجوانوں کی کثرت نے قبول کیا چونکہ عمر رسیدہ لوگ جن عقائد کے پابند ہو کر عمر گزار چکے ہوتے ہیں ان سے کنارہ کرنا ان کے لئے مشکل ہوتا ہے بجائے نوجوان نسل کے جو اپنی عمر کی ابتداء کر رہے ہوتے ہیں اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ نوجوان نسل نے نہ صرف دعوت کو قبول کیا بلکہ بڑی بڑی قربانیاں پیش کی ہیں اور ہر دور میں انبیاء کے مشنوں میں بڑی جدوجہد کی ہے۔

آنحضور ﷺ کو اکثر نوجوانوں نے ہی قبول کیا حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ نے اسلام قبول کیا اور وہ بھی ایسے دور میں جو بظاہر قسم پرسی اور کمزوری کا دور تھا انہوں نے ہزار ہا دشمنیاں مول لیں اور اس صداقت پر ایسے کاربند ہوئے کہ حضور ﷺ کی وفات کے بعد خلفائے راشدین ہوئے دین واحد کے قیام کے اس عظیم الشان مشن میں اصحاب رسول ﷺ نے صدق و وفا کی وہ داستانیں رقم کیں کہ وہ خدا تعالیٰ سے اور خدا تعالیٰ ان سے راضی ہوگیا اور بعض کا

مقام تو اس قدر بڑھ گیا کہ دنیا میں جنت کی بشارات مل گئیں۔ رسول کریم ﷺ اپنے انہی اصحاب کے متعلق فرماتے ہیں

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ

میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں کہ ان میں سے جس کی پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔

رسول کریم ﷺ کے ظل کامل مسیح آخر الزماں کے اس دور میں بھی وہی مثالیں ہم دیکھتے ہیں کہ آپؑ کو بھی خدا تعالیٰ نے صحابہ کی جماعت عطاء فرمائی جن میں اکثر نوجوان تھے اور انہوں نے بھی قربانیوں کی وہی مثالیں قائم کیں جو قرون اولیٰ کے صحابہ نے پیش کی تھیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی صحبت میں رہنے والے ان اصحاب نے اسلامی مہمات میں اپنا سب کچھ قربان کیا اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق وہ لوگ ہوئے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو فرمایا

ینصرك رجال نوحی الیھم من السماء

چنانچہ آپؑ کے مبارک دور میں کئی نوجوانوں نے اپنی زندگیاں وقف کرتے ہوئے تبلیغ اسلام کے لئے پیش کیں اور جانی و مالی قربانیوں کے قابل تقلید نمونے آنے والی نسلوں کے لئے قائم فرمائے ہیں۔ آپؑ نوجوانوں کو خدمت دین کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”اب وقت تنگ ہے میں بار بار یہی نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی جوان یہ بھروسہ نہ کرے کہ اٹھارہ یا انیس سال کی عمر ہے اور ابھی بہت وقت باقی ہے۔ تندرست اپنی صحت پر ناز نہ کرے اسی طرح کوئی اور شخص جو عمدہ حالت رکھتا ہے وہ اپنی وجاہت پر بھروسہ نہ کرے۔ زمانہ انقلاب میں ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے اللہ تعالیٰ صادق اور کاذب کو آزمانا چاہتا ہے۔ اس وقت صدق و وفاء کے دکھانے کا وقت ہے۔ اور آخری موقعہ دیا گیا ہے۔ یہ وقت پھر ہاتھ نہ آئے گا یہ وہ وقت ہے کہ تمام نبیوں کی پیشگوئیاں یہاں آکر ختم ہوجاتی ہیں۔ اس لئے صدق اور خدمت کا یہ آخری موقعہ ہے جو نوعِ انسان کو دیا گیا ہے۔ اب اس کے بعد کوئی موقع نہ ہوگا۔ بڑا ہی بدقسمت وہ ہے جو اس موقع کو کھو دے۔“ (ملفوظات جلد 6 صفحہ 263)

آپؑ نے نوجوانان احمدیت کو خاص طور پر تلقین فرمائی ہے کہ وہ اپنی زندگی کے اس سنہری دور کی قدر کریں۔ چنانچہ آپؑ فرماتے ہیں

”حقیقی پاکیزگی اور حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حصول کے لئے ضرورت اس امر کی ہے کہ اسی زمانہ شباب و جوانی میں انسان کوشش کرے۔ جبکہ قویٰ میں قوت اور طاقت اور دل میں ایک امنگ اور جوش ہوتا ہے۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 197 تا 201)

حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق خلافت احمدیہ کے نظام کو قائم فرمایا اور اسی نظام کی برکت سے آج جماعت احمدیہ کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے افراد ایک تنظیم کے ساتھ جڑے ہیں اور آپس میں مربوط ہر فرد اپنی عمر کی تنظیم کے ساتھ منسلک ہے اور یہ تمام تنظیمیں خلیفہ وقت کے ساتھ اور خلیفہ وقت کی رہنمائی جماعت مومنین کے ساتھ یہ دنیا کا ایک واحد نظام ہے جو آج خلافت کی برکت سے ہم میں قائم ہے خلافت ثانیہ کے بابرکت دور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے جماعت میں ذیلی تنظیمات کا قیام فرمایا چنانچہ مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام بھی عمل میں آیا نوجوانوں کی اس تنظیم کے قیام کی غرض و غایت اسی مقصد کو مدنظر رکھ کر قائم کی گئی تا کہ آنے والی نسلیں اس تعلیم پر کاربند ہوں جس کو خدا تعالیٰ کے مامور اس دنیا میں لیکر آئے چنانچہ بانیٔ تنظیم حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ مجلس خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔:

”میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے بلکہ وہ اسی طرح نسلاً بعد نسلٍ دلوں میں دفن ہوتی چلی جائے آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے تو کل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو اور پرسوں ان کی اولاد کے دلوں میں۔ یہاں تک کہ یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہوجائے ہمارے دلوں کے ساتھ چمٹ جائے اور ایسی صورت اختیار کرلے جو دنیا کے لئے مفید اور بابرکت ہو اگر ایک یا دو نسلوں تک ہی یہ تعلیم محدود رہی تو کبھی ایسا پختہ رنگ نہ دیگی جس کی اس سے توقع کی جاتی ہے۔“

(مشعل راہ صفحہ 82)

جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کا ایک خاص کام یہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کے مقاصد اور مدّعا کو ہمیشہ مدنظر رکھیں اور خود بھی ان تعلیمات پر کاربند ہوں اور آنے والی نسلوں میں ان کو راسخ کریں۔

احمدی نوجوانوں کی تربیت کے حوالہ سے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:

”قومی نیکیوں کے تسلسل کے قیام کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ اس قوم کے بچوں کی تربیت ایسے ماحول اور ایسے رنگ میں ہو کہ وہ ان اغراض اور مقاصد کو پورا کرنے کے اہل ثابت ہوں جن اغراض اور مقاصد کو لیکر وہ قوم کھڑی ہوئی ہو۔ جب تک کسی قوم کا کوئی خاص مقصد اور مدّعا نہیں ہوتا اس وقت تک اس کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ وہ اپنے نوجوانوں کو اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق کوئی تعلیم دلادے یا عام علوم سے وقفیت بہم پہنچادے یا بعض پیشے انہیں سکھادے جب کوئی قوم اتنا کام کرلیتی ہے تو وہ اپنے فرض سے سبکدوش سمجھی جاتی ہے۔ لیکن جب کوئی قوم ایک خاص مقصد اور مدّعا لیکر کھڑی ہوئی ہو تو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اس مقصد اور مدّعا کو نوجوانوں کے ذہنوں میں پورے طور پر داخل کرے اور ایسے رنگ میں ان کی عادات اور خصائل کو ڈھالے کہ وہ جب بھی کوئی کام کریں خواہ عادتاً کریں یا بغیر عادت کے کریں وہ اس جہت کی طرف جا رہے ہوں جس جہت کی طرف اس قوم کے اغراض و مقاصد اسے لیے جا رہے ہوں۔ جب تک کسی قوم کے نوجوان اس رنگ میں کام نہیں کرتے اس وقت تک اسے ترقی حاصل نہیں ہوتی۔“

(خدام الاحمدیہ سے متعلق حضرت مصلح موعودؓ کے خطبات وخطابات کا مجموعہ مشعل راہ صفحہ 49)

نوجوانوں میں دینی روح پیدا کرنا اس تنظیم کی غرض

”احباب کو معلوم ہوگا کہ میں نے مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت خود سنبھال لی ہے۔ میں نے یہ قدم اس لئے اٹھایا ہے کہ نوجوانوں کو زیادہ تر دین کی طرف مائل کیا جائے۔ جہاں تک تنظیم اور حفاظت مرکز کا تعلق ہے۔ خدام الاحمدیہ نے اچھا کام کیا ہے۔ لیکن اس کے قیام کی غرض یعنی نوجوانوں میں صحیح دینی روح پیدا کی جائے۔ پوری نہیں ہوئی۔ حقیقت یہ ہے روحانی جماعتوں کا اوڑھنا بچھونا سب روحانی ہوتا ہے۔ اس میں کوتاہی ہوجائے تو اصل مقصد فوت ہوجاتا ہے۔ اس وجہ سے صدارت میں نے خود سنبھال لی ہے تاکہ میں خود براہِ راست اس کی نگرانی کرسکوں۔“

(مشعل راہ صفحہ 634)

نوجوان قوم کے امین ہیں

”ہماری جماعت کے ہر بچے، ہر جوان، ہر عورت اور ہر مرد کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالیٰ نے اپنی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا جو اہم کام کیا ہے اس سے بڑھ کر دنیا کی کوئی امانت نہیں ہوسکتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں بعض لوگ بھیڑ بکریوں کے گلّے کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں بعض لوگ گورنمنٹ کے خزانہ کے پہرہ دیتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ فوجوں میں بھرتی ہو کر اپنے ملک کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کے مقابلے میں دنیا کی بادشاہتیں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں بلکہ ان کو اس سے اتنی بھی نسبت نہیں جتنی ایک معمولی کنکر کو ہیرے سے ہوسکتی ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اسلام احمدیت کی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لو اور اس غرض کے لئے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کردو تاکہ ایک کے بعد دوسری نسل اور دوسری کے بعد تیسری نسل اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے۔“

(مشعل راہ صفحہ 921)

موجودہ دور اور عالم شباب

موجودہ دور میں نوجوانوں کی بے راہ روی نوجوان طبقہ کی اخلاقی پستی نوجوانوں کی ایک بڑی تعداد کو گمراہ کرنے کی کاروائیاں ان کے اندر غلط عقائد کو راسخ کرنے کی کوشش نوجوانوں کو مذہب کے نام پر ان کے جذبات کو انگیخت کرکے غلط راہوں پر ڈالنا اسلام جیسے پر امن مذہب کے نام پر نوجوانوں کو انتہاپسندی پر آمادہ کرنا اور معصوموں کا قتل عام کروانا اور اسلام کے نام کو داغدار کرنا یہ سب اسلام کی صحیح تعلیمات سے دوری کا نتیجہ ہے اس زمانہ کے امام کے انکار کا نتیجہ ہے اللہ تعالیٰ کا ہم احمدی نوجوانوں پر یہ فضل ہے کہ اس دور میں جہاں نوجوانوں کی یہ حالت ہے کہ

ان کے نام نہاد علماء انہیں غلط راہوں پر ڈال دیتے ہیں ہمیں اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے مامور کو ماننے کی توفیق دی اور اسکی برکت سے آج ہمیں خلافت احمدیہ جیسے روحانی نظام کے تحت رہنے کی سعادت بخشی ہے جہاں قدم قدم پر ہماری رہنمائی کرنے والا خلیفہ ہم میں موجود ہے جس نظام سے دنیا دور ہے۔ وہ بابرکت نظام آج ہمیں نصیب ہے۔

در جوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبری

مذاہب عالم کی تاریخ انبیاء کی ابتدائی زندگی کو خاص طور پر عالم شباب کو بطور صداقت کے پیش کرتی ہے کہ کس طرح ایام جوانی میں انہوں نے پارسائی کی زندگی گزاری ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے بھی ان کی زندگی کا وہ حصہ نوجوانوں کے لئے قابل تقلید نمونہ ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اصلاح کے لئے یہ رہنما اصول بیان فرمایا جس کو ہمیں مدنظر رکھنا چاہئے فرمایا۔

"جو شخص مصلح بننا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ پہلے خود روشن ہو اور اپنی اصلاح کرے۔ دیکھو یہ سورج جو روشن ہے پہلے اس نے خود روشنی حاصل کی ہے۔ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ ہر ایک قوم کے معلم نے یہی تعلیم دی ہے، لیکن اب دوسرے پر لاٹھی مارنا آسان ہے، لیکن اپنی قربانی دینا مشکل ہوگیا ہے۔ پس جو چاہتا ہے کہ قوم کی اصلاح کرے اور خیر خواہی کرے وہ اس کو اپنی اصلاح سے شروع کرے۔ قدیم زمانہ کے رشی اور اوتار جنگلوں اور بنوں میں جاکر اپنی اصلاح کرتے تھے۔ وہ آج کل کے لیکچراروں کی طرح زبان نہ کھولتے تھے جب تک خود عمل نہ کر لیتے تھے۔ یہی خدا تعالیٰ کے قرب اور محبت کی راہ ہے۔ جو شخص دل میں کچھ نہیں رکھتا اس کا اپنا بیان کرنا پرنالہ کے پانی کی طرح ہے جو جھگڑے پیدا کرتا ہے۔ اور جو نور معرفت اور عمل سے بھر کر بولتا ہے وہ بارش کی طرح ہے جو رحمت سمجھی جاتی ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم صفحہ 162)

موجودہ دور میں فحاشی اس قدر عام ہے کہ ہر طبقہ انسان اس میں ملوث ہے ابلیسیت نے خاص طور پر نوجوان نسل کو نشانہ بنا کر دہریت کی جڑیں قائم کر دی ہیں۔ بے حیائی، جنگ وجدال، مذہبی منافرت، نشے کی لت جیسی اخلاقی برائیوں نے اس نسل کو اپنی گرفت میں لے لیا ہے۔

جدید ایجادات میں جہاں انسان کی سہولیات ہیں وہیں ان ذرائع سے خاص طور پر نوجوانوں کے اخلاق کو تباہ کرنے والی فحاشیت اور بے حیائی کو بڑی تیزی کے ساتھ پھیلایا جارہا ہے اس سلسلہ میں ہمارے پیارے آقا ہر وقت ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلا رہے ہیں کہ ہم ان ذرائع سے پھیلنے والی زہریلی کاروائیوں سے اپنے آپ کو بچائیں چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

"یاد رکھیں کہ آپ مجلس خدام الاحمدیہ کے ممبران ہیں جو احمدی نوجوانوں کی تنظیم ہے۔ اس کے بانی حضرت مصلح موعودؓ کی یہ نصیحت آپ بار بار سنتے رہتے ہیں کہ۔ "قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہوسکتی۔"

اس نصیحت کو عملی جامہ پہنانے کی ضرورت ہے۔ ہر وقت اپنی برائیوں اور کمزوریوں کے جائزے لیتے رہیں۔ ان کے اسباب اور وجوہات معلوم کریں۔ ان ذرائع سے آگاہی حاصل کریں جن سے یہ کمیاں دور کی جاسکتی ہیں..... زمانے کی ایجادات اور سہولتوں سے فائدہ اٹھانا منع نہیں ہے۔ ان کے ذریعہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مددگار بننا ہے نہ کہ بے حیائی، بے دینی اور بے اعتقادی کے زیر اثر اپنے آپ کو دشمن کے حوالے کرنا ہے۔ یاد رکھیں کہ عملی اصلاح سے آپس کی لڑائیاں، مال کی ہوس، ٹی وی اور دوسرے ذرائع پر بیہودہ پروگراموں کو دیکھنا، دوسرے کے احترام میں کمی وغیرہ سب برائیاں ختم ہوجائیں گی۔"

(بحوالہ پیغام برموقع سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2018)

اپنی اس عمر کو اک نعمتِ عظمیٰ سمجھو بعد میں تا کہ تمہیں شکوۂ ایام نہ ہو

قوموں کی کامیابی کے لئے کسی ایک نسل کی درستگی کافی نہیں ہوتی۔ جو پروگرام بہت لمبے ہوتے ہیں وہ اسی وقت کامیاب ہوسکتے ہیں جبکہ متواتر کئی نسلیں ان کو پورا کرنے میں لگی رہیں یہی حال اللہ تعالیٰ کی تعلیمات کا ہے اس کی بعض تعلیمیں بھی تبھی پختہ ہوتی ہیں اور تبھی ان کا قوام عمدہ اور اعلیٰ ہوتا ہے جب متواتر کئی نسلیں ان کو اختیار کرتی چلی جائیں۔ جب مسلسل کئی نسلیں ان تعلیموں پر عمل کرتی چلی جاتی ہیں تب وہ ایک نئی شکل اختیار کر لیتی ہیں اور دنیا کے لئے حیرت انگیز طور پر مفید بن جاتی ہیں۔"

(مشعل راہ صفحہ 79-81)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ان زریں نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زیارت قادیان کی اہمیت اور برکات

از مکرم محمد شریف کوثر صاحب
معاون صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسلمانوں کو مخاطب ہو کر فرمایا تھا

لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ، مَسْجِدِي هٰذَا وَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الْاَقْصٰی۔

(صحیح مسلم کتاب الحج باب فضل المساجد الثلاثۃ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کجاوے نہ باندھے جاویں مگر تین مسجدوں کی طرف۔ میری اس مسجد (مسجد نبوی مدینہ منورہ) اور مسجد حرام (خانہ کعبہ) اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

اسی مسجد اقصیٰ کا ذکر قرآن مجید میں ہے:

سُبْحٰنَ الَّذِي اَسْرٰی بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَى الَّذِي بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ

(بنی اسرائیل:2)

ترجمہ: پاک ہے وہ جو رات کے وقت اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا جس کے ماحول کو ہم نے برکت دی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"مسجد اقصیٰ سے مراد اس جگہ یروشلم کی مسجد نہیں بلکہ مسیح موعود کی مسجد ہے جو باعتبار بُعد زمانہ کے خدا کے نزدیک مسجد اقصیٰ ہے"۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 19، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 19)

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں

"سیر مکانی کے لحاظ سے خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مسجد الحرام سے بیت المقدس تک پہنچا دیا"۔

(خطبہ الہامیہ صفحہ 21)

اسی طرح ایک اور مقام پر آپؑ فرماتے ہیں

"سیر روحانی کے لحاظ سے آنجناب کو شوکت اسلام کے زمانہ سے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ تھا برکات اسلامی کے زمانہ تک جو مسیح موعود کا زمانہ ہے پہنچا دیا۔"

(خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۱)

مذکورہ بالا حدیث اور بعض دوسری احادیث پر اگر غور کیا جائے تو واضح ہوتا ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسلمانوں کو نصیحت فرمائی تھی کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد روحانی اور دینی استفادہ کے لئے صرف اور صرف مدینہ کی "مسجد نبوی" اور "خانہ کعبہ" اور مسیح موعود علیہ السلام کی مسجد اقصیٰ کی طرف ہی سفر اختیار کیا جائے اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو 14 مرتبہ الہاماً فرمایا:

يَاْتُوْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ"۔ (تذکرہ صفحہ 50)

یعنی اس کثرت سے لوگ تیری طرف آئیں گے کہ جن راہوں پر وہ چلیں گے وہ عمیق ہو جائیں گے۔

زمین قادیاں اب محترم ہے ...... ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

قادیان کی اہمیت حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات کی روشنی میں

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ قادیان کے متعلق فرماتے ہیں:

"خدا نے اس ویرانے کو یعنی قادیان کو مجمع الدیار بنا دیا کہ ہر ایک ملک کے لوگ آکر جمع ہوتے ہیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 95)

اسی طرح آپؑ فرماتے ہیں

”ایک دن آنے والا ہے جو قادیان سورج کی طرح چمک کر دکھلادے گی کہ وہ ایک سچے کا مقام ہے۔“

(دافع البلاء، روحانی خزائن جلد 18 صفحہ 231)

”مجھے دکھایا گیا ہے کہ یہ علاقہ اس قدر آباد ہوگا کہ دریائے بیاس تک آبادی پہنچ جائیگی۔“

(تذکرہ ایڈیشن پنجم صفحہ 666)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک کشف کے متعلق فرماتے ہیں

”ہم نے کشف میں دیکھا کہ قادیان ایک بڑا عظیم الشان شہر بن گیا اور انتہائی نظر سے بھی پرے تک بازار نکل گئے۔ اُونچی اُونچی دومنزلی یا چو منزلی یا اس سے بھی زیادہ اونچے اونچے چبوتروں والی دوکانیں عمدہ عمارت کی بنی ہوئی ہیں۔ اور موٹے موٹے سیٹھ بڑے بڑے پیٹ والے جن سے بازار کو رونق ہوتی ہے، بیٹھے ہیں اور ان کے آگے جواہرات اور لعل اور موتیوں اور ہیروں روپوں اور اشرفیوں کے ڈھیر لگ رہے ہیں۔ اور قسما قسم کی دکانیں خوبصورت اسباب سے جگمگا رہی ہیں۔ یکّے، بگھیاں، ٹمٹم، فٹن، پالکیاں، گھوڑے، شِکرمیں، پیدل اس قدر بازار میں آتے جاتے ہیں کہ مونڈھے سے مونڈھا بھِڑ کر چلتا ہے اور راستہ بمشکل ملتا ہے۔“

(تذکرہ۔ایڈیشن پنجم صفحہ 343)

مقدّس مقامات

حضرت میاں محمد عبد اللہ صاحب سنوری ؓ صحابی نے قادیان آنے پر اپنی کیفیت کا اظہار کچھ اس طرح فرمایا:

” میں قادیان آتا ہوں...یہاں وقتاً فوقتاً یکلخت مجھ پر بعض آیاتِ قرآنی کے معانی کھولے جاتے ہیں اور میں اس طرح محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرے دل پر معانی کی ایک پوٹلی بندھی ہوئی گرادی جاتی ہے۔حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمیں قرآن شریف کے معارف دے کر ہی مبعوث کیا گیا ہے اور اسی کی خدمت ہمارا فرض مقرر کی گئی ہے۔ پس ہماری صحبت کا یہی فائدہ ہونا چاہئے۔“

(سیرت المہدی حصہ اول صفحہ 101)

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

”قادیان شریف میں وہی آرام سے رہتا ہے جو درود شریف بہت پڑھتا ہے اور حضرت مسیح موعودؑ کے اہلِ بیت سے محبت رکھتا ہے۔ مسجد مبارک میں اللہ تعالیٰ نے مکہ اور مدینہ کی برکتیں نازل کی ہیں۔“

(الفضل انٹرنیشنل جولائی 2003ء)

قارئینِ کرام حقیقت یہ ہے کہ قادیان کا ذرہ ذرہ مقدس و قابلِ احترام ہے۔علاوہ ان پیشگوئیوں کے جو اس قادیان کے ذریعہ پوری ہوئیں اور ہورہی ہیں۔ اس کی خاک کو کم و بیش 73 سال مسیح پاک کی قدم بوسی کا شرف و فخر حاصل ہوتا رہا۔ اور آپ کی سانسیں اس کی فضاؤں اور ہواؤں کو معطر اور مطہر بناتی رہیں۔

اسوۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں
مقدس مقامات کی تعظیم و تقدیس

عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ اِنِّي لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَ لَا تَنْفَعُ وَ لَوْ لَا اَنِّي رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عَلَيْهِ وَسلم يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ۔

(صحیح بخاری، کتاب المناسک، باب ماذکر فی الحجر الاسودِ)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اُسے چوما اور پھر اُسے مخاطب کر کے فرمایا، میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ نفع۔ اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے چومتے نہ دیکھتا تو تجھے ہر گز بوسہ نہ دیتا۔

(استدلال): ایک پتھر کو رسول کریم ﷺ کے بوسہ نے مسلمانوں کے نزدیک قابل احترام و قابل محبت بنادیا۔ اسی طرح ہر وہ جگہ و مقام جسے آنحضرت ﷺ کی بعثت ثانیہ کے مظہر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ وہ بھی تاریخی بن گئی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”وَاِنَّهُ خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَاَنَا خَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ۔ لَا وَلِيَّ بَعْدِی اِلَّا هُوَ مِنِّی وَعَلٰی عَهْدِی۔ وَاِنِّیْ اُرْسِلْتُ مِنْ رَبِّیْ بِكُلِّ قُوَّةٍ وَبَرَكَةٍ وَعِزَّةٍ۔“

(خطبہ الہامیہ صفحہ 70، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 70)

(ترجمہ) : اور وہ (یعنی محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم) خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں، مگر وہ جو مجھ سے ہوگا۔ اور میرے عہد پر ہوگا۔ اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکات اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

اس عبارت سے واضح ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”خَاتَمُ الْاَوْلِيَاءِ“ ہیں۔

ملفوظات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ”ولی اللہ“ کی صفات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ” اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں قبول کرتا ہے۔ اور نہ صرف اس کی دعائیں قبول کرتا ہے بلکہ اس کے اہل و عیال۔ اس کے احباب کے لئے بھی برکات عطا کرتا ہے۔ اور صرف یہاں تک ہی نہیں بلکہ اُن مقاموں میں برکت دی جاتی ہے جہاں وہ ہوتے ہیں اور زمینوں میں برکت رکھی جاتی ہے اور ان کپڑوں میں برکت دی جاتی ہے جن میں وہ ہوتے ہیں۔“

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد سوم صفحہ 595، 27 فروری 1904ء)

مضمون کی اہمیت

قرآن مجید نے ایسے تمام مقامات کو جن سے اللہ تعالیٰ کے نشانات کا تعلق ہے ”شَعَآئِرَ اللهِ“ کہا ہے۔ اور اس کی تعظیم کو ”تقوی القلوب“ سے منسلک کر دیا ہے۔ سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ آیت قرآنی ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔ (الحج 22-33) کی تفسیر تحریر فرماتے ہیں:

”......پس جو شخص ان مقامات کا ادب کرتا ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوا......چونکہ یہ ادب اُس کے دل کے تقویٰ اور خشیت الٰہی کی وجہ سے ہوگا، اِس لئے طبعی طور پر اس کی دلی پاکیزگی کا اس کے ظاہر پر بھی اثر پڑے گا۔ اور اسی طرح وہ ظاہری اور باطنی دونوں طور پر نیکیوں سے آراستہ ہوجائے گا......“

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ ۴۷)

یہ ایک طبعی اور قدرتی بات ہے کہ انسان جس سے محبت کرتا ہے اُس کی یادگاروں سے بھی محبت کرتا ہے۔ اُن کو دیکھنا، اور ان کے دیدار کرنا چاہتا ہے۔ اس لئے زندہ قوموں نے اپنے انبیاء اور بزرگان کی یادگاروں کو محفوظ رکھا، اور اپنی آنے والی نسلوں اور اولادوں کو ان سے متعارف کرواتے گئے۔ اور اس کی سب سے بڑی مثال صفا اور مروہ نیز مناسک حج ادا کرنے والے مقامات ہیں۔ صدیوں سے اُن کی عظمت اور تقدس مسلمانوں کے دلوں میں قائم ہے۔

مشرقی پنجاب وہ علاقہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مظہر حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام مسیح موعود و مہدی معہود کے ظہور کے لئے منتخب فرمایا ہے۔ یہاں بھی بہت سے ایسے مقامات ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یادگار ہونے کی

وجہ سے مقدس ومعزز ہو گئے۔ یہی وہ ملک ھند ہے جہاں آدم ثانی کا نزول ہوا جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”سرزمین ھند میں ایسی ہی شہرت مجھ کو دی
جیسے ہووے برق کا اک دم میں ہر جا انتشار
پھر دوبارہ ہے اتارا تو نے آدم کو یہاں
تا وہ نخل راستی اس ملک میں لاوے ثمار“

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ 97، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 127، درثمین صفحہ 150)

مرور زمانہ ہمیں بڑی تیزی سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عصری اعتبار سے دور کرتا چلا جارہا ہے۔ اور بہت سے خدام بھائی تاریخ سے آگاہ نہیں ہو پارہے۔ یہ امر بے حد ضروری ہے کہ ہم ان مقامات کے متعلق معلومات حاصل کریں اور انہیں اپنے دلوں میں بٹھائیں اور ان مقامات سے بار بار قادیان کی زیارت کر کے فائدہ اٹھائیں۔ مقدس مقامات کے متعلق صحیح معلومات کا یہ بھی فائدہ ہوتا ہے کہ انہیں سننے والا یا پڑھنے والا جب اس مقام پر جاتا ہے تو اس پر ایک خاص روحانی اثر ہوتا ہے۔ اُس کا دل دعا کے لئے پسیج جاتا ہے۔ اور اُن مقامات پر اُس کی روح آستانہ رب العزت کے سامنے سربسجود ہو جاتی ہے۔

یہاں یہ تحریر کرنا بھی ضروری ہے کہ ”مقامات“ اپنی ذات میں مقدس یا غیر مقدس اہم یا غیر اہم نہیں ہوا کرتے بلکہ ان میں ظاہر ہونے والا واقعہ اُسے مقدس و تاریخی اور یادگار بنا دیتا ہے۔ مکّہ مکرمہ کے گرد و نواح میں بہت سی غاریں تھیں لیکن وہ قابل تقدس و احترام نہ بن سکیں۔ لیکن غار حراء و غار ثور انہی کی طرح کی دو غاریں مٹی اور پتھر کی تھیں۔ وہ اپنی مٹی اور پتھر کی وجہ سے مقدس نہ بنیں بلکہ اُن میں رونما ہونے والے واقعات نے انہیں معزز بنا دیا اور وہ شعائر اللہ میں شمار ہونے لگیں۔

ایک عربی شاعر کہتا ہے:

أَمُرُّ عَلى الدِيارِ دِيارِ لَيلى
أُقَبِّلَ ذا الجِدارَ وَذا الجِدارا

وَما حُبُّ الدِيارِ شَغَفنَ قَلبي
وَلَكِن حُبُّ مَن سَكَنَ الدِيارا

(رسالہ البرالقال مجموعہ رسائل صفحہ 141)

میں بہت سے گھروں کے پاس سے گزرتا ہوں۔ اور لیلیٰ کے گھر سے بھی گزرتا ہوں۔ میں لیلیٰ کے گھر کی کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں کبھی اس دیوار کو چومتا ہوں۔ گھر کی محبت کی وجہ سے میرا دل ایسا نہیں کرتا، بلکہ جو اس میں مکین رہا اس کی محبت کی وجہ سے میں ایسا کرتا ہوں۔

حقیقت یہی ہے کہ گھروں اور مقامات سے محبت صرف اس پیارے مکین و حبیب کی وجہ سے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوا تھا اور ان مقامات سے اُس کی یادیں وابستہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک الہام سے یہ بھی علم ہوتا ہے کہ آپ سے تعلق رکھنے والی اشیاء بھی بابرکت ہو گئیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ”میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے“

”واعطی لك بر کاتٍ حتی یتبرك
الملوك بِثیابِك“

(تذکرہ صفحہ 11)

پس اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے محبوب سے وابستہ ہر چیز میں برکت رکھ دیتا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ 1924ء میں یورپ تشریف لے گئے تھے۔ وہاں آپ کو قادیان کی مقدس یاد آئی تو اس یاد کو ایک شعر میں یوں بیان فرمایا:

خیال رہتا ہے ہمیشہ اس مقام پاک کا
سوتے سوتے بھی کہہ اُٹھتا ہوں ہائے قادیاں

مزید فرماتے ہیں:

گلشن احمد کے پھولوں کی اُڑا لائی جو بو
زخم تازہ کر گئی بادِ صبائے قادیاں

(کلام محمود صفحہ 114)

کسی انسان کا محبوب و حبیب جب کسی جگہ رہتا ہے تو اس جگہ کی باد صبا بھی اس کے لئے بابرکت و موثر ہو جاتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے تقدس کا دائرہ مقامات کے علاوہ فضاؤں تک وسیع فرمادیا مؤرخہ 20 دسمبر 1991ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے مسجد اقصیٰ قادیان میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ 44 سال کے بعد کسی خلیفۃ المسیح نے قادیان میں ارشاد فرمایا تھا۔ اس خطبہ میں آپؒ نے فرمایا:

"یہ وہ دن ہیں کہ جب سے ہم یہاں آئے ہیں خواب سا محسوس ہو رہا ہے یوں لگتا ہے جیسے خواب دیکھ رہے ہیں حالانکہ جانتے ہیں کہ یہ خواب نہیں بلکہ خوابوں کی تعبیر ہے۔ ایسے خوابوں کی تعبیر جو مدتوں، سالہا سال ہم دیکھتے رہے اور یہ تمنا دل میں کلبلاتی رہی، بلبلاتی رہی کہ کاش ہمیں قادیان کی زیارت نصیب ہو۔ کاش ہم اس مقدس بستی کی فضا میں سانس لے سکیں جہاں میرے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کے کامل غلام مسیح موعود علیہ السلام سانس لیا کرتے تھے۔ جب میں یہاں آیا اور میں نے اس بات کو سوچا کہ ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ ایسی فضا میں دوبارہ سانس لیں گے۔ تو مجھے بچپن میں پڑھا ہوا سائنس کا ایک سبق یاد آ گیا جس میں یہ بتانے کے لئے کہ جتنے ایک انسان کے سانس میں ایٹم (Atom) ہوتے ہیں ان کی تعداد کتنی ہے۔ وہ مثال دیا کرتے تھے کہ سیزر نے جو آخری دفعہ مرتے وقت ایک سانس لیا تھا اس سانس میں اتنے ایٹم تھے کہ اگر وہ برابر ساری کائنات میں، ساری فضا میں تحلیل ہو جائیں اور برابر فاصلے پر چلے جائیں تو ہر انسان جو سانس لیتا ہے اس کے ایک سانس کا ایک ایٹم بھی ہوگا۔ تو جب میں نے سوچا تو مجھے خیال آیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہاں لکھوکھا مرتبہ سانس لئے، یہ فضا تو آپ کے سانسوں کے ان اجزاء سے بھری پڑی ہے اور ہر سانس میں خدا جانے کتنے ہزاروں، لاکھوں، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سانس کے ایٹم ہونگے جو آج ہم بھی Inhale کرتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ دسمبر 1991ء بمقام مسجد اقصیٰ، قادیان)

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ قادیان کی زیارت کے متعلق فرماتے ہیں:

"قادیان میں سال میں صرف ایک دو دفعہ جانے کی ہی ضرورت نہیں بلکہ جہاں کسی کا کوئی عزیز ہوتا ہے وہاں سوائے اشد مجبوری کے اُسے بار بار جانا چاہئے۔

(خطبات محمود جلد 36 صفحہ 269)

خاکسار قادیان دارالامان میں واقع بعض مقدس مقامات کے اسماء ذیل میں درج کرتا ہے۔

1۔مسجد اقصیٰ، 2۔مسجد مبارک، 3۔بیت الدعا، 4۔سرخی کے نشان والا کمرہ، 5۔بیت الفکر، 6۔بیت الریاضت، 7۔کمرہ پیدائش حضرت مسیح موعودؑ، 8۔بہشتی مقبرہ، 9۔منارۃ المسیح، 10۔مقام ظہور قدرت ثانیہ ان کے علاوہ اور بھی بہت سے بابرکت مقامات ہیں۔

قارئین کرام، مندرجہ بالا قرآنی آیات، احادیث، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات و اقوال اور خلفائے کرام کے نصائح سے واضح ہوتا ہے کہ مقدس مقامات اور شعائر اللہ کی زیارت سے انسان کا دل تقویٰ میں ترقی کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ پس ہم بہت ہی خوش قسمت ہیں کہ ہم نے امام الزماں کی بیعت کی ہے اور اس کی مقدس بستی کے قرب میں رہتے ہیں۔ ان اماکن کی بار بار زیارت کرنا ہم پر واجب ہے اور ان مقامات سے حتی المقدور استفادہ کرنا ہماری اور جماعت کی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے۔ اللہ ہم سب کو ان مقدس مقامات کی برکتیں سمیٹنے والا بنائے، آمین۔

ضلعی سالانہ اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے مناظر

ضلعی سالانہ اجتماع جالندھر و ہوشیار پور، پنجاب

ضلعی سالانہ اجتماع گوالیار، مدھیہ پردیش

ضلعی سالانہ اجتماع بیر بھوم، بنگال

ضلعی اجتماع موگا، پنجاب

ضلعی سالانہ اجتماع پونچھ جموں و کشمیر

ضلعی سالانہ اجتماع ترونیلویلی و مدورئی، تامل ناڈو کے بعد گروپ تصویر

ضلعی سالانہ اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے مناظر

آل اوڈیشہ اجتماع

آل اوڈیشہ اجتماع

ضلعی اجتماع مورینا، مدھیہ پردیش

ضلعی اجتماع مورینا، مدھیہ پردیش

ضلعی اجتماع کانگڑا، ہماچل پردیش

ضلعی اجتماع کانگڑا، ہماچل پردیش

ضلعی اجتماع اُونا، ہماچل پردیش

ضلعی اجتماع اُونا، ہماچل پردیش

علاقائی اجتماع بنگلور، کرناٹک

ضلعی سالانہ اجتماع مہاسمند، بسنا صوبہ چھتیس گڑھ

علاقائی اجتماع گینگ ٹوک سکم

علاقائی اجتماع بھدرواہ، جموں کشمیر

سالانہ اجتماع حیدر آباد

سالانہ اجتماع حیدر آباد

سالانہ اجتماع کوریل، جموں کشمیر

سالانہ اجتماع میڈیکیری، کرناٹک

سالانہ اجتماع پونے، مہاراشٹرا

سالانہ اجتماع ممبئی، مہاراشٹرا

ضلعی اجتماع شموگہ کرناٹک

سالانہ اجتماع جے پور، راجستھان

ضلعی اجتماع ایرناکولم، کیرلہ

ضلعی اجتماع ایرناکولم، کیرلہ

ضلعی سالانہ اجتماع ایسٹ سنگھ بھوم، جھارکھنڈ

ضلعی سالانہ اجتماع بنگلور، کرناٹک

ضلعی سالانہ اجتماع پالگھاٹ، کیرلہ

ضلعی سالانہ اجتماع پالگھاٹ، کیرلہ

ضلعی سالانہ اجتماع محبوب نگر، تلنگانہ

ضلعی سالانہ اجتماع ہاتھرس، اُتر پردیش

ضلعی اجتماع نظام آباد

آل اوڈیشہ اجتماع کے موقع پر ورزشی مقابلہ جات

ضلعی سالانہ اجتماع راجوری، جموں کشمیر

ضلعی سالانہ اجتماع راجوری، جموں کشمیر

ضلعی سالانہ اجتماع راجوری، جموں کشمیر

ضلعی سالانہ اجتماع آگرہ، اُتر پردیش

ضلعی سالانہ اجتماع مرشد آباد، بنگال

ضلعی سالانہ اجتماع کولگام، جموں کشمیر

ضلعی سالانہ اجتماع حیدر آباد، تلنگانہ

ضلعی سالانہ اجتماع شوپیان، جموں کشمیر

صوبائی اجتماع تامل ناڈو

صوبائی اجتماع تامل ناڈو

ضلعی اجتماع بریلی وشاہجہانپور، اُتر پردیش

صوبائی اجتماع اوڈیشہ 2017ء

ضلعی اجتماع خوردہ ونیاگڑھ، اوڈیشہ

ضلعی اجتماع خوردہ ونیاگڑھ، اوڈیشہ

ضلعی اجتماع خوردہ ونیاگڑھ، اوڈیشہ

ضلعی اجتماع کولکاتہ، بنگال

ضلعی اجتماع ترونیلویلی، تامل ناڈو

ضلعی اجتماع رانچی، جھارکھنڈ

ضلعی اجتماع آگرہ، اُتر پردیش

ضلعی اجتماع حیدرآباد و محبوب نگر، تلنگانہ

ضلعی اجتماع امرتسر گورداسپور، پنجاب

ضلعی اجتماع پالی واجمیر، راجستھان

ضلعی اجتماع بھرتپور، راجستھان

ضلعی اجتماع بھاگلپور، بہار

ضلعی اجتماع بیر بھوم، بنگال

ضلعی اجتماع بیر بھوم، بنگال

ضلعی اجتماع بیر بھوم، بنگال

ضلعی اجتماع چینئی، تامل ناڈو

ضلعی اجتماع کالیکٹ، کیرلہ

ضلعی اجتماع کالیکٹ، کیرلہ

ضلعی اجتماع دھولپور، راجستھان

ضلعی اجتماع دھولپور، راجستھان

ضلعی اجتماع ایٹہ و مین پوری، اُتر پردیش

ضلعی اجتماع ایسٹ گوداوری

ضلعی اجتماع فتح آباد، ہریانہ

ضلعی اجتماع فتح آباد، ہریانہ

ضلعی اجتماع ہاتھرس، اُتر پردیش

ضلعی اجتماع ہاتھرس، اُتر پردیش

ضلعی اجتماع سرینگر جموں کشمیر

ضلعی اجتماع سیتاپور لکھیم پور

ضلعی اجتماع حیدر آباد، تلنگانہ

ضلعی اجتماع جلپائی گوڑی

ضلعی اجتماع چوروو جے پور، راجستھان

ضلعی اجتماع چوروو جے پور، راجستھان

ضلعی اجتماع کولکاتہ، بنگال

ضلعی اجتماع کنّور، کیرلہ

ضلعی اجتماع کنّور، کیرلہ

ضلعی اجتماع کوٹا، بوندی، بارن راجستھان

ضلعی اجتماع وارنگل

ضلعی اجتماع کوٹا، بوندی، بارن راجستھان

ضلعی اجتماع کوٹا، بوندی، بارن راجستھان

ضلعی اجتماع کرشنا، آندھرا پردیش

ضلعی اجتماع کولگام و اننت ناگ جموں کشمیر

ضلعی اجتماع کولگام و اننت ناگ جموں کشمیر

ضلعی اجتماع میڈیکیری کرناٹک

ضلعی سالانہ اجتماع شوپیان جموں کشمیر

ضلعی اجتماع اُونا ہماچل پردیش

ضلعی سالانہ اجتماع گینگٹوک سکم

ضلعی اجتماع مظفر پور بہار

ضلعی اجتماع مظفر پور بہار

ضلعی اجتماع NCR دہلی

ضلعی اجتماع راجوری جموں کشمیر

ضلعی اجتماع راجوری جموں کشمیر

ضلعی سالانہ اجتماع یادگیر کرناٹک

ضلعی سالانہ اجتماع یادگیر کرناٹک

ضلعی اجتماع یادگیر، بیجاپور، گلبرگہ، رائچور کرناٹک

ضلعی اجتماع یادگیر، بیجاپور، گلبرگہ، رائچور کرناٹک

ضلعی اجتماع یادگیر، بیجاپور، گلبرگہ، رائچور کرناٹک

ضلعی اجتماع بونگائی گاؤں گوپال پاڑہ آسام

ضلعی اجتماع بونگائی گاؤں گوپال پاڑہ آسام

ضلعی اجتماع دھول پور راجستھان

ضلعی اجتماع حیدرآباد محبوب نگر تیلنگانہ

ضلعی اجتماع کولگام اننت ناگ جموں کشمیر

ضلعی اجتماع میلاپورم کیرلہ

ضلعی اجتماع جلپائی گڑی مغربی بنگال

ضلعی اجتماع پونے مہاراشٹرا

سالانہ اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے مناظر

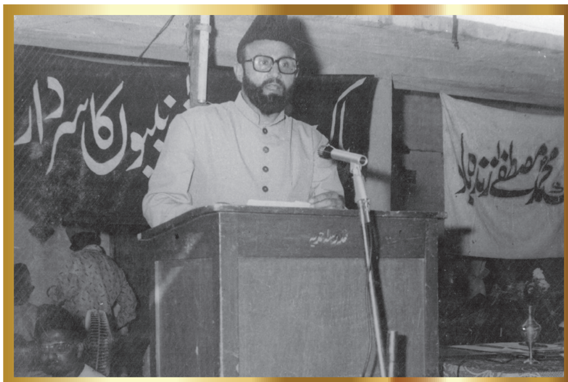

سالانہ اجتماعات مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے مناظر

50ویں سالانہ اجتماع
مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کی مختصر رپورٹ

از مکرم سید عبدالہادی صاحب
مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

الحمدللہ ثم الحمدللہ! اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے آقا کی دُعاؤں کے طفیل مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا50واں سالانہ اجتماع اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کا41واں سالانہ اجتماع مورخہ 18،19،20 اکتوبر 2019ء بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچا۔امسال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کا سالانہ اجتماع 50واں ہونے کی وجہ سے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے بعض خصوصی پروگرامز بھی منعقد کئے گئے۔الحمدللہ تینوں روز اجتماع کے جملہ پروگرامز بخیر وخوبی اپنے اختتام کو پہنچے۔مرکزی سالانہ اجتماع کے تینوں دن کی مختصر رپورٹ قارئین کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

افتتاحی تقریب

امسال اس تاریخی اجتماع کی Theme سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ''تعلق باللہ'' مقرر فرمائی تھی۔سالانہ اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔نماز تہجد، نماز فجر اور خصوصی درس کے معاً بعد مزار مبارک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر انفرادی دُعا کے بعد ایوان خدمت (دفتر خدام الاحمدیہ بھارت) کی بالائی چھت پر لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا گیا اور اجتماع کے پروگرامز کا رسمی اجراء عمل میں آیا مورخہ 18اکتوبر 2019ء کو اجتماع کے پہلے روز دیر رات اچانک موسم خراب ہونے اور تیز ہوا چلنے کی وجہ سے بستان احمد (جدید جلسہ گاہ) کی بجائے افتتاحی پروگرام مسجد انوار میں منعقد کیا گیا۔محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے پروگرام کے مطابق احاطہ مسجد انوار میں دوپہر 3:30 بجے لوائے خدام الاحمدیہ لہرایا اور دعا کروائی۔تلاوت قرآن مجید سے اجتماع کی افتتاحی تقریب کا آغاز ہوا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد عہد خدام الاحمدیہ ووعدہ اطفال الاحمدیہ دہرایا گیا۔افتتاحی تقریب میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور پیغام حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔حضور انور کا روح پرور پیغام ہندوستان کی 6علاقائی زبانوں (انگریزی، بنگالی، اُڑیہ، تمل، ملیالم اور ہندی) میں ترجمہ کروا کر خدام واطفال میں تقسیم بھی کروایا گیا۔اس تقریب میں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی سالانہ کارگذاری رپورٹ بابت سال 2018-19ء پیش کی گئی۔محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اپنی صدارتی تقریر میں تعلق باللہ کے موضوع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اقتباسات پیش کئے۔اس تاریخی اجتماع کے موقعہ پر حضور انور کی منظوری سے دوران سال تعلیمی میدان میں اور کھیلوں کے میدان میں ضلعی سطح پر نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام واطفال کی Achievement کو Rec-ognize کرتے ہوئے انہیں اس اجتماع کے موقعہ پر حوصلہ افزائی کے پیش نظر انعامات دئے گئے اور افتتاحی تقریب بخیر وخوبی دعا کے ساتھ اختتام کو پہنچی۔

افتتاحی تقریب اطفال الاحمدیہ

مورخہ 19اکتوبر 2019ء اجتماع کے دوسرے روز صبح 9:30 بجے سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کی افتتاحی تقریب محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی زیر صدارت عمل میں آئی۔اس تقریب میں مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کی سالانہ کارگذاری رپورٹ بابت سال 2018-19ء پیش کی گئی۔بعد ازاں اطفال کے علمی مقابلہ جات کروائے گئے۔

افتتاح ورزشی مقابلہ جات

مورخہ 19اکتوبر 2019ء اجتماع کے دوسرے روز ورزشی مقابلہ جات

کی افتتاحی تقریب بمقام بستان احمد (جدید جلسہ گاہ) منعقد ہوئی۔ یہ تقریب مکرم صدر صاحب مجلس صحت کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اس موقعہ پر لوائے ہند لہرایا گیا۔ قومی ترانہ پیش کیا گیا۔ خدام صوبہ وائز قطار بند کھڑے تھے اور صدر اجلاس نے ہر صوبہ کے نمائندے سے مصافحہ کیا اور ان کو اس موقعہ پر قیمتی نصائح فرمائیں۔

اختتامی پروگرام

مورخہ 20/ اکتوبر 2019ء کی رات تقریباً 9 بجے سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب زیر صدارت محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ (انڈیا۔ نیپال۔ بھوٹان) منعقد ہوئی۔ اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ عہد خدام و وعدہ اطفال اور عہد وفائے خلافت دہرایا گیا جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ بعد ازاں ترانہ پیش کیا گیا۔ اختتامی تقریب میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اجتماع کی مختصر رپورٹ وشکریہ احباب پیش کیا۔ اختتامی تقریب میں ہندوستان بھر کی مجالس میں سے حسن کارکردگی کے لحاظ سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ کی مجالس کو سیدنا حضور انور کے بابرکت دستخطوں والی سندات سے بھی نوازا گیا۔ سالانہ اجتماع کی اختتامی تقریب 10:30 بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیارے آقا کی دعاؤں کے طفیل اجتماع کے تینوں دن کے جملہ پروگرامز بڑے ہی پُر امن ماحول میں اپنے اختتام کو پہنچے۔

مجلس شوریٰ

مورخہ 18 اکتوبر 2019ء اجتماع کے پہلے روز مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی مجلس شوریٰ کا پہلا اجلاس رات 9:30 بجے مسجد ناصر آباد میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں اُن تجاویز وبجٹ کو پیش کیا گیا جنکی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس شوریٰ میں بغرض مشورہ پیش کئے جانے کی منظوری مرحمت فرمائی تھی اور اس اجلاس میں سَب کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔

مورخہ 19 اکتوبر 2019ء اجتماع کے دوسرے دن مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی مجلس شوریٰ کا دوسرا اجلاس 11 بجے صبح مسجد انوار میں محترم شیراز احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ جنوبی ہند و نمائندہ سیدنا حضور انور برائے انتخاب صدر مجلس سال 2019-21ء کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں اگلے دو سال کے لئے صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے انتخاب کی کاروائی عمل میں آئی۔ مجلس شوریٰ کا یہ اجلاس 1:20 بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

مورخہ 21/ اکتوبر 2019ء مجلس شوریٰ کی تیسری نشست صبح 10 بجے منعقد کی گئی جس میں گذشتہ دس سالوں کی منظور شدہ تجاویز کی تعمیلی رپورٹ پیش کی گئی اور سب کمیٹیوں کی رپورٹس پیش کر کے اراکین شوریٰ کی آراء لی گئیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تینوں نشستیں بڑے ہی پُر امن ماحول میں اختتام پذیر ہوئیں۔ امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان بھر سے کل 222 نمائندگان نے شوریٰ میں شرکت کی۔

خصوصی دعوت

امسال سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 19 اکتوبر 2019ء رات 9 بجے خصوصی دعوت کا اہتمام کیا گیا تھا جس میں اجتماع کی غرض سے تشریف لائے خدام مہمانان کرام کے علاوہ قادیان کے مقامی خدام واطفال اور ناظران، نائب ناظران وافسران صیغہ جات کو مدعو کیا گیا۔ اس موقعہ پر خدام و اطفال کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا۔ نیپال۔ بھوٹان) نے بھی شرکت فرمائی۔

خصوصی نمائش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے اجتماع کے موقعہ پر خصوصی نمائش کا اہتمام کیا گیا ہے۔ کثیر تعداد میں زائرین نے اس نمائش کا وزٹ کیا اور اس سے بھرپور استفادہ کیا۔ محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (انڈیا۔ نیپال۔ بھوٹان) نے گذشتہ سال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی جانب سے اجتماع کے موقعہ پر قائم کی گئی عارضی نمائش کا معائنہ فرمانے کے بعد ارشاد فرمایا تھا کہ آئندہ سال تبلیغ کو نقطہ مُرکزی بنا کر عارضی نمائش قائم کی جائے تا کہ خدام کو تبلیغ احمدیت کی

طرف توجہ دلائی جاسکے اور ان کو تبلیغ کے لئے Motivation مل سکے۔ چنانچہ اس ہدایت کی تعمیل میں امسال تبلیغ کے موضوع پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات پر مشتمل نمائش قائم کی گئی ہے۔ کثرت کے ساتھ خدام و اطفال نے اس نمائش کا مشاہدہ کیا اور منتظمین سے تبلیغ کے طریق کار وغیرہ سے متعلق معلومات بھی حاصل کرتے رہے۔

ڈاکیومنٹری

اجتماع کے موقعہ پر خلفاء کرام کی عظیم الشان روحانی قیادت میں بھارت کے اجتماعات کی تدریجی ترقی اور خلفاء کرام کی خدام احمدیت سے توقعات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خدام الاحمدیہ سے متعلق ارشادات پر مشتمل ایک خصوصی ڈاکیومنٹری بھی دکھائی گئی۔ جملہ خدام و اطفال نے اس ڈاکیومنٹری سے بھرپور فائدہ اٹھایا۔

Promotional Items

امسال پچاسویں اجتماع کے اس خصوصی موقعہ پر حضور انور کی منظوری سے خدام الاحمدیہ کے Logo کے ساتھ T-Shirts، Caps، Keyrings اور Pens تیار کروائے گئے ہیں اور خدام و اطفال شوق و ذوق سے ان پروموشنل آئیٹمز سے فائدہ اٹھا رہے تھے۔

پریس کانفرنس

اس تاریخی اجتماع کے موقعہ پر حضور انور کی منظوری سے پریس کانفرنس کا بھی انعقاد کیا گیا جس میں خدام الاحمدیہ اور خدمت خلق کے حوالہ سے پریس کے نمائندگان کو بتایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کانفرنس میں 27 مختلف پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے نمائندگان شامل ہوئے۔ مختلف صوبائی اخبارات اور ٹی وی چینلز میں اجتماع کی خبریں شائع اور نشر ہوتی رہیں۔

زیارت مقامات مقدسہ

اس بابرکت اجتماع کے موقعہ پر پہلی بار وفود کی شکل میں خدام و اطفال اراکین کے لئے مقامات مقدسہ کی زیارت کا بھی پروگرام بنایا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 112 خدام و اطفال نے اس پروگرام میں حصہ لے کر مقامات مقدسہ قادیان کا تعارف حاصل کیا۔

مہمانان کرام کی رہائش

اجتماع کے موقعہ پر ہندوستان کی مجالس سے تشریف لانے والے مہمانان کرام کے قیام کا انتظام سرائے طاہر میں کیا گیا۔ اسی طرح بعض عہدیداران مجالس کو حسب گنجائش دارالضیافت وسرائے وسیم میں ٹھہرایا گیا۔ اجتماع کے موقعہ پر مجلس نے اپنے وسائل کے مطابق مہمانان کے قیام و طعام کا بہتر سے بہتر انتظام کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ اجتماع گاہ کے باہر وسیع پنڈال لگا کر خدام و اطفال کا ڈائننگ ہال بنایا گیا۔ اسکے علاوہ اجتماع کے مختلف پروگراموں کے درمیان بھی حاضرین کے لئے مجلس کی طرف سے تواضع کا مناسب انتظام کیا گیا۔

اجتماع کے مختلف شعبہ جات

اجتماع کے جملہ انتظامات کے بخیر وخوبی انجام پانے کے لئے کل 47 شعبہ جات میں خدام و اطفال نے رضا کارانہ طور پر منظم طریق پر ڈیوٹیاں سرانجام دیں۔ اجتماع کے ایام میں حفاظتی پہلو سے بھی خدام کی روٹین سے ہٹ کر وسیع پیمانہ پر ڈیوٹیاں لگائی گئیں۔

اجتماع میں حاضری

مجالس کو ایک ٹارگیٹ کے تحت اس اجتماع میں اپنی نمائندگی کو یقینی بنانے کی تحریک کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اجتماع میں ہندوستان کے 22 صوبہ جات کی کل 265 مجالس سے 2728 خدام و اطفال کی حاضری رہی ہے جس میں سے قادیان کے خدام و اطفال 1138 اور باہر سے آنے والے نمائندگان کی تعداد 1590 ہے۔

نومبائعین کی شمولیت

اس اجتماع میں حضور انور کی منظوری سے خاص منصوبہ کے تحت نومبائعین کو بھی شامل کرنے کی کوشش کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پچاسویں سالانہ اجتماع میں 324 نومبائعین شامل ہوئے۔

اللہ تعالیٰ بھارت کے جملہ خدام و اطفال کو اس اجتماع کے حقیقی مقاصد کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور جیسا کہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے تعلق باللہ کے میدان میں ترقی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر محترم کے طارق احمد صاحب
صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت افتتاحی تقریب سے قبل لوائے خدام الاحمدیہ لہراتے ہوئے
ساتھ میں دائیں طرف محترم زین الدین صاحب حامد صدر مجلس انصار اللہ بھارت بھی موجود ہیں۔

افتتاحی تقریب سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر محترم کے طارق احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت
ومحترم زین الدین صاحب حامد صدر مجلس انصار اللہ بھارت

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر تبلیغی نمائش کا جائزہ لیتے ہوئے
محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ (بھارت، نیپال و بھوٹان) اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

اختتامی تقریب سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر رپورٹ پیش کرتے ہوئے
محترم کے طارق احمد صاحب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت، اسٹیج پر (دائیں سے بائیں) محترم سیّد تنویر احمد صاحب صدر مجلس وقف جدید، محترم فاتح احمد
خان ڈاہری صاحب وکیل تعمیل و تنفیذ (بھارت، نیپال، بھوٹان)، محترم منیر احمد حافظ آبادی صدر مجلس تحریک جدید، محترم اظہر احمد خادم صاحب نائب صدر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر قائد صاحب مجلس ریشی نگر موازنہ مجالس خدام الاحمدیہ بھارت میں اوّل پوزیشن حاصل کرنے پر مہمان خصوصی محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ سے سند و علمِ انعامی حاصل کرتے ہوئے

اختتامی تقریب سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت 19-2018ء کی معزز مہمانان کرام کے ساتھ تصویر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع مقابلہ حسن قرأت خدام

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع کوئز خدام

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع مقابلہ نظم خوانی خدام

سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت 2019ء کی افتتاحی تقریب

سالانہ اجتماع مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر مقابلہ فٹ بال اطفال کا منظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع ورزشی مقابلہ جات کے افتتاحی پروگرام میں اسپورٹس میں
بہترین کارکردگی کے لئے دی جانے والی ٹرافی کی رونمائی کا منظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر مقابلہ میراتھن سے قبل لی گئی تصویر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر مقابلہ فٹ بال کے فائنل سے قبل لی گئی قادیان اور کیرنگ کی ٹیموں کی تصویر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر مقابلہ فٹ بال کا منظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر مقابلہ لانگ جمپ کا منظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر مقابلہ میوزیکل چیئر کا منظر

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر مقابلہ بیڈمنٹن

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر مقابلہ والی بال

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت 2019ء کے موقع پر خصوصی دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ اس موقع پر مہمانان خصوصی

خصوصی دعوت میں شاملین کا منظر

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال 19-2018ء

(دائیں سے بیٹھے ہوئے) مکرم مبشر احمد خادم صاحب، مکرم شیخ فرید احمد صاحب، مکرم ناصر محمود احمد صاحب، مکرم مامون الرشید تبریز صاحب (نائب صدر)، مکرم کے طارق احمد صاحب (صدر مجلس)، مکرم اظہر احمد خادم (نائب صدر)، مکرم نوید احمد فضل صاحب، مکرم سید عبد الہادی صاحب، مکرم محمد طاہر صاحب

(دائیں سے کھڑے) مکرم فلاح الدین صاحب، مکرم عطاء المومن صاحب، مکرم شریف احمد کوثر صاحب، مکرم تبریز احمد سولیجہ صاحب، مکرم محمد نصر غوری صاحب، مکرم سید زبیر احمد صاحب، مکرم متین الرحمٰن صاحب، مکرم زبیر احمد طاہر صاحب، مکرم کے شفیق احمد صاحب، مکرم کے منصور احمد صاحب، مکرم مرید احمد ڈار صاحب، مکرم شمیم احمد غوری صاحب، مکرم طیّب احمد خادم صاحب

اشاعت کمیٹی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت برائے سال 19-2018ء

(دائیں سے) مکرم تبریز احمد سلیجہ صاحب (ممبر)، مکرم مبشر احمد خادم صاحب، (ممبر)، مکرم مامون الرشید تبریز صاحب (صدر اشاعت کمیٹی)، مکرم کے طارق احمد صاحب (صدر مجلس)، مکرم سید عبدالہادی صاحب (سیکریٹری)، مکرم شمیم احمد غوری صاحب (ممبر)، مکرم مرید احمد ڈار صاحب (ممبر)

عملہ دفتر مجلس خدام الاحمدیہ محترم صدر صاحب مجلس کے ہمراہ